

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 06 مارچ 2014ء بمطابق 04

جمادی الاول 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالحَقِّ وَتَوَّصُوا
بِالصَّبْرِ۔

(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور
آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وَأَخِيذُوا الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈیٹی سپیکر: 'کونسچیز آور'، کونسچین نمبر 1104، مولانا فضل غفور صاحب۔

* 1104 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر لائیوسٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر میں محکمہ ہڈانے حیوانات کے ویکسین اور علاج معالجے کیلئے ہسپتال بنائے ہیں اور ان مراکز میں عملہ اپنے فرائض انجام دے رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-79 میں وہ مراکز کہاں کہاں واقع ہیں اور عملے کی تفصیل نام، گریڈ وائرز فراہم کی جائے نیز ہر مرکز میں کس کس چیز کی کمی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب شہرام خان (وزیر زراعت و لائیوسٹاک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بونیر میں محکمہ ہڈانے حیوانات کے ویکسین اور علاج معالجے کیلئے ہسپتال بنائے ہیں اور ان ہسپتالوں میں عملہ باقاعدہ اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	سٹاف بمعہ گریڈ
1-	ویٹرنری ہسپتال پیر بابا	ویٹرنری آفیسر (بی پی ایس 17) ایک عدد ویٹرنری اسسٹنٹ (بی پی ایس 09) ایک عدد کلاس فور (بی پی ایس 02) دو عدد
2-	ویٹرنری ڈسپنسری بگڑہ	ویٹرنری اسسٹنٹ (بی پی ایس 09) ایک عدد کلاس فور (بی پی ایس 02) دو عدد
3-	ویٹرنری ہسپتال جوڑ	ویٹرنری اسسٹنٹ / انسپیکٹور (بی پی ایس 09) دو عدد کلاس فور (بی پی ایس 02) دو عدد
4-	ویٹرنری ڈسپنسری تورسک	ویٹرنری سپروائزر (بی پی ایس 14) ایک عدد کلاس فور (بی پی ایس 02) دو عدد
5-	ویٹرنری ہسپتال ڈگر	سینیئر ویٹرنری آفیسر (بی پی ایس 18) ایک عدد

ویٹرنری آفیسر ہیلتھ (بی پی ایس 17) ایک عدد

ویٹرنری اسٹنٹ / انسپیکٹور (بی پی ایس 09) دو عدد

کلاس فور (بی پی ایس 02) تین عدد

6- ویٹرنری ڈسپنسر نوے کلو ویٹرنری اسٹنٹ (بی پی ایس 09) ایک عدد

کلاس فور (بی پی ایس 02) ایک عدد

ضروریات

1- بلڈنگ کی تعمیر: سول ویٹرنری ہسپتال پیر بابا اور جوڑ کی عمارت شورش کے دوران مکمل تباہ ہو چکی ہے اور عملہ ایک پرائیویٹ عمارت میں کام کر رہا ہے۔ جس کی تعمیر ضروری ہے۔ علاوہ ازیں درج ذیل ہسپتال جو کہ کرایہ کے بلڈنگ میں کام کر رہا ہے کیلئے عمارت کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔

(i) ویٹرنری ہسپتال تورورسک

(ii) ویٹرنری ہسپتال بگڑہ

(iii) ویٹرنری ڈسپنسری نوی کلو۔

2- فرنیچر و آلات وغیرہ کی فراہمی: متذکرہ بالا ویٹرنری ہسپتال میں اوزار اور فرنیچر کی قلت ہے۔ نیز تشخیص لیبارٹری کے قیام کیلئے لیبارٹری اوزار کی بھی ضرورت ہے، لہذا لیبارٹری کی تعمیر بمعہ جملہ اوزار و فرنیچر مہیا کرنے کیلئے فنڈز کی ضرورت ہوگی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ ما چچی کوم سوال کرے وو، د ہغی جواب خو بالکل درست راغلیے دے، جناب سپیکر! زمونر علاقہ غریزہ علاقہ، د غرونو علاقہ دہ او غریب خلق دے، ہغوی د خپل کور د ضروریاتو د پارہ کورونو کبھی خاروی ساتی، دغہ د ہغوی توپل سرمایہ او توپل اثاثہ وی او ظاہرہ خبرہ دہ چچی د ہغوی د پارہ د دې اثاثی او سرمایہ اہمیت دا ډیر زیات دے خو بدقسمتی سرہ جناب سپیکر، زہ گورم نوپہ روغ روغ تحصیل کبھی او پہ روغ روغ علاقہ کبھی چچی کوم ویٹرنری ہسپتالونہ دی، ہغہ بالکل وران ویجاہر پراتہ دی۔ زہ For example تاسو تہ یو ہسپتال درمخې تہ کوم جی، پیر بابا علاقہ دا گدیزو مستقل تحصیل دے او پہ ہغی کبھی یک یو ہسپتال دے

ویٹرنری ہسپتال، جناب سپیکر! دھغی بلڈنگ نشہ دے، بلڈنگ ئے راغورزیدلے دے او دغہ شان خالی ڈاگ پروت دے نو دوئی خولیکلی دی چہی ہغوی د کرائی پہ خائی کبھی، یو پرائیویٹ عمارت کبھی چہی کوم دے کار کوی خوماتہ نہ بنکاریری چہی پہ کوم پرائیویٹ بلڈنگ کبھی ہغوی کار کوی نو دا یو ڈیر اہمہ خبرہ دہ خو Concerned Minister یا د ہغوی پارلیمانی لیڈر صاحب۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت ایوان میں تشریف لے آئے)

مولانا مفتی فضل غفور: منسٹر صاحب شکر دے تشریف راؤرو، ویلکم ورتہ وایو، کہ ہغوی پہ فلور باندی دا یقین دہانی را کری چہی دا کوم د پیر بابا سول ویٹرنری ہسپتال دے او ہغہ مکمل Fully damage دے Partially نہ، Fully damage دے چہی ہغہ پہ راروانہ اے دی پی کبھی دوئی شامل کری او ورسرہ ورسرہ دا درہ نور چہی کوم ویٹرنری ہسپتالونہ، تور ورسک ویٹرنری ہسپتال، بگرہ ویٹرنری ڈسپنسری، نوے کلے، کہ دوئی اووائی چہی پہ Next ADP کبھی بہ ان شاء اللہ مولانا صاحب دا بطور تحفہ تا د پارہ چہی کوم دے نو شاملوم نوزہ بہ د دوئی ڈیرہ زیاتہ شکر یہ ادا کوم۔ ڈیرہ ڈیرہ مننہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر منور خان، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ میں منسٹر صاحب سے بھی یہی ریکویسٹ کرونگا کہ جس طرح مفتی صاحب نے اپنے حلقے کی بات کی ہے، یہی سٹیجیشن سر! میرے لکی سٹی کے ہسپتال کی بھی ہے جو بم بلاسٹ اور Suicidal attack کی وجہ سے وہ ہسپتال مکمل طور Damage ہو چکا ہے اور یہی ریکویسٹ، میں منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ آئندہ آنے والی اے ڈی پی میں اگر اس کو بھی Consider کیا جائے تو یہ بڑی مہربانی ہوگی۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار ظہور احمد، سردار ظہور۔

سردار ظہور احمد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! لائیوسٹاک کے حوالے سے کونسین تھا، چاواشینفالا یو سٹاک کا ایک قدیم فارم ہے اور یہ 1957 کو وجود میں آیا اور ابتدائی طور پر اس کیلئے تقریباً 13700 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا اور امریکہ سے تقریباً 83 Rambouillet بھیڑیں یہاں پر لا کر رکھی گئیں اور اس کے بعد

اسی طرح 1992 میں تقریباً 300 Something کچھ بھیڑیں اور منگوائی گئیں، اس فارم کا مقصد دنیا کی بہترین Wool دینے والی بھیڑوں کی یہاں افزائش کی جائے اور اس کی نسل کو پروان چڑھایا جائے اور اس کو پورے علاقے میں پھیلا یا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا پاکستان میں واحد فارم ہے لیکن محکماتی عدم توجہ کی وجہ سے یہ زیوں حالی کی طرف جا رہا ہے۔ یہاں اس کی کچھ زمین ابتداء میں ہائی سکول کیلئے دیدی، پھر اس کے بعد ایگریکلچر ریسرچ سنٹر کیلئے تقریباً 20 ایکڑ زمین دیدی اور اسی طرح ایک گورنمنٹ گرلز کالج کیلئے اس کی کوئی زمین دی گئی اور اب ایک پولٹری ریسرچ سنٹر کیلئے اس کی کچھ زمین دی لیکن میرے کہنے کا یا اس کے بارے میں سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اتنا قدیم اور اتنے بڑے مقصد کیلئے جس فارم کو قائم کیا گیا تھا، وہ مقصد ہمیں حاصل نہ ہو سکا اور ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کو مزید ڈیولپ کیا جاتا اور دنیا کی بہترین Wool یہاں اس کی پروڈکشن آتی اور اس کی نسل کو پورے ایریا میں پھیلا یا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار ظہور صاحب! سوری، یہ میرے خیال میں This is not supplementary question.

سردار ظہور احمد: بس میرا یہ سوال ہے کہ یہاں یہ، اس کو ٹھیک کرنے کیلئے ہمیں وہاں شیڈز کی ضرورت ہے اور مزید اچھی نسل کی بھیڑوں کی Import کی ضرورت ہے جس طرح دو مرتبہ پہلے بھی کی گئیں، آئندہ بھی اس کیلئے یہ مزید بھیڑیں باہر سے Import کی جائیں، شیڈز وہاں پر قائم کئے جائیں، فی الفور اس کی نسل کو بڑھایا جائے۔ یہ عدم توجہی کا شکار ہے، اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد شیراز صاحب۔

جناب محمد شیراز: جس طرح مولانا فضل غفور صاحب نے سوال کیا ہے، میرا بھی اسی طرح جناب منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ میرے حلقہ میں ٹوپی میں اسی طرح کا ہسپتال ہے لیکن جس کی چار دیواری بھی نہیں ہے اور وہاں پر میرے خیال میں ڈاکٹر بھی نہیں ہے کیونکہ جو اس علاقے میں کرتا ہے، یہ ڈنگر جو چیک کرتے ہیں، ویسے ہی کوئی بابو ہے، اس کو سٹیپ دیا ہوا ہے، جو دو واخانے ہیں، ان میں صرف کوئی بابو ہے، وہی صرف سٹیپ لگاتا ہے، تو اسی طرح کرتا ہے، میرے حلقے میں ڈاکٹر کا بھی بندوبست کیا جائے، ویٹرنری ڈاکٹر کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میرا اسی حوالے سے ایک ضمنی سوال محترم منسٹر صاحب سے یہی ہے کہ گزشتہ حکومت میں اس صوبے کے اندر مختلف اضلاع کے اندر تقریباً 100 سے اوپر مختلف ویٹرنری ڈسپنسریز قائم کی گئی تھیں اور اب پتہ چلا ہے کہ وہ ساری ڈسپنسریز جو ہیں، موبائل ڈسپنسریز ویٹرنری کی، وہ ختم ہو چکی ہیں، ان کے ملازمین جو ہیں وہ فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ تو میرا سوال یہی ہے منسٹر صاحب سے کہ کیا ویٹرنری جو لائیو سٹاک کے Diseases ہیں، وہ ختم ہو گئیں ہیں؟ کیا اس کی ضرورت ختم ہو گئی کہ اس صوبے میں ان کو ختم کیا گیا ہے؟ پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ زما ہم دی سرہ منسٹر صاحب تہ دا ریکویسٹ دے چہ زما پہ حلقہ کبئی سیلاب وھلے یونین کونسل، یونین کونسل جھانگیرہ دے او ہغی سرہ بیلہ جات دی او پہ ہغی تہ لو بیلہ جاتو کبئی د خاروو افزائش کبری، نو زما منسٹر صاحب تہ دا ریکویسٹ دے چہ راروان 2014-15 کبئی بجٹ کبئی، دیکبئی یو ہسپتال زمونر د پارہ منظور کری۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: ڈیرہ زیاتہ مہربانی۔ خنگہ چہ سلیم خان خبرہ وکرلہ چہ موبائل ویٹرنری ہسپتال وو زمونر پہ علاقو کبئی او تقریباً زہ بہ د نورہ ضلعی، خکہ چہ زمونر منسٹران صاحبان ناست دی او ممبران ہم ناست دی خو ہغہ ہغی طرف تہ ناست دی، پتہ نہ لگی چہ پہ خلی بانڈی ئے ولہی مہر لگیدلے دے چہ خبرہ نہ شی کولہی؟ خپلہ خو زمونر د لوئر ضلعی چہ کوم ویٹرنری موبائل ہسپتالونہ وو، ہغہ ئے تہول ختم کری دی، موبائل چہ کوم ہسپتالونہ وو او دغہ شان زمونر د ہسپتالونو د ویٹرنری نہ باؤنڈری وال شتہ، نہ د ہغی خہ Repair شتہ، نہ پہ ہغی کبئی دوئیانی شتہ دے، نہ پہ ہغی کبئی خہ نور داسی، کہ زمونر ہر یو ایم پی اے خپلی حلقہ تہ لار شی، پخپلہ بہ ورتہ اندازہ اولگی۔ زہ خو گر خیدلے یم ہلتہ حالات ڈیر ناگفتہ بہہ دی او کم از کم منسٹر صاحب خو زمونر داسی خو منسٹر دے چہ دا اول خل دے چہ دی کابینہ کبئی یو داسی

منسٽر شامل شوے دے چي زمونڊ هغه نه ڊيره زياته توقع ده (تالیاں) چي ان شاء الله هغه به زمونڊ په ډي گزارشاتو ڊير صحيح عمل وکړي. ڊيره مهرباني.

جناب ډيپټي سپيکر: شکر يه. سردار اورنگزيب صاحب.

سردار اورنگزيب ملوڅا: شکر يه جناب سپيکر صاحب. مي منسٽر صاحب سے يه پوچھنا چاهونگا که جب يه منسٽر بنه تھے تو اس کے ايک ميني بعد ميرے حلقے کے اندر کانگو وائرس کي ايک بيماري پھيلي تھی جس سے چار لوگ مرے تھے اور ميں نے منسٽر صاحب کے نوٽس ميں لاياتھا. مجھے بڑا افسوس ہے که منسٽر صاحب ان چار آدميوں کے مرنے کے باوجود وهاں پر ان کي دائري کيلئے تشريف نهیں لے گئے، بهر حال چلو، ميں يه پوچھنا چاهونگا که آيا اس کے حفاظتي اقدامات کيلئے انهنوں نے کياتدبير کيں اور کياتدبيرات جاري کيں؟ اس کي ذرا تفصيل بتاديں.

جناب ډيپټي سپيکر: جي، ملک بهرام صاحب. ملک بهرام خان صاحب.

جناب بهرام خان: د ويٽرنري چي زمونڊ په حلقو کبني هم د غسې سنٽري شته دے خوزه د ډي ريکارډ د درستگي د پاره خبره کوم چي محترم ايم پي اے صاحب وئيلي دي چي د ډي طرف د ايم پي اے گانو په خلي باندې مهر لگيدلے دے، يو خودغه الفاظ، درخواست کوم چي دغه الفاظ اخواشي. زمونڊ په خله باندې مهر نه دے لگيدلې خوڅه ورځي چي دے زمونڊ سره وونود دوي په خله باندې هم دلته مهر لگيدلے وونودې سره سره زه خبره کوم جي چي زمونڊ پارليمانی پارټي اجلاس وي اوڅه خبره چي وي نو دا زمونڊ په هغې کبني ډسکس کوؤ. دا خبره زمونڊ کړي ده او منسٽر صاحب زمونڊ له تسلي را کړي ده د غونډې صوبي د پاره، ان شاء الله چي څومره دوي دا سوالونه کړي دي نو هغه به ان شاء الله حل شي.

جناب ډيپټي سپيکر: سيد جعفر شاه، پليز.

جناب جعفر شاه: سپيکر صاحب! ڊيره مهرباني، تهينک يو سر. جي ستاسو په وساطت باندې زه حکومت ته دا عرض کوم چي دا مسئله يواځي د يوې حلقې يا د يوې ضلعي نه ده بلکه د نيمې صوبي نه زياته چي يا د دهشت گروډي په وجه يا د سيلابونو په وجه باندې مي جارتې ډسپنسريز او ويٽرنري هاسپيټلز چي دي، هغه تباه دي، چي دوي يو General statement د ډي ورکړي او د هغې د پاره د خپل لائحہ عمل اعلان او کړي. کم از کم په آئنده بجهت کبني د هغې د پاره خاطر خواه

فندہ او چہی اوس کوم فندہ مونہر ایبنودے دے چہی دا Lapse نہ شی او Immediate
د دہی کارروائی اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شہرام خان ترکئی۔

وزیر زراعت و لائیو سٹاک: مہربانی سپیکر صاحب۔ اول خود مفتی صاحب کوئسچن
دے جی ڈیٹیلز نے Already ورتہ ورکری دی او تولو ممبرانو چہی کوم Input
ورکرو، یقیناً ویترنری سنٹرز چہی دی پہ توله صوبہ کبھی Including زما خپلہ
حلقہ او تول کہ پہ ہر خائی کبھی دی، دلته دا ضرورت د دہی سنٹرو ڈیر زیات
دے، زمونہر لائیو سٹاک تقریباً، اندازہً یو کروڑ لائیو سٹاک Animals دی دغہ
دی چہی ہغہ پہ دہی صوبہ کبھی دی او پہ ہغہ باندہی خصوصی د حکومت او د
ڈیپارٹمنٹ توجہ ہم دہ او دا تول ممبران صاحبان Already پہ دے، دا چہی کومہی
خبرہی دوی وکری دا Already دوی ما سرہ کری ہم دی نو زہ د دوی قدر ہم
کوم چہی دوی خپل Concern بیا ہم Show کریو پہ فلور آف دی ہاؤس باندہی، زہ
دلته یو خبرہ دوی تہ Clear کرم چہی چونکہ کوم پروگرام وو، دا ویترنری سنٹرز
وو ہغہ پراجیکٹ وو او ہغہ ختم شوے دے، د ہغہ پہ بنیاد باندہی اوس نوہی
راروان اے دی پی کبھی چونکہ د ہغہ ضرورت پہ توله صوبہ کبھی دے، ہغہ
ہر یو ضلع چہی دہ یا ہر یو حلقہ چہی دہ او د ہغہ ضرورت ڈیر زیات دے نو یقیناً
مونہر اوس راروان اے دی پی کبھی د ہغہ د پارہ Already planning کوؤ لگیا
یو چہی دا د بیا پہ وجود کبھی راشی او د دہی نہ یو خو Job creation ہم اوشی،
بلہ خبرہ دا دہ چہی کوم لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ دے، ہغہ تہ یو سپورٹ ہم ملاؤ
شی او علاقہ کبھی One way or the other خلقو ایگریکلچر سرہ او لائیو
سٹاک سرہ رزق مطلب ترلے دے، دا یو ڈیرہ بنیادی مسئلہ دہ۔ ترخو پورہی د پیر
بابا، مفتی صاحب خبرہ وکری، دا چہی کلہ پہ دغہ کبھی دامن و امان مسئلہ وہ پہ
بونیر کبھی، ہغہ ٹائم کبھی دا تباہ کرے شوے وو او ہغہ پہ یو پرائیویٹ خائی
کبھی دے، ڈیٹیلز غواہی، مولانا صاحب مونہر ورکولہی ہم شو۔ بل دوی دا وائی
چہی دوائیانو کمے دے، نو مونہر کوشش دا کوؤ چہی کلہ دا ضلعی حکومتونو
سرہ وو نو لہری مسئلہی وہی، چونکہ ہغہ کبھی ہغہ Facilities نہ وو ورکری
شوی بیا نو اوس پراونشل گورنمنٹ دلته د ڈیپارٹمنٹ د طرف نہ ہغوی تہ

باقاعدہ دغہ کوی خو یو ریکویسٹ بہ ٲول هاؤس کبٲی ٲولو ملگرو تہ کوم چٲی کوم ٲائی کبٲی، کوم ٲائی کبٲی کمزوری وی، ٲوک ٲائم بانڈی راخی نہ، ٲیلہ ٲیوٲی سمہ نہ کوی، دوائیانی راخی، غلط استعمال ئے کوی، زمونٲر ٲہ نظر کبٲی د راولی، مونٲر بہ ٲری فوری ایکشن اخلو او دوئی د د هغه ٲائی ٲخیلہ منسٲران دی، ٲیلو حلقو تہ د ٲی او هلته د ٲخیلہ سروے هم وکری، ٲہ Input دوئی مونٲر لہ راکولی شی، ٲیر مونٲر ورته ویلکم وایو۔ ترٲو ٲوری Jaba Sheep ٲبرہ وشوہ جی، بالکل سردار صاحب ٲبرہ وکری، هٲی کبٲی مونٲر Already زمونٲر نہ مٲکبٲی دا شوی دی۔ سردار صاحب، اردو میں بول لیتا ہوں کہ انہوں نے کہا تھا کہ زمین سکول کو دیدی گئی، کالج کو دیدی گئی، یہ ہم سے پہلے ہو چکا ہے، ابھی ہم نے ڈیپارٹمنٹ نے اس طرح کیا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ایگریکلچر کی زمین کو محفوظ رکھا جائے، ریسرچ سنٹر ہیں، وہ پورے صوبے میں جہاں ٲہ بھی ہوں اور وہ جس Purpose کیلئے ہیں، اس Purpose کیلئے ان کو استعمال کیا جائے، ڈیپارٹمنٹ کو کلیئر کٹ انسٲرکشنز دی گئی ہیں میری طرف سے کہ اس ٲہ Proper research کیا جائے اور اس میں Sheeps کی جو بات کر رہے ہیں، بالکل وہ ایک زبردست سکیم تھی اور اسکو ہم Strengthen کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس ٲہ پلان بھی کر رہے ہیں اور پورے صوبے میں بھی، کہیں ٲہ بھی ایگریکلچر کے جتنے بھی ریسرچ سنٹر ہیں، انکو ہم Strengthen کرنے کا ٲورا ٲرو گرام رکھتے ہیں اور اسکو آئندہ اے ڈی پی میں، بلکہ اس سے پہلے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ اس طرح کے ٲراجیکٹس ہم لے آئیں۔ ٲھر میں هاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ میرے اپنے حلقے کی بھی ضرورت ہے کہ آنے والی اے ڈی پی میں اسکو ہم Add کریں گے اور جہاں ٲہ بھی ضرورت ہوگی، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کیونکہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس میں مشکلات آتی ہیں لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فنڈز کی کمی کو ٲورا کیا جائے اور جہاں جہاں ٲہ بھی انکی ضروریات ہیں، ان کو ٲورا کیا جائے۔

Mufti Sahib! I hope you are satisfied.

جناب ڈیٹی ٲسیکر: ’نیسٹ‘، کونسین ہے جی، کونسین نمبر 1105، مولانا فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: وہ بھی میرا ہے جناب ٲسیکر! لیکن یہ ہمارے منسٹر صاحب بہت ہوشیار ہیں، بات کو بالکل گول مول کر گئے تو میرے خیال میں اگر یہ Byname اس سکیم کو Reconstruction of

Civil Veterinary Hospital Pirbaba کو اس طرح کہیں کہ میں ان شاء اللہ آئندہ اے ڈی پی

میں Include کرونگا تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ابھی دوسرے کونسلر کا جواب دیئے تو پھر اس کا بھی جواب دے دیئے۔ آپ دوسرا کونسلر Repeat کر لیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: (ہنستے ہوئے) ٹھیک ہے جی، مہربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسلر نمبر 1105۔

* 1105 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بونیر میں زرعی تحقیقاتی مرکز بنایا جا رہا ہے اور اس میں آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان آسامیوں کی تعداد گریڈ وانز اور مذکورہ تحقیقاتی مرکز کی

عمارت کی Progress ترقی یا موجودہ صورتحال بھی بتائی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) بونیر کا زرعی تحقیقاتی مرکز 19 اکتوبر 2012 کو مکمل ہوا ہے اور اس نئی مکمل عمارت میں دفتری کام

شروع ہو چکا ہے، نیز اس میں مختلف خالی آسامیوں کی تعداد اور تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد	گریڈ	آسامی
-02	18	سینیئر ریسرچ آفیسر
-01	12	کمپیوٹر آپریٹر
-01	01	لیب اٹینڈنٹ
-01	05	ٹریکٹر ڈرائیور
-01	05	بڈر
-02	04	ویہکل ڈرائیور
-03	01	فیلڈ ورکر
-01	01	سو پپر

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی۔ دا سوال بالکل جی I am satisfied، بالکل مطمئن یم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسن نمبر 1136۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ پھر میرے خیال میں یہ چنچ ہو رہا ہے اگر اس سے پہلے پہلے منسٹر صاحب بجل سے کام نہ لیں اور اس طرح کہیں کہ ان شاء اللہ Next ADP میں ری کنسٹرکشن آف سول ویٹرنری ہسپتال پیر بابا کو شامل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر شہرام خان ترکئی۔

وزیر زراعت ولایو سٹاک: مہربانی جی۔ مولانا صاحب تہ کلیئر دا ما او وئیل چہ کہ زہ یو خائی کبھی اعلان و کرم نو چونکہ تولو ڈیمانہ و کرو خوتا سو کوئسچن کرے دے، تاسولہ بہ، مطلب تولو لہ بہ د ضرورت پہ بنیاد باندہی مونہ، دا زما خپلی حلقہ کبھی ہم ضرورت دے، لکہ گول مول جواب مہی درلہ درنکرو، ہیر Specific مہی درکرو۔ ہغہ مہی دا درکرو چہ مونہ راروان اے دی پی کبھی دا پلان لرو چہ مونہ دا Strengthen ہم کرو او کوم خائی کبھی مشکلات دی، جوہ ہم کرو، تاسولہ بہ پکبھی مونہ خصوصی دغہ کوؤ، ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ کونسن نمبر 1136، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 1136 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ملاکنڈ ڈویژن بالخصوص بونیر میں گزشتہ چند سالوں میں عسکریت پسندی اور اس کے خلاف فوجی آپریشن سے علاقہ کے عوام کے گھر متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان متاثرین کی بحالی اور نقصانات کی تلافی کیلئے حکومت نے اقدامات کئے ہیں اور اب بھی کر رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بونیر حلقہ 79-PK میں ان متاثرین کی فہرست، ان کے ساتھ تعاون کی تفصیلات، نیز حکومت ان کی دوبارہ آباد کاری اور بحالی کیلئے کتنی رقم مختص کر چکی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت 125,040,000 PKR حلقہ 79-PK میں متاثرین میں اب تک تقسیم کر چکی ہے۔ رقم وصول کرنے والوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا سوال جی ما کرمے دے، دہی تیر وخت کنبی ملا کنڈ ۶ ویژن کنبی چپی کوم Damages راغلی وو د آپریشن د وجی نہ، نو جواب ملاؤ شوے دے نو ما تقریباً تقریباً د دغی اکثریت، د هغی ما معلومات و کپل On the spot او زہ دا چپی کوم دے نو دغہ ور کوم تیر گورنمنٹ تہ چپی بالکل پہ صاف او شفاف طریقہ سرہ، تقریباً تقریباً ٹولو متاثرینو تہ خپل خپل رقم کور کور تہ رسید لے دے، بہر حال زما خہ شک وو د خلقو نہ د اورید لو خبری وپی، هغه ما خان پہ هغی بانڈی مطمئن کرو، نوزہ مطمئن یم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کولسپن نمبر 1106، مفتی سید جانان، پلیز۔ مفتی سید جانان صاحب۔

* 1106 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف مقامات پر سرکاری بنگلے اور کوارٹرز موجود ہیں؟

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان سرکاری بنگلوں اور کوارٹروں کی سالانہ مرمت پر کافی رقم خرچ کی جاتی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2008 سے تاحال مذکورہ بنگلوں اور کوارٹروں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ایڈوائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز بنگلوں اور کوارٹروں کی تعداد اور جن حضرات کے زیر استعمال ہیں، انکے نام اور انکے محکمے کے نام بتائے جائیں؛

(ii) مذکورہ بنگلوں کی مرمت کیلئے جملہ قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں، ٹینڈر کی کاپی اور اخباری اشتہارات اور دیگر کاغذات بمعہ ٹھیکیداروں کے نام جو ٹینڈر میں شریک ہوئے اور جن کو کام دیا گیا کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) ان سرکاری بنگلوں اور کوارٹروں کی مرمت پر سالانہ جو رقم خرچ ہوتی ہے، انکی تفصیل محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہے جس کیلئے محکمہ انتظامیہ نے سی اینڈ ڈبلیو سے فی الفور 2008 سے تاحال سالانہ تفصیل فراہم کرنے کیلئے مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جہاں بنگلوں اور کوارٹروں کی تعداد کا تعلق ہے اور جن حضرات کے زیر استعمال ہیں، انکے نام اور محکمے کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

(ii) مذکورہ معلومات کی فراہمی کیلئے بھی محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو مراسلہ ارسال کیا گیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا جی ضمنی سوال زما دا دے جی، کہ تاسو وگورئی دے سوال کنبی ما درے خیزونہ غوبنتی دی، یو مپی دا غوبنتی دے چے سرکاری بنگلو بانڈی سالانہ پیسے لگیبری او کہ نہ لگیبری؟ کہ لگیبری خومرہ پیسے لگیبری، د دغہ کوارٹرو د بنگلو تعداد ما تہ او بنایی او چے کومو تھیکیدارانو تہ دا تھیکے ملاؤ شوے آیا جملہ قانونی تقاضے پورہ شوے دی کہ نہ دی پورہ شوے؟ جواب کنبی دوئی لیکلی، ان سرکاری بنگلوں اور کوارٹروں کی مرمت پر سالانہ جو رقم خرچ ہوتی ہے، انکی تفصیل محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہے جس کیلئے محکمہ انتظامیہ نے سی اینڈ ڈبلیو سے فی الفور 2008 سے تاحال سالانہ تفصیل فراہم کرنے کیلئے مراسلہ ارسال کیا ہے، یو جز جی۔ دویم نمبر د بنگلو تعداد دے جی، زہ د دے نہ مطمئن یم۔ دریم نمبر، مذکورہ معلومات کی فراہمی کیلئے بھی سی اینڈ ڈبلیو کو مراسلہ ارسال کیا گیا ہے، دا سوال جی نامکمل دے او دا سوال چے ما کرے دے دا پہ یو بنیاد بانڈی ما کرے دے، دیکنبی یر

تھیکیداران جی داسی دی چھی هغوی بار بار، هغوی باندی د حکومت نوازشات شوی دی او بار بار هغوی ته تھیکچی ملاؤ شوې دی۔ زما دا گزارش دے، دا سوال هم مکمل نه دے او دا د ستینڈنگ کمیٹی ته لارشی او دې خائې کبھی به سی اینڈ ډبلیو والا راخی او که خومره متعلقه ډیپارٹمنٹ وی، هغه به راشی او دلته به مطلب دا چھی د دې صحیح تحقیق اوشی۔ زما به دا گزارش وی منسٹر صاحب نه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری موصلات و تعمیرات): شکر یہ جناب سپیکر۔ سر، اسمیں گزارش یہ ہے کہ یہ سوال جو کیا گیا ہے، وزیر انتظامیہ سے کیا گیا ہے، اس میں انہوں نے دو جزر کھے ہیں جس میں پہلا انہوں نے تقریباً جتنے سرکاری رہائش گاہ ہیں، انکی تفصیل مانگی ہے، وہ تو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کے ساتھ لگادی ہے اور دوسرا انہوں نے جو خرچہ، ٹینڈر، قانونی تقاضے، ٹھیکیدار کون تھے، کاغذات، یہ سارا جو ریکارڈ انہوں نے مانگا ہے، اس میں سر! میری یہ گزارش ہے کہ انہوں نے ایک تو ڈائریکٹ کونسلین ان سے نہیں کیا، ہمیں ابھی تک یہ کونسلین نہیں آیا ہے جی اور یہ 2008 سے مانگ رہے ہیں چونکہ اس وقت ہماری گورنمنٹ بھی نہیں تھی تو یہ پرانی گورنمنٹ کا حساب کتاب مانگ رہے ہیں، تو اچھی بات ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ اگر یہ ڈائریکٹ سوال کریں۔ دوسرا سر! اسمیں یہ گزارش ہے کہ یہ جتنا انہوں نے 2008 سے ابھی تک جو ریکارڈ مانگا ہے، یہ میرے خیال میں پورا دفتر مانگ رہے ہیں جی، تو وہ اتنا زیادہ ریکارڈ اگر اسکی صرف کاپیاں بھی کی جائیں تو میرے خیال میں کم از کم ایک ٹرک میں شاید لانا پڑیں جی۔ تو اگر انکا ڈائریکٹ کوئی کونسلین ہو، جہاں پہ کوئی عنبن ہو اے، جہاں پہ کرپشن ہوئی ہے، وہ کریں اور ڈائریکٹ اگر سی اینڈ ډبلیو سے کونسلین کریں تو ان شاء اللہ ہم اسکا Reply ڈائریکٹ اسمیں انکو دے دیں گے جی۔ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: زمونہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خو ډیر زر خان خلاص کړو خو خبره دا ده چې مفتی صاحب چې کوم تپوس کړے دے، دا ئے په دې بنیاد کړے دے چې دے د دې ټولې صوبې ممبر دے او دا حالات لکه ملاکنډ ډویژن کبھی خاصکر چې کوم نقصانات شوی دی او تر اوسه پورې چې بنیاد مان په هغې

شہیدان شوی دی، پہ ہغی کبھی کورونہ تباہ شوی دی، پہ ہغی کبھی ہسپتالونہ تباہ شوی دی، پہ ہغی کبھی سکولونہ تباہ شوی دی، تراوسہ پورے پہ ہغی ہیخ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! تاسو بل طرف تہ نہ لاری؟ مفتی صاحب، مفتی صاحب، لردغہ وکری کنہ جی۔ مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جی، زہ تاسو نہ انصاف غوارم جی، ما خوش سوال لیکلے دے چہ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے، ہغہ کہ سی اینڈ پبلیو وزیر دے او کہ اطلاعات وزیر دے، کہ شوک دے، ما خوش ہغہ تہ لیکلے دے جی، دا سوال نامکمل دے جی، زہ دیکبھی خوش گورم او دا پانرے نورے نہ اروم، ہم دغہ خائے باندے بس کوم، دا نورے پانرے نہ اروم گنہ دیکبھی نورے خبرے ہم دی خوش ما دا گزارش دے منسٹر صاحب نہ، زما دا گزارش دے چہ دا داسمبلی تہ لاری، دا کمیٹی تہ د لاری، کمیٹی کبھی بہ مطلب دا دے تہول حقیقت معلوم شی، ہغہ خائے کبھی د ماتہ داریکارے راکری چہ کوم ریکارڈ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ 1106 جو کونسیجین ہے، اس میں اگر آپ، ہم دغہ کونسچن وو کنہ؟۔۔۔۔

مفتی سید جانان: او او، دغہ وو۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، اگر اس میں یہ جہاں پہ لسٹ دی ہوئی ہے، پراونشل یہ جو Government residencies کے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اس میں اگر ڈراڈیکھیں، تو 1-06۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Zero.

Ms. Nighat Orakzai: 06-1-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: اس میں لکھا ہوا ہے کہ چیف منسٹر زاہد، پھر نیچے لکھا ہوا ہے، آپ پھر نیچے دیکھیں تو اس میں بھی چیف منسٹر، ہمارے صوبے کے کتنے چیف منسٹر ہیں اور اگر ایک ہی چیف منسٹر ہے تو اس گورنمنٹ نے جو اعلانات کئے تھے اور یہ جن وعدوں پہ اور جو یہ ایجنڈا لیکر آئے تھے تبدیلی کے نام کا، تو یہاں پہ تو یہ دو ہاؤسز جو ہیں، دو گھر جو ہیں تو Show کر رہا ہے کہ ایک چیف منسٹر کے پاس جو ہے، وہ دو گھر ہیں تو کیا وزیر صاحب اسکی وضاحت کریں گے کہ کیا ایک چیف منسٹر جو ہے وہ دو گھر استعمال کر سکتا ہے جبکہ پارٹی لیڈر شپ نے باقاعدہ طور پہ یہ کہا تھا کہ جی چیف منسٹر کے گھر کو ہم لوگ جو ہیں، پتہ نہیں لا سیریری بنا دیں گے اور گورنر زاہد کو ہم کالج بنا دیں گے، یونیورسٹی بنا دیں گے لیکن سب کچھ ویسے، پرانا کا نظام چل رہا ہے تو ان دو ہاؤسز کے بارے میں مجھے تفصیل چاہیے اور اسکو کمیٹی کے حوالے کرنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات: سر! یہ اس طرح ہے کہ دو گھر لکھے ہوئے ہیں لیکن یہ میرے خیال میں ساتھ انیکسی ہے اور ایک میں کام ہو رہا ہے، وہ کام ہونے کی وجہ سے وہ دوسری جگہ شفٹ ہوئے ہیں جی، یہ نہیں ہے کہ دونوں انکے پاس ہیں۔ آج بھی وہاں پہ کام ہو رہا ہے، اگر آپ جا کے دیکھیں، وہاں پہ کام شروع ہے اور کام وہاں پہ ہو رہا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، عارف یوسف صاحب نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب دوسری جگہ پہ شفٹ ہوا ہے اور وہاں پہ کام ہو رہا ہے تو یہ دو جگہیں الگ Show ہوئی ہیں، انیکسی الگ Show ہوئی ہے اور دو گھر جو ہیں الگ، جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب سے درخواست کرونگی کہ اگر کوئی بھی ایسا سوال آتا ہے اور اس میں اگر اس قسم کی یعنی غلط بیانی ہوتی ہے کہ انیکسی کو گھر بنا دیا جاتا ہے اور ساتھ گھر بن رہا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس میں واضح طور پر غلط بیانی کی گئی ہے کہ انیکسی الگ ہے، وہ گھر الگ ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ مفتی سید جانان، پلیز مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: دا جی داسی خبرہ دہ، ما خوتا سوتہ گزارش و کپلو چھی مونر نور دا سوال ڊیر چھیرو نو دیکھنی نور ڊیر خایونہ داسی شتہ دے، یو خو خایونہ خو ما

خو تا سو ته گزارش و کړلو چې کمیټی ته لار شی، هلته به فائده وی، حقیقت به معلوم شی او دیرې خبرې به جی معلومې شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سکندر شیر پاؤ صاحب، پلیز۔ سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب! کوم چې پارلیمنټری سیکرټری دغه جواب راکړو، که دوی دا وضاحت دې هاؤس ته وکړی چې آیا چیف منسټر د دوه کورونو Entitlement نئے شته چې دوی وائی چې یو کبني پاتې کیږی لگیا دے او بل کبني کار کیږی لگیا دے نو د دې وضاحت د وکړی چې Entitlement شو مره دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسټر شاه فرمان، پلیز۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ اس کو لیٹن گورنمنٹ کا فیصلہ تھا کہ چیف منسټر هاؤس جو کہ بہت بڑا ہے، ایک Luxurious boarding ہے اور اسکے اندر جو Facilities ہیں، وہ اس غریب قوم کے چیف منسټر کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اتنے بڑے Accommodations میں رہیں اور اس سے پہلے جتنے چیف منسټر رہے ہیں، وہ اس هاؤس میں رہے ہیں۔ چونکہ فیصلہ ہمارا یہی تھا کہ اس کو ہم لائبریری یا کوئی ایسا، پبلک کیلئے کھولیں گے لیکن وہ اسی جگہ پر واقع ہے، اس چیف منسټر هاؤس کے اندر چیف منسټر نہیں رہ رہے، وہ رہتے ہیں انیکسی میں اور ساتھ ایک چھوٹا سا گھر ہے جو کہ As per rules سالانہ اسکی Repair جو ہوتی ہے، وہ جس گھر میں، اس انیکسی کے باہر جو ایک منسټر کا عام گھر ہے، وہ اس کے اندر، وہ اگر Mention کیا گیا ہے کہ یہاں پر چیف منسټر هاؤس کے اندر چیف منسټر نہیں رہتے تو ہم نے یہی کہا تھا کہ چیف منسټر اس گھر میں نہیں رہیں گے اور وہ اس میں نہیں رہتے لیکن اگر اس گھر میں بھی کہیں Repair کی ضرورت ہے تو اس کو ہم Damage نہیں ہونے دیں گے۔ جہاں تک اس گھر میں رہنے کی بات ہے، یہ الگ بات ہے اور اگر اس گھر کو Repair کرنے کی بات ہے، یہ الگ بات ہے۔ اگر کوئی کسی گھر میں نہیں رہتا اور وہ گورنمنٹ کی پراپرٹی ہے، پبلک پراپرٹی ہے اور وہ Damage ہو رہی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسکے اندر Repair نہ ہو۔ Mention یہی کیا گیا ہے کہ اگر تفصیل یہ چاہتے ہیں تو بالکل یہ الگ بات ہے لیکن جو 'لکچورس' چیف منسټر هاؤس ہے جس کے اندر چیف منسټر رہتے رہے ہیں، جس کے اندر

تحریک انصاف کا چیف منسٹر رہتے نہیں ہیں، اسکی بھی Repairing اور اسکا بھی خیال رکھنا وہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے کہ وہ پبلک پراپرٹی ہے۔ تو کسی گھر میں رہنا اور اسکو Repair کرنا، یہ دو الگ چیزیں ہیں، وہ اسمیں بھی اگر Repair ہو رہی ہو تو اسکی ڈیٹیل ہم لے لینگے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، سوال جس Spirit سے کیا گیا ہے، وہ بہت اچھا ہے، جس انداز میں اسکو Mold کیا جا رہا ہے، یہ بالکل اس کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! حقیقت دا دے چہ دا مفتی صاحب۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! قلندر لودھی صاحب تہ چہ دا کوم دوہ کورونہ الات شوی دی، مونر دا وایو چہ دا Clerical mistake دے، دا ڍیر غیر سنجیدگی، د دہ نہ اندازہ ولگوئی چہ دا دوئی اسمبلی تہ خہ رنگہ سوالونہ ورکوی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ما پسہ بہ دوئی لہ، دوئی بہ بیا خبرہ وکری۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: چہ یعنی ایم پی ایز دا گوری نہ، ایم پی ایز پہ دہ بانڈی پوہیری نہ، مونر بہ خالی جگہ پر کوؤ او دوئی تہ بہ ئے پیش کوؤ بس، دوئی بہ ئے نہ گوری۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ خبرہ کوم، بیا یو دوہ منتہ، سپیکر صاحب! دا سوال حقیقت دا دے چہ ڍیر زیات اہم وو او زما خو دا خیال وو، مفتی صاحب ریکویسٹ وکرو تا سو تہ چہ دا د کمیٹی تہ لارشی، دلته بیا پہ سوال کبھی سوال راووتو، شاہ فرمان صاحب دا خبرہ وکړہ چہ د پی تی آئی حکومت چہ دے، کولیشن گورنمنٹ چہ دے ہغوی Decision اخستے دے چہ چیف منسٹر صاحب بہ دغہ سرکاری کور تہ نہ ئی۔ سپیکر صاحب! پہ دہ خبرہ نہ پوہیرو چہ یو کور جوړ دے، پہ ہغی بانڈی د حکومت Expenses ہم شوی دی، د حکومت ایمپلائز ہم ہلتہ موجود دی، اوس کور زمونر پہ دہ Simple معاشرہ کبھی، کور مونر ہغہ خائی تہ وایو چہ پکبھی ہلتہ خلق و سبیری، چہ کور جوړ وی او خوک پکبھی

وسپیری نہ، ہغی تہ مونہر کنہر وایو، کنہر، زہ پہ دہ نہ پوہیرم چہ دہ پبلک پراپرتی تہ چہ دا دومرہ قیمتی پراپرتی دہ چہ دا کور وو او ہغی نہ کنہر جوہ شو، آیا دہ صوبہ تہ بہ دہغی نہ خہ فائدہ وشہ؟ یوہ، دویمہ دا، پکار خود اوہ چہ بیا Uniformity وے، چہ چیف منسٹر بانہی دا قدغن وو، د کفایت شعاری نہ دہ حکومت کار اخستو، یا د کولیشن گورنمنٹ کار اخستو، بیا پکار دا وہ چہ من و عن پہ تولو وزیرانو بانہی ہم دغہ پابندی چہ دا تاسو لگولی وے نو بیا بہ مونہر دا کتلی وے چہ یرہ دا چہ دے دا کفایت شعاری دہ۔ (تالیاں)

اوس زہ بالکل پہ دہ فیصلہ بانہی د حکومت یا د دوی کولیشن پارٹنر شک پری نہ کوؤ خو سپیکر صاحب! دا بالکل یو جذباتی غونہی فیصلہ دہ، یو جذباتی غونہی خبرہ دہ، داسہ نہ شی کیدے، کور کور وی، یونیورسٹی یونیورسٹی وی، لائبریری لائبریری وی، آفس آفس وی، زما یقین دا دے چہ دہ خیزونو وخت تیر شوے دے او منسٹر صاحب پخپلہ دا منی چہ Repair بہ پکبہی ہلتہ کیبری، زہ دا گنہم چہ پہ یو کور کبہی خوک اوسی شاید چہ سالانہ پہ ہغی کبہی Maintenance یا Repair کم راعی خو چہ یو کور کنہر شو، خالی شو، دا بیا Hundred percent sure خبرہ دہ، پہ ہرہ میاشت کبہی بہ Maintenance کوئی، پہ ہرہ میاشت کبہی بہ Repair تاسو کوئی نو صوبہ تہ بہ سپیکر صاحب! ڍیر نقصان رسی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان۔ (شور) منور خان صاحب۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سب سے پہلے تو سر! میں آپکے ناچ لُج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس آج جو 06-03-2014 کا کولیشن ہے، یہ کولیشن مفتی سید جانان صاحب کا کولیشن ہے اس میں نہیں ہے، تو یہ میرے خیال میں میرے ساتھ کیوں ہے، باقی یہ اس میں شامل نہیں ہے تو میں یہی ریکویسٹ کرونگا کہ یہ میرے ساتھ ہی اس طرح کر رہے ہیں، اسمبلی والے یا غلطی سے انکو انہوں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ غلطی ہوئی ہے، (تہتہہہ) غلطی ہوئی ہے، آج آخری دن ہے، پتہ نہیں چلا۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اسکے ساتھ لگایا نہیں ہے، (مسکراتے ہوئے) اچھا، بل سر، دوسری بات یہ ہے سر، جناب سپیکر! شاہ فرمان صاحب نے بھی کہا کہ چیف منسٹر (ہاؤس) کی Renovation اور یہ کام، میں نے کہا کہ جب ایک چیف منسٹر ہاؤس ہے، اسکے خرچے بھی اسی طرح ہو رہے ہیں سر، اسکا سٹاف بھی اسی طرح ہے، تو صرف چیف منسٹر کی وہاں اس میں رہنے کی بات ہے کہ صرف وہ اس میں رہ نہیں رہا اور ساتھ انکے جو چیف سیکرٹری کی وہ ہے، انیکسی ہے، اسکو استعمال کریں تو میرے خیال میں یہ تو ڈبل اس صوبے پہ خرچے ہو رہے ہیں۔ تو میری ریکویسٹ یہی ہے شاہ فرمان صاحب! کہ چیف منسٹر کو اپنے اس پہ لے آئیں تاکہ خرچہ ایک ہو جائے نا۔ تھینک یو، سر۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈیپٹی سپیکر: نگہت اور کزنئی صاحبہ! جی۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ہم جو سوالات کر رہے ہیں، اس میں مطلب ہم لوگ صرف یہ اپنے لئے ایک Clarity لانا چاہتے ہیں کہ جو بات ہوئی ہے، اس میں بڑی ہماری نیک نیتی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ اس کو کلیئر کرے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو منسٹر رہ رہے ہیں، میں آپکی وساطت سے یہ بات کرونگی کہ جو بھی منسٹر جس گھر میں بھی رہ رہے ہیں، ابھی تو میں نے صرف ایک گھر کا نام لیا ہے، دو تین گھروں کی نشاندہی کی ہے، اگر میں ہر گھر کی نشاندہی کروں تو ہر گھر جو ہے، جو جو منسٹر رہ رہا ہے وہ تین تین کنال کے گھر میں رہ رہا ہے جناب سپیکر صاحب! اگر اسکا ایریا تین کنال سے یا چار کنال سے کم ہو تو آپ ابھی میرے ساتھ جناب سپیکر صاحب! کسی بندے کو بھجوائیں، جو جو منسٹر ز جہاں پہ رہ رہے ہیں، چار چار کنال کے بڑے بڑے گھروں میں رہ رہے ہیں، ابھی تو اس ذکر کو ہم نے چھیڑا ہی نہیں، ابھی تو وہ فسانہ آیا ہی نہیں ہے زبان پہ، ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اگر ایک گھر ہے جو کہ چیف منسٹر کے نام سے ہے، جس میں چیف منسٹر رہتے ہیں تو اسی گھر کو ہی استعمال کر لیا جائے، بجائے اسکے کہ انیکسی بھی استعمال ہو، چیف منسٹر ہاؤس بھی استعمال ہو، اس میں عملہ بھی وہی ہو، اس میں سٹاف بھی وہی ہو، اس میں بجلی بھی وہی ہو، اس میں گیزرز بھی وہی ہوں اور پھر دوسرا گھر لیا جائے، تو جناب سپیکر صاحب! یہ پھر ایک ڈبل پالیسی بن جاتی

ہے۔ تو میں صرف اسکی وضاحت چاہتی ہوں، ورنہ تو سب منسٹروں کے پاس چار چار، پانچ پانچ کنال کے گھر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ ارباب اکبر حیات خان کچھ کہہ رہے تھے جی۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے ایک بات پوچھنی تھی، یہ قلندر لودھی صاحب کے بھی یہاں پر دو گھر لکھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہہ رہا تھا کہ بندہ ایک ہے اور گھر دو ہیں، تو میں نے کہا کہ اسکی بھی ذرا۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: ویری فیکیشن ہو۔

ارباب اکبر حیات: ویری فیکیشن اور نام میں بھی ذرا وہ ہے تو اس وجہ سے میں کہہ رہا تھا، مجھے بھی ذرا، شاید دوسرا بھی کوئی قلندر لودھی صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (ہنسی) قلندر لودھی صاحب تو میرے خیال میں میری طرح بے گھر ہیں، میرا بھی گھر نہیں ہے اور اسکا بھی گھر نہیں ہے۔

ارباب اکبر حیات: جی یہاں تو اس لسٹ میں لکھا ہوا ہے، جناب قلندر لودھی صاحب کو دوالاٹ ہو چکے ہیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو، اگر اسکے پاس دو ہیں تو پھر ایک مجھے دے دیں۔ (تہقہمہ)

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر! میں تو بڑا سادھا سادھا آدمی ہوں اور ایک سیدھی سی بات پر یقین کرتا ہوں، واقعی یہ دو، ایک اکتوبر میں مجھے لکھا ہوا ہے، 6/9 اور ایک جنوری میں، (تالیاں) تو یہ جو اکتوبر والا ہے، وہ مجھ سے Withdraw کر دیا گیا ہے، وہ سی ایم سیکرٹریٹ کی

طرف سے لیٹر آیا ہے، وہ Withdraw ہو گیا اور یہ جو مجھے دوسرا لیٹر ملا ہے جنوری میں، تو یہ 25 فروری کو یہ جو آرڈر ملا ہے تو اس میں یہ ہے جی کہ اس میں ابھی ایڈیشنل آئی جی صاحب جو ہیں، خالد مسعود صاحب، وہ رہ رہے ہیں اور وہ انکائین مہینے تک حق ہے، تو وہ میرے خیال میں جنوری میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں، ابھی وہ اسی گھر میں ہیں۔ اللہ بھلا کرے سردار ادریس صاحب کا کہ انہوں نے ایڈیشنل روم لیا ہوا ہے تو میں اس میں

گزارا کر رہا ہوں۔ میں بھائی کا بڑا مشکور ہوں اور ان شاء اللہ میں یہ کل سے 6/9 پر تو Claim کرونگا، اگر اس میں کیا ہے اور مجھ سے کیسے Withdraw کیا گیا ہے، دوسرا مشکور ہوں جی۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! یہ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں کہ ہمارے سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ بھی اس انتظار میں ہیں کہ انکو گھر کب ملے گا، ابھی تک سراج الحق صاحب کو بھی گھر نہیں ملا ہے اور یہ زندہ مثال آپ کے سامنے ہے اور بیچارے ابھی تک کرایہ کے گھر میں رہتے ہیں۔ میں اسکا Comparison پچھلی حکومتوں سے کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اچھی بات نہیں ہے، میں صرف اپنی گورنمنٹ اور پالیسی کی بات کرونگا۔ یہ قلندر لودھی صاحب نے Explain کیا کہ گھر ملتے ہیں، اگر کہیں کوئی دوسرا بندہ شفٹ ہو جاتا ہے، اس کا لیٹر لیٹ ہو جاتا ہے، یہ صرف میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ تر Clerical mistakes ہیں لیکن جو انہوں نے بات اٹھائی کہ چیف منسٹر ہاؤس موجود ہے اور وہ اس میں رہتے کیوں نہیں ہیں تو میں یہ انکو بتا دوں کہ بہت ساری چیزیں موجود ہیں، منسٹر کے پروٹوکول بھی موجود ہیں، ہم نہیں لیتے، (تالیاں) منسٹر کی سیکورٹی بھی موجود ہے، آپ دیکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمود احمد خان: کیوں نہیں لیتے، ہم نے دیکھا ہے کہ انکی پارٹی کے ممبران کیسے پروٹوکول لیتے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں میں آپکو بتاؤں، مجھے اگر کسی نے دیکھا ہو، (شور اور قطع کلامیاں) دیکھیں میں، میں آپکو پالیسی کی، پالیسی کی وضاحت کر رہا ہوں، یہ ایک Symbol ہے، (شور اور قطع کلامیاں) یہ میں آپ کو (شور اور قطع کلامیاں) میں، آپ نہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: No cross talking please, no cross talking please.

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر! ما تہ موقع را کړئ، زه دا وایم چې چیف منسٹر چې کوم کور ته اوریدلے دے، هغه هم ډیر لوئی کور دے، یو انیکسی، یو چیف منسٹر هاوئس دے، هغې کبني بجلی هم شته، دگاډو پارکنگ هلته کبني شته، بل کور دے، هغه د چیف منسٹر هاوئس نه هم لوئی دے۔

وزیر اطلاعات: آپ مجھے جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پلیز۔

محترمہ نگہت اور کرنی: بل کور دے، هغه د چیف منسٹر هاوئس نه هم لوئی دے۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں چیف منسٹر هاوئس، دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موقع دیتا ہوں، آپ جواب سن لیجئے، پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دیکھو چیف منسٹر هاوئس، ایک Extension ہے، ایک بنگلہ سی ایم سیکرٹریٹ کے ساتھ جس میں Complaint Cell ہے، جس میں Complaint Cell ہے لیکن (شور) لیکن ایک بات جو Basic question، (شور) دیکھیں۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! دا دی لسٹ کبني دا دے چې سراج الحق صاحب ته په مئی کبني، الیکشن په مئی کبني شومے دے او کور ورته په مارچ کبني الات شومے دے۔

(شور)

وزیر اطلاعات: یہ سراج الحق کرایہ کے اس میں رہتے ہیں، اسکا حق ہے، جو جو پریولجمنز۔۔۔۔۔

(شور)

ارباب اکبر حیات: نو بیا دا شہ دی، دوئی ته مخکبني نه پته وه چې دوئی به گتھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: (مسکراتے ہوئے) آپ ذرا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نہیں، نہیں جو پریولجمنز ہے، اسکے کرائے کا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: (مسکراتے ہوئے) آپ ذرا کراس ٹاکنگ، مت کریں۔

(شور)

ارباب اکبر حیات: جی ما تہ دا جواب را کھری چھی دا خہ دی پہ دہی لسٹ کنبھی۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: آپ دیکھیں، دیکھیں، (شور) ایک سوال، ایک سوال، جو، جن کا جواب
تھا Statistical details میں اس کے اوپر Political comments آئیں جناب سپیکر۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ، آپ لوگ۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں، جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ Comments ہی آئے ہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ 'کر اس ٹاکنگ'، 'کر اس ٹاکنگ'۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، Comments ہی آئے ہیں، (شور) Comments جناب سپیکر!
یہ آئے ہیں کہ اگر ایک چیف منسٹر ہاؤس موجود ہے، جناب سپیکر! Comments یہ آئے ہیں کہ اگر
چیف منسٹر ہاؤس موجود ہے تو چیف منسٹر اس میں رہتے کیوں نہیں؟ یہ ایک بہت بڑا سوال آیا اپوزیشن کی
طرف سے، بایک صاحب نے بھی کہا کہ وہ کھنڈر کیوں ہے؟ تو میں تو اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں،
(شور) میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں کے دیکھیے یہ اس مخلوط حکومت کی پالیسی ہے
کہ وی آئی پی کلچر کو ختم کریں گے اور ہر حال میں ختم کریں گے، (تالیاں اور شور) یہ اس، یہ اس مخلوط حکومت
کی اور اس میں یہ ہماری پالیسی ہے، صرف یہ نہیں ہے، (شور) یہ ہم نے بہت ساری ایسی بلڈنگز کے
بارے میں بات کی ہے، جوں جوں جناب سپیکر! صوبائی حکومت کا بس چلے گا، ہم قلعے کو بھی پبلک کیلئے اوپن
کرنا چاہتے ہیں، ہمارا بس چلے تو ہم گورنر ہاؤس کو بھی فیملی پارک بنانا چاہتے ہیں، تو یہ اس پالیسی کا حصہ ہے،
یہ اس پالیسی کا حصہ ہے (شور) لیکن، لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم As a symbol ایک Symbol
کے طور پر، ہمارا چیف منسٹر، ہمارا چیف منسٹر Symbol کے طور پر (شور) اس 'لکڑی' ہاؤس میں

نہیں رہ رہا، (تالیاں) ہمارے چیف منسٹر اس ہاؤس میں نہیں رہیں گے اور یہ ہم اپنے Manifesto کے اوپر عمل پیرا ہیں، وی آئی پی کلچر ختم ہوگا اور ضرور ہوگا، یہ آپکے ساتھ وعدہ ہے ان شاء اللہ۔۔۔۔۔
(شور اور تالیاں)

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف! نہ، ارباب، ارباب صاحب، ارباب اکبر حیات۔ مجھے پتہ ہے، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں سمجھ۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کتنی Clerical mistakes ہوتی ہیں، ان سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سراج الحق صاحب کو بھی دو گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ در بدر کی ٹھوکریں مار رہے ہیں (تالیاں) تو میں یہ سمجھ رہا ہوں، جب گھر الاٹ ہو چکے ہیں تو اس بچارے کو ٹھوکریں مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب! دوسری بات یہ ہے، دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! اگر آپ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! یہ کہاں پر لکھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جناب شاہ فرمان صاحب! بیچ نمبر 2 پہ آپ آجائیں، بیچ نمبر 2 پہ، سیریل نمبر 6 پہ۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: چھ میں، یہ چھ پہ، جناب سپیکر! یہ دوسرا ہے، بیچ نمبر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سراج الحق، پلیز۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: بیچ نمبر 3 پہ دیکھ لیں، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: میں یہ ذاتی وضاحت پہ کھڑا ہوں، (شور) جناب سپیکر صاحب!

ارباب اکبر حیات: جناب دا ترے تپوس و کپری چیچی دا Clerical mistake ولپی دے؟
چی د و مرہ دا دیپار تمنت مونس سیریس نہ اخلی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک تھیک، مسٹر سراج الحق! (مداخلت) اوبہ شی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سراج الحق۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، پتہ اونہ لگیدہ، دومرہ شور شغرب دے چہ کوئسچن خہ وو او Answer خہ وو، بھر حال دہ اکبر حیات خان صاحب او فرمائیل د کورونو پہ بارہ کبھی نو زما خیل 'ایزرویشن' دا دے چہ کورونہ کم دی او خلق ڀیر دی او داسی۔۔۔۔۔
ایک رکن: کورونہ کم او منسٹران ڀیر دی۔

(تہمتے اور شور)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب، پہ دہ ڀینور کبھی ربتیا ہم دا دہ چہ دہ دہ کورونو دومرہ مسئلہ دہ، پہ 2005 کبھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز، ذرا مہربانی کریں، ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں اور سراج الحق صاحب کو سنیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): 2005 کبھی سپیکر صاحب! یو سرے راغلو چہ دا کور راپسی الات کرہ نو ما ورتہ او وئیل چہ ہغہ کور خو Already یو سرے پکبھی اوسیری۔ ہغہ او وئیل چہ ہغہ ہسپتال کبھی دے او قریب المرگ دے نو مسئلہ ئے ختمیدونکے دہ نو ما پسی ئے الات کرہ، نو کہ ژوندے پاتے شو نو خیر دے۔ حقیقت دا دے چہ مونبر یو میتنگ کرے دے او پہ ہغہ میتنگ کبھی مو یو ذمہ داری لگولے دہ چہ دلته کبھی د پخوا راہسی د وزیرانو کورونہ او بیا د سیکرٹیرانو کورونہ، دا سپیکر صاحب! داسی دی لکہ د مغل بادشاہانو کورونہ، نو اوس دہ مخلوط حکومت دا فیصلہ کرے دہ چہ دا غت غت کورونہ بہ واپرہ کوؤ (نعرہ ہائے تحسین) او دا کورونہ بہ دومرہ واپرہ کوؤ لکہ خنگہ چہ د عامو خلقو کورونہ وی۔ سپیکر صاحب، خو پورے چہ د وزیر اعلیٰ صاحب د کور تعلق دے۔ (شور اور قطع کلامیاں) ہغہ د۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Please, no cross talking, please.

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب والا، زہ حقیقت خبرہ کوم چہی دا غت کورونہ او دا غریب عوام، دا غت کورونہ او دہی اخراجات، نو دہی وجہ نہ مونہر۔ یو بنہ Decision کرے دے، یو بنہ فیصلہ مو کرہی دہ چہی دا بہ واپہ واپہ کورونہ کوؤ چہی خنگہ عام خلق اوسیری دغہ شان بہ وزیران ہم اوسیری۔ ماتہ، اکبر حیات خان تہ مو درخواست دے، یو کور الات شوے وو سپیکر صاحب! چہی ورغلم نو ہغہ لا Under construction وو، پہ اتہ میاشتو کبہی ہغہ لا جوہ نہ شو۔ عرض مہی دا دے جی یو طرف تہ نوی کورونو باندہی ہم کار روان دے، دہی د پارہ چہی یوازہی د وزیرانو مسئلہ نہ دہ، دہر سرکاری ملازم مسئلہ دہ۔ بہر حال دا زما د 2002 نہ تراوسہ پورہی 'بزریشن' دے چہی د کورونو د ورکولو پہ دہی نظام کبہی د اصلاح ضرورت شتہ دے او پہ دیکبہی د سفارش کلچر د ختمولو ضرورت شتہ دے او زہ پہ دیکبہی د ہر ہغہ کس ملگرہی یم د چا چہی حق جوہیری او چا تہ حق نہ دے ملاؤ شوے او دغہ شان کسان کہ راشی او خپل، (تالیاں) او خپلہ خبرہ مونہر تہ وکرہی نو ان شاء اللہ و تعالیٰ چہی مونہر بہ ہغوی تہ د خپل حق د ورکولو دا تہول حکومت بہ د ہغہ پہ شا باندہی ولاہ وی۔ (تالیاں) بہر حال سپیکر صاحب، زہ یو خل بیا دا وایم چہی د گورنر کور دے، ہغہ ہم دومرہ غت دے لکہہ دا کبر بادشاہ کور چہی وو او دغہ شان د وزیرانو دا کورونہ دی، کہہ د سیکرٹریانو دا کورونہ دی، دا از سرنو پہ ترتیب باندہی جوہرول پکار دی او خنگہ چہی زمونہر دہی معاشرہی دا کلچر دے، د ہغہی مطابق جوہرول پکار دی، زہ دہی ملگرہی یم ان شاء اللہ و تعالیٰ او د مخلوط حکومت دا یو فیصلہ دہ، پہ دہی بہ عملدرآمد کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب! کیا کہتے ہیں۔

مفتی سید جانان: داسپی وکرہ جی، اول خو پکار دے چھی وو تنگ تہ ئے واچوئی، دا سوال د کمیٹی تہ لا رشی، کہ نہ وی، وو تنگ وربا ندی و کرئی چھی کمیٹی تہ لا رشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی اہم کونسن ہے، میری یہ درخواست ہوگی سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کبھی حکومت کو منع نہیں کرتے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب کو وزراء صاحبان کو کہ وہ ہاؤسز میں نہ رہیں، انیکسی وزیر اعلیٰ کیلئے بنی ہے، تو پہلے بھی وزیر اعلیٰ وہاں پر رہتے رہے ہیں اور وزراء صاحبان گھروں میں رہتے رہے ہیں لیکن یہ جو حکومتی وزراء صاحبان کفایت شعاری کا نعرہ لگاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں اس کی ایک چھوٹی سی مثال ہاؤس کو دیتا ہوں، یہ پرسوں دو دن پہلے میرے حلقے میں ایک پودا لگانے کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب گئے، وہ الگ ہیلی کاپٹر میں گئے اور عمران خان صاحب دوسرے ہیلی کاپٹر میں، پودا انہوں نے ایک لگا یا دو سو روپے کا، تو میں یہ کہتا ہوں کہ بالکل، بالکل نعرہ نہ لگائیں۔ (تالیاں) ہم کہتے ہیں کہ یہ انیکسی میں بھی رہیں، یہ گھروں میں بھی وزراء صاحبان رہیں لیکن یہ وی آئی پی کلچر ختم کرنے کی جب بات کرتے ہیں تو پھر کم از کم اس پر عمل تو کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فضل الہی خان، مسٹر فضل الہی۔

(شور)

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اصل کبھی میاں صاحب زما مشر دے او ما تہ ئے آواز کرو، خہ مسئلہ بانڈی ئے ما سرہ دسکشن کولو۔ خنگہ چھی جناب نلوٹھا صاحب خبرہ وکرہ چھی وزیر اعلیٰ صاحب راغلو او ہغہ یو ونہ ئے اولگولہ نو دہ خو زما خیال دے حلقہ ہم Touch دہ او جناب سپیکر صاحب! دہ ورسرہ نیزدی علاقہ دہ، کور ئے نیزدے دے، دہ خو ہغہ ہومرہ دغہ نہ وو کرے چھی دے ہلتہ راغلی وے او کتلی ئے وے، ہغلتنہ پہ سوؤنو ایکر زمکہ دہ او ہغہ تولو کبھی اولگیدل، پہ دغہ ورخ بانڈی، مونر پہ یو ورخ بانڈی پہ چکدرہ کبھی ہم د شجر کاری مہم آغاز کرے وو او مونر پہ ایبت آباد کبھی ہم کرے وو جی، نوزہ دوئی پہ نوٹس کبھی دا راولم چھی بالکل تاسو چھی کومہ خبرہ کوئی سپیکر صاحب! پہ دیکبھی لڑ سوچ د کوی

چپی دیو مشر خومره دوی احترام کوی او عزت کوی، کہ چرپی دیے جناب سپیکر صاحب! زما شری را کابری نو دده شال ہم پہ تخت لاهور کبھی پروت دیے، د هغوی ہم مونبر ته پته ده چپی خومره د هغوی وی آئی پی کلچر دیے، هغوی د کور نه ہم پہ هیلی کا پترو کبھی را اوخی جناب سپیکر صاحب! نومهربانی د وکری چپی دوی زمونبر مشران تارگت کوی نو بیا د خیل خان ہم تیار ساتی۔ تهینک یو۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1106, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسچن نمبر 1153، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ، کونسچن نمبر 1153، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔ کونسچن نمبر 1165، ملک شاہ محمد خان۔

* 1165 _ جناب شاہ محمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی میں پچھلے گیارہ سال سے پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل کا عملہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے ایک منصوبہ کے تحت کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کی بہتر کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ پچھلے گیارہ سالوں سے ہر سال انکی مدت ملازمت میں توسیع کرتا ہے اور محکمہ کو مذکورہ سیل کی مستقل ضرورت ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ملازمین کو تاحال مستقل کیوں نہیں کیا گیا جبکہ اس دوران مختلف محکموں کے ملازمین مستقل کئے جا چکے ہیں، وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) مذکورہ ملازمین نئی نوکری کی بالائی عمر کی حد عبور کر چکے ہیں، آیا حکومت ان ملازمین کو مستقل رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) (i) چونکہ یہ ملازمین صوبائی پراجیکٹ پالیسی سال 2008 کے تحت کام کر رہے ہیں اور مذکورہ پالیسی میں ایسی کوئی شق نہیں ہے جس کے تحت پراجیکٹ ملازمین کو پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد یادوران پراجیکٹ مستقل کیا جاسکے۔

(ii) اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل کے ملازمین پچھلے گیارہ سال سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور محکمہ ہذا کو ان ملازمین کی مستقل ضرورت ہے مگر مذکورہ بالا پراجیکٹ پالیسی 2008 میں ان ملازمین کو مستقل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے تاہم مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر محکمہ ہذا ان ملازمین کو مستقل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

جناب شاہ محمد خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کونسلر ہے کہ "(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی میں پچھلے گیارہ سال سے پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل کا عملہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے ایک منصوبہ کے تحت کام کر رہا ہے؟" جواب ہے: "ہاں درست"۔

"(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کی بہتر کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ پچھلے گیارہ سالوں سے ہر سال انکی مدت ملازمت میں توسیع کرتا ہے اور محکمہ کو مذکورہ سیل کی مستقل ضرورت ہے؟"

"ہاں، یہ درست ہے"۔ تمام جو سوالات ہیں، اس کے جوابات ہاں میں آئے ہیں، اثبات میں آئے ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ محکمہ ہذا کے جواب کے تناظر میں یہ ظاہر ہے کہ محکمہ ہذا کو ان ملازمین کی مستقل ضرورت ہے جبکہ پراجیکٹ پالیسی میں مطلوبہ شق نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ ہذا ان ملازمین کی مستقلی سے قاصر ہے۔ اس بابت یہ بات قابل غور ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ پالیسی مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ناقص ہے۔ نمبر 1: پراجیکٹ پالیسی میں ایک پراجیکٹ کی میعاد کا کوئی ذکر نہیں ہے جبکہ ہر پراجیکٹ کی ایک مقررہ میعاد ہوتی ہے۔ جیسے کہ ایک سال، تین سال، پانچ سال پالیسی میں یہ بات ہونی چاہیے کہ کتنے میعاد سے زیادہ والے پراجیکٹ کو پراجیکٹ تصور نہ کیا جائے۔ نمبر 2: پراجیکٹ پالیسی میں پراجیکٹ کی نوعیت کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے، تمام پراجیکٹس ایک نوعیت کے ہوتے ہیں جس کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور مقصد پورا ہونے کے بعد پراجیکٹ ختم ہو جاتا ہے۔ محکمہ آبپاشی کا پلاننگ سیل

نہ ختم ہونے والے مقصد کیلئے ہے جو محکمہ کیلئے مسلسل پلاننگ، مانیٹرنگ، بجٹ تیاری اور میگا پراجیکٹس کیلئے فنڈز کی فراہمی وغیرہ کیلئے اہم امور سرانجام دے رہا ہے جس کا اقرار محکمہ ہذا کے جواب سے ظاہر ہے۔ جناب سپیکر، صوبائی کنٹریکٹ پالیسی میں واضح ہے کہ ایک پراجیکٹ کی تکمیل پر اگر مستقل ضرورت پڑی تو نیا عملہ صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لیا جائیگا۔ جناب سپیکر، دا ڈیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ گیارہ سال زمونہ سرہ ملازمین شتہ، تجربہ کار دی چہ ہغہ پہ ہر خہ پوہیری او بیا سروس کمیشن ہغہ نوی کسان راولی چہ د ہغوی ہیخ تجربہ نشتہ او پہ دہ شی بانڈی نہ پوہیری او دا کوم کسان، دا پلاننگ سیل چہ پہ چودہ افراد بانڈی مشتمل دے نو دا چا اخستی دی؟ جناب سپیکر، دا یو داسی ذمہ داری کمیٹی اخستی دی چہ پہ ہغہ کنہی سیکرٹری ایریگیشن، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری فنانس او سیکرٹری پی اینڈ ڈی، دغہ شامل دی او بیا د ہغہ Approval سی ایم صاحب پخپلہ ورکرے دے۔ نو دا ڈیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ یونومے سرے راخی او زمونہ دغہ، نورہ دنیا لگیا دہ، ہغہ چہ کوم داسی تجربہ کار خلق وی، ہغہ غواری او مونہ دغہ ضائع کوؤ، دا ڈیرہ د افسوس خبرہ دہ جناب سپیکر صاحب۔ او بل طرف تہ زہ پہ ثبوت سرہ وئیلے شم جناب سپیکر! چہ ڈیر پراگرامونہ دی چہ ہغہ ایشین ترقیاتی بینک دے، نور پروگرامونہ دی، محکمہ زراعت دے، محکمہ لوکل گورنمنٹ دے او نور زما سرہ دا ثبوت موجود دے جناب سپیکر صاحب، نور خو پریورہ چہ ڈیلی ویجز ہم، ہغہ کنٹریکٹ والا ہم چہ دی، ہغہ ہم Permanent شول خو زہ افسوس کوم چہ زمونہ دومرہ قیمتی سرمایہ دہ، آبپاشی محکمہ، نو دیو شق پہ وجہ بانڈی چہ زمونہ مجبوری دہ چہ دا شق مونہ تہ اجازت نہ راکوی، نو دوئی تہ زہ مشورہ ورکوم چہ دوئی د د آبپاشی او د قانون لانڈی یو ایکٹ راوری اسمبلی تہ او انشاء اللہ مونہ دا ایکٹ د دی اسمبلی نہ پاس کوؤ چہ د دی دا شق چہ کوم دے چہ دوئی تہ رکاوٹ جوڑ شوے دے چہ دا شق ختم شی او دا پالیسی چہ ناقصہ دہ چہ دا ختمہ شی او زہ ستاسو ڈیرہ شکریہ ادا کوم، زمونہ ان شاء اللہ دا یقین دے چہ زمونہ د انصاف حکومت بہ د دی غریبانانو سرہ انصاف وکری ولپی چہ دوئی نن سبا چولے ہم نہ شی خرخولے، گیارہ سال سروس ئے کرے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل سچ ہے کہ یہ جو جواب آیا ہے جناب سپیکر، ہم قانون کیلئے نہیں بنے، قانون ہمارے لئے بنا ہے اور قوانین اس لئے بناتے ہیں کہ فائدہ ہو اس کا، عام آدمی کو فائدہ ہو اس کا، تو اگر کہیں کسی قانون سے نقصان پہنچ رہا ہو تو بیشک اس کو ہٹانا چاہیے، یہ اگر کوئی دس سال تک گیارہ سال تک پراجیکٹ میں نوکری کرے اور دس گیارہ سال بعد آپ اس کو نکال دیں، وہ کو ایفائیڈ لوگ بھی ہوتے ہیں، دس سال کا تجربہ بھی کافی زیادہ ہے کہ اگر دس سال کا تجربہ کار آدمی آپ نکالتے ہیں، کسی قانون، کسی شق کی وجہ سے اور پھر آپ نیا بندہ لیتے ہو تو میں سمجھتا ہوں، میں مؤور کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور یہ بالکل بھی ایسی شق ایسے قوانین تبدیل کرنے چاہئیں جس سے نقصان ہو بجائے فائدہ کے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم تجربہ کار لوگوں کو بھی Permanent نہیں کر سکتے اور ویسے بھی یہ نا انصافی ہے کہ اگر دس گیارہ سال ایک ڈیپارٹمنٹ میں بندہ رہے اور پھر آپ اس کو نکال دیں تو اس کو ایک نئی زندگی سٹارٹ کرنا پڑتی ہے، ایک نئے ڈیپارٹمنٹ، تو ویسے بھی فطرت اور انصاف کے خلاف ہے تو میں Agree کرتا ہوں، ان شاء اللہ اس کے اوپر بات کریں گے، جیسے ہو یہ Hurdles دور کریں گے تاکہ انصاف ہو۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. 'Question's Hour' is over

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1153 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں کلاس فور ملازمین بھرتی کئے ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی کئے گئے کلاس فور ملازمین کی تفصیل بمعہ میرٹ لسٹ اور اخباری اشتہارات فراہم کی جائے، نیز مذکورہ بھرتی متعلقہ قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہے کہ نہیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ریگولیشن ونگ کے نوٹیفکیشن نمبر SOR.VI(E&AD)1-3-2003/Vol-VI مورخہ 16-3-2004 جو کہ ذیل میں درج ہے، کے

مطابق محکمہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج (محکمہ روزگار) کے ذریعے مذکورہ درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے جو کہ اخباری اشتہار اور ٹیسٹ و انٹرویو سے مستثنیٰ ہے۔ (کوہاٹ ایریکیشن ڈویژن کوہاٹ) پچھلے پانچ سالوں میں بھرتی شدہ کلاس فور ملازمین کی تفصیل:

نمبر شمار	نام	ولدیت	آسامی	تاریخ تعیناتی	حلقہ	پتہ	کیفیت
1	عنایت شاہ	رسول شاہ	سوچیہ	12.12.09	PK-37	گاؤں کمال خیل تحصیل و ضلع کوہاٹ	
2	فیصل محمد	صالح شاہ	چوکیدار	12-12-09	PK-43	گاؤں زیب تحصیل و ضلع کوہاٹ	
3	سید خالد شاہ	شاہین خان	چوکیدار	12-12-09	PK-37	گاؤں کوٹ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ	
4	جیل خان	ملنگ خان	بیلدار	14-12-09	PK-37	پرشی تحصیل و ضلع کوہاٹ	
5	فضل حسین	فضل اکبر	بیلدار	14-12-09	PK-39	لال گڑھی شاہ پور کوہاٹ۔	
6	احمد شہزاد	حبیب اللہ	قلمی	30-5-09	PK-38	نمبر 3 کالج ٹاؤن کوہاٹ	
7	میر محمد	مسلم خان	چوکیدار	30-5-09	PK-38	محمد زئی تحصیل و ضلع کوہاٹ	
8	اول ناز	گل حنان	بیلدار	30-5-09	PK-41	گردی بانڈہ تحت نصرتی کرک	
9	رحمت اللہ	غازی	بیلدار	24.8.09	PK-41	واراندہ مسکان تحصیل نصرتی کرک	
10	صابر اللہ	گل باز	قلمی	1-10-10	PK-42	سرکئی پیالہ تحصیل و ضلع ہنگو	
11	سکندر زمان	شیر عالم خان	پاسپ فٹر	1-12-10	PK-38	انبار بانڈہ تحصیل و ضلع کوہاٹ	
12	سید اسد نور	کرمل حسین	چوکیدار	23-9-11	PK-38	استرزئی بالا ضلع کوہاٹ	
13	مسرت	قدم علی	سیکورٹی	7-3-11	PK-38	گاؤں استرزئی پایاں	

	تحصیل و ضلع کوہاٹ					حسین	
14	عامر مجید	مجید گل	ریگولیشن بیلدار	2-3-11	PK-38	گاؤں کاغازی تحصیل و ضلع کوہاٹ	
15	زعفران خان	سعد اللہ	سیکورٹی گارڈ	4-3-11	PK-38	گڑھی مواز خان تحصیل و ضلع کوہاٹ	
16	فضل سبحان	محمد شبیر	بیلدار	4-3-11	PK-38	گڑھی مواز خان تحصیل و ضلع کوہاٹ	
17	نجیب اللہ	اکبر خان	بیلدار	10-3-11	PK-37	گاؤں بابری بانڈہ تحصیل و ضلع کوہاٹ	
18	احمد عبداللہ	سید مکرم شاہ	چوکیدار	5-3-11	PK-37	گاؤں توغ بالا تحصیل و ضلع کوہاٹ	
19	اسرار الدین	فضل اکبر	چوکیدار	4-3-11	PK-37	گاؤں ڈھیری بانڈہ ڈاکٹرانہ خرماتو تحصیل و ضلع کوہاٹ	
20	محمد پیشان	محمد شفیق	بیلدار	4-3-11	PK37	گڑھی مواز خان مکان نمبر 379 محلہ شامیہ تحصیل و ضلع کوہاٹ۔	
21	نیم علی	فقیر زمان	سیکورٹی گارڈ	3-4-11	PK-38	ژواکی بانڈہ مکان نمبر 2 محمد زئی تحصیل و ضلع کوہاٹ	
22	سید صابر علی شاہ	سید انور علی شاہ	ریگولیشن بیلدار	4-3-11	PK-38	گاؤں کاغازی تحصیل و ضلع کوہاٹ	25 فیصد ریٹائرڈ سن کوٹہ
23	فرہاد گل	خوناب گل	چوکیدار	4-3-11	PK-40	گاؤں کلوڑی تحصیل بی، ڈی شاہ ضلع کرک	25 فیصد ریٹائرڈ سن کوٹہ
24	عبدالسبحان	فضل سبحان	بیلدار	6-7-11	PK-39	نورالہی کالونی تحصیل و ضلع کوہاٹ	Deceased son
25	شاہ محمد	زر بادشاہ	بیلدار	6-7-11	PK-38	کاغازی تحصیل و ضلع کوہاٹ	Deceased son

26	شاہد بلال	امیر شاہ	چوکیدار	1-12-11	PK-39	جرماں تحصیل و ضلع کوہاٹ
27	زراد خان	جمروز خان	ڈرائیور	4-3-11	PK-38	انبارہ بانڈہ تحصیل و ضلع کوہاٹ
28	محمد عدنان	عبداللہ نور	چوکیدار	9-12-11	PK-37	گاؤں کنڈر تحصیل و ضلع کوہاٹ
29	عرفان اللہ	عمران شاہ	بلیدار	25-2-11	PK-42	چمبہ گل تحصیل و ضلع ہنگو
30	جناب شاہ	محمد شاہ	ریگولیشن	30-9-11	PK-38	گاؤں کاغازی تحصیل و ضلع کوہاٹ
31	ظفر خان	تاج محمد	چوکیدار	14-3-12	PK-39	ہوتی بانڈہ درملک تحصیل لاپچی ضلع کوہاٹ
32	خالد نور	احمد نور	چوکیدار	14-3-12	PK-43	درسند تحصیل و ضلع ہنگو
33	اقبال خان	انور خان	چوکیدار	7-11-12	PK-39	گاؤں جرماں تحصیل و ضلع کوہاٹ
34	خالد نواز	ربنواز	قلی	11-12-12	PK-39	تانہ بانڈہ تحصیل و ضلع کوہاٹ
35	احسان اللہ	میرزا حکیم	گگ کم چوکیدار	18-4-13	PK-41	فتح شیر بانڈہ تحصیل تحت نصرتی ضلع کرک

1154 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے ضلع کوہاٹ میں مختلف نہروں کی پختگی کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی نہروں کو پختہ کیا گیا ہے، ان کی تفصیل بمعہ ٹینڈرز فراہم کی جائے، نیز فنڈز مہیا کرنے والے غیر ملکی اداروں کے نام بھی فراہم کئے جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں مالی سال 2008-09 کے علاوہ نہروں کی پختگی نہیں ہوئی ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔ ان کاموں کیلئے فنڈز وفاقی حکومت نے مہیا کیے تھیں۔

Detail of works executed during last five years
Financial year 2008-09

S.No	Name of work	Expdr.(M)
01	Lining of Alizai Khadizai civil channel tail reaches	1.504
02	Lining of Bahadar Kot civil channel (reach No.1)	1.933
03	Lining of Katha Jung civil channel (reach No.1)	2.007
04	Lining of Sher Kot civil channel	1.999
05	Lining of Katha Jung civil channel (Reach No.2)	2.096
06	Lining of Ludi Khel civil channel District Hangu	1.013

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میں یہ اناؤنس کر لیتا ہوں پھر اس کے بعد آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: اچھا سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان میں: محترمہ نسیم

حیات صاحبہ، جناب شکیل احمد صاحب، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، جناب محب اللہ خان صاحب، جناب فضل

حکیم صاحب، محترمہ انیسہ زینب صاحبہ، جناب اکرام اللہ خان صاحب، جناب ضیاء الرحمان صاحب، جناب

محمد علی ترکی صاحب اور جناب گل صاحب خان صاحب۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر منور خان صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر! میں ریکویسٹ کرونگا کہ یہ 240 کے تحت سر Rule relax کیا جائے 124 تاکہ میں ایک ریزولوشن پیش کروں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Ji, go ahead please۔ ایک منٹ، یہ ہاؤس کو Put کرتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر! یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے جس طرح سابقہ ادوار میں چیف منسٹر ڈائریکٹوز۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ پلیز۔

Is it the desire of the House that the rule may be suspended?

Members: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Okay ji, thank you.

قرارداد

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے جس طرح سابقہ ادوار میں چیف منسٹر ڈائریکٹوز، ڈسٹرکٹ فنڈز اور تعمیر سرحد فنڈز پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے ہوتے تھے، اس ضمن میں پراجیکٹ کمیٹیوں کے طریقہ کار کو بحال کیا جائے تاکہ فنڈز کا صحیح اور شفاف طریقے سے استعمال ہو اور عوامی مسائل فوری اور مؤثر طریقے سے حل ہو سکیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that resolution, moved by the hon'able Member, may be adopted-----

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سراج الحق صاحب کیا کہتے ہیں؟

سینیئر وزیر (خزانہ): درخواست یہ ہے کہ رولز میں اگر یہ کوئی Involve Financial matter ہے

تو ہونا یہ چاہیے کہ اس سے پہلے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں۔ ظاہر ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (خزانہ): نہیں یہ تو Financial matter، سر، آپ ہی فیصلہ کر لیں کہ اس میں تو

Financial matter ہی ہے یہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted.

(Applause)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): لیکن کم از کم آپ کا یہ Decision اس روز کے خلاف ہے کہ اس میں

Financial matter involve ہے، (شور) یہ اس کی بنیاد پر نہیں ہو سکتی

ہے۔ یہ بتائیں انہوں نے نہ وضاحت کی، نہ اس میں وہ ہے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: The resolution is passed by majority.

(Applause)

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد، ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے موقع دیا بولنے کا۔ آج میں آپ لوگوں

کے سامنے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہی ہوں، وہ بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے آئی ٹی کیڈر میں جو

ہمارے صوبے میں ملازمین ہیں، پندرہ سو لوگ ہیں جو پچیس اور بیس سال سے بارہ گریڈ پر ہیں اور ساری دنیا

میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، یہ کمپیوٹر آپریٹرز ہیں اور باقی تینوں صوبوں میں ان کو بی پی ایس سولہ دیا گیا ہے اور ان

کو بارہ گریڈ پر رکھا گیا ہے، بیس سال اور پچیس سال سے، ان کی کوالیفیکیشن بھی اور صوبوں کی طرح بی سی

ایس اور پلس بی اے ہے لیکن ان لوگوں کو بارہ گریڈ میں رکھا گیا ہے۔ یہ سارے لوگ جو ہیں، یہ ہائی کورٹ

چلے گئے اور ہائی کورٹ کا فیصلہ ہو گیا کہ ان کو سولہ گریڈ دیا جائے لیکن یہ حکومت نے اور وزیر خزانہ فیصلہ

ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں اور وہ سپریم کورٹ چلا گیا اور ان کمپیوٹر آپریٹرز کی سروس بیس سال پچیس سال ہے، پلیز مہربانی کر کے ان کو حق دیا جائے کیونکہ یہ حکومت جو ہے، آرٹی آئی کا محکمہ ان لوگوں نے بنایا کہ سب کچھ کمپیوٹرائزڈ ہو گا تو کمپیوٹر والوں کو یہ اپنا حق کیوں نہیں دے رہے ہیں اور یہ تو عوام کو اپنا حق دلانے کے حق میں ہیں۔ کمپیوٹر والے یہ جو لوگ آئے ہیں، پانچ دن بعد یہ سارے صوبے میں ہڑتال کریں گے، کمپیوٹر کا کوئی سسٹم نہیں چلے گا اور میں ان کے ساتھ ہونگی، اس ہاؤس میں یہ میں کہہ رہی ہوں، پوری دنیا میں اس بات کو ہم اچھا لیں گے کہ پی کے کے، یہ حکومت جو ہے کمپیوٹرائزڈ اور کمپیوٹر سسٹم لانے کیلئے، تو ان کو اپنا حق کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ آپ لوگ پلیز اس محکمے میں ان کی ہیلپ کریں اور آپ لوگ سب میرا اس میں ساتھ دیں تاکہ ان کو اپنا حق دیا جائے۔ بیس اور پچیس سال سے یہ لوگ جو ہیں بارہ بارہ گریڈ پر کام کر رہے ہیں تو میں آپ لوگوں سے پوچھتی ہوں، یہ کونسا حق ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب نے تقریر کی تھی کہ ہم ہر بندے کو اپنا حق دیں گے تو آپ لوگوں نے کس کو حق دیا؟ عورتوں کو اپنا حق دے دیا کہ نہیں؟ کمپیوٹر والوں کو حق دیا؟ آپ لوگ تو بہت ماڈرن اور چینیج لیکر آنا چاہتے تھے، یہ کونسا چینیج تھا آپ کا، کن لوگوں کو حق دیا؟ سیورٹی لائن بنا رہے ہیں، آپ لوگوں نے سیورٹی لائن پروٹ لیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ میڈم، میں یہ ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں، ممبران اسمبلی سے کہ ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں پلیز۔ (شور) شاہ حسین صاحب! یہ آپ نے رولز کی Violation کی ہے جو آپ Book لیکر گئے ہیں یہاں سے۔ جی محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ! آپ جاری رکھیں۔ یو منٹ، دا ثوبیہ شاہد Already دا سکشن۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، میں پلیز آپ سے، آپ لوگوں سے، ایسی حکومت سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ آپ لوگ کونسی ترقی کے اس میں جا رہے ہیں؟ پوری دنیا کمپیوٹرائزڈ ہے، پوری دنیا کمپیوٹر سے چل رہی ہے اور ہم کمپیوٹر کے ذریعے، Computerized in IT کے، اس کمپیوٹر آپریٹر سے ہماری ترقی ہوگی، آپ لوگوں کی بھاگ دوڑ سے نہیں ہوگی۔ اگر ہم پروموٹ ہونگے اور ہمارا صوبہ پروموٹ ہوگا تو کمپیوٹر آپریٹروں سے ہوگا لیکن آپ لوگ تو کسی کو بھی اپنا حق، آپ لوگوں نے عورتوں کو دیا ہے، اس حکومت نے عورتوں کو دیا ہے، کمپیوٹر آپریٹروں کو دیا ہے، تو آپ لوگ کس کو حق دے رہے ہیں، کس کے ساتھ آپ لوگ

انصاف کر رہے ہیں، یہ کونسا انصاف ہے آپ لوگوں کا؟ سر! میں سراج الحق صاحب سے اس کا جواب مانگتی ہوں پلیز، آپ سر مجھے Concentration دے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سراج الحق پلیز، (قطع کلامیاں) سراج الحق صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): محترمہ ثوبیہ خان صاحبہ نے کمپیوٹر آپریٹر کے حوالے سے جو موقف اختیار کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ کیا ہے، جناب سپیکر صاحب! اگر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ کیا ہے تو پھر اس کے مطابق عمل کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، نہ کوئی دورائے ہیں، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عدالتی فیصلے کا احترام کریں گے اور اس کے مطابق Exercise کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ (مداخلت) تاسو دا آنتہم ڊسکشن باندھی خبرہ کوئی جی؟ بہت بڑی لسٹ ہے یہاں پر میرے پاس، ادھر Prorogued بھی کرنا ہے آج ان شاء اللہ۔ جی مفتی جانان صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گلہ زاستال بمقام جوہر غنڈی درسمند میں جس میں میرے علم کے مطابق ضلعی ایجوکیشن کی ملی بھگت سے ایف ایچ اے کے اہلکاروں کو ماہانہ کرایہ پر دیا ہے جو کہ نہایت غیر ذمہ دارانہ عمل ہے۔ اس بات سے میں نے ڈی سی ہنگو کو 02-02-2014 کو مطلع کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اے ڈی او مردانہ اور زنانہ کو بھی بتایا اور فوری طور پر خالی کرانے کا حکم دیا۔ علاقے میں رونما ہونے والا ہائی سیکنڈری سکول دوآبہ اور طورہ وڑئی ہائی سکول میں دہشتگردی کے واقعات کے پیش نظر بتاریخ 14-02-2014 کو بھی خود اے ڈی او زنانہ کے دفتر میں جا کر اس کو دوبارہ بتا دیا مگر اس نے اس مسئلے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ لہذا صوبائی حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ اے ڈی او زنانہ اور دیگر ذمہ داران افراد کے خلاف اقدامات اٹھا کر ان افراد کو فوری طور پر برطرف کیا جائے تاکہ آنے والے لوگوں کو ایک سبب عبرت بن سکیں۔ دا جی زہ بحث نہ کوم ورباندھی خودا جی جوہر غونڈی کسبئی یو زنانہ ہا ستیل دے، دا دا ایجوکیشن محکمہ او د دہی مکان مالکانو، د

دغه ځائي مالڪانو دا په پندرہ هزار کرائي باندي ورکړے دے ، درې مياشتې ئے وشولې۔ دې نه مخکښې جی بم دوآبې سکول کښې خلاص شولو، طورې وړي سکول کښې شپږ بمونه په يوه شپه باندي خلاص شول۔ دغه کسانو ته زه دوه ځلې ورغلم خود دوي خپل ميل ملاپ دے ، د باجي نه د سکول، د هاسټل اوس، ايف ايچ اے والا ورسره ورسره دے نو زما به حکومت ته دا گزارش وي چې که د غسې څه سرکاري تعميرات خلق په کرايو باندي ورکوي نو دا ملک به څه کوي او دا ادارې به څه کوي؟ دا اي ډي او او چې دې سره کوم خلق ديکښې ملوث دي، دا د فوري طور باندي برطرف کړلې شي چې نورو خلقو د پاره دا د يو عبرت سبب جوړ شي۔

جناب ډپټي سپيکر: ټيک هے۔ مفتي صاحب! اس کو Properly جو هے تو نوٽس کر ليتے هیں حکومت کو، اس کي Reply لے ليتے هیں ان شاء اللہ۔
مفتي سيد جانان: پوهه نه شوم جی۔

جناب ډپټي سپيکر: ما وئيل چې دا تاسو چې کوم توجه دلاؤ نوٽس دے ، د دې Reply ضروري ده محکمې ته نو دا ان شاء اللہ دغه کوؤ، پراسيس کوؤ۔

مفتي سيد جانان: بنه جی ، صحيح شوله جی ، صحيح شوه۔
جناب ډپټي سپيکر: آئټم نمبر 5: "صوبے ميں سياسى تقرر يوں پر بحث"۔

جناب ارشد خان: جناب سپيکر صاحب!

جناب ډپټي سپيکر: جناب، ايځنډے سے هٽ کر جو هے، بات نهیں هوگی، ايځنډے پر۔

جناب ارشد خان: جناب سپيکر صاحب! زما يو کال اٽينشن نوٽس دے جی ، هغه مالہ اجازت را کړئ نو چې۔۔۔۔۔

جناب ډپټي سپيکر: نه جی ، نوٽس ضروري دے کنه جی ، کال اٽينشن۔۔۔۔۔

جناب ارشد خان: که تاسو جی مالہ لږ شان تائم را کړو نو۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, carry on.

جناب ارشد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے ان تمام اضلاع کو جو تمباکو پیدا کر رہے ہیں 2013-14 کیلئے تمباکو سیس ریلیز کر دیا ہے لیکن جناب سپیکر! ضلع چارسدہ کو اس فنڈ سے محروم کر دیا گیا ہے جو کہ ضلع چارسدہ کے عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ اگر اس کو اور لیٹ کر دیا گیا تو یہ فنڈ Lapse ہونے کا خطرہ ہے۔ جناب سپیکر! چارسدہ میں اس فنڈ سے جتنے ترقیاتی کام شروع کئے جاتے ہیں، ان پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے، لہذا تمباکو سیس ریلیز کو کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ صوبہ کبھی چھپے چھپے چند اضلاع داسی دی چھپے ہغہ تمباکو پیدا کوی، ہغی کبھی زمونیر ضلع چارسدہ ہم دہ خوزمونیر ضلع چارسدہ دی پارہ اوسہ پورہ فنڈ ریلیز شوے نہ دے۔ چونکہ دہری ضلعی دی پارہ خیل فنڈ ریلیز شو خوزمونیر ضلع چارسدہ دی پارہ چھپے دے د تمباکو سیس پیسے لاناہ دی ریلیز شوی نو مہربانی دوشی زمونیر ضلعی تہ ہم د دا فنڈ ریلیز شوی چھپے دہ دی باندہ زر کار چالوشی اودا رانہ Lapse نہ شوی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی۔ ٹھیک ہے جی۔ آئٹم نمبر 5: سید جعفر شاہ، پلیر۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالحق خان (معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ): جناب سپیکر صاحب! دا خلقو تہ کنفیوژن کبھی، یو پکبھی زما نوم دغہ راغلے وو، دوئی نہ وو ٹیلہ نو دا ہغہ کنفیوژن کبھی پتہ راغلے نہ دے نو مونیرہ تولو دا خاموشی اختیار کپہ دہ نو زما ہم خاموشی دہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب سمجھ نہیں آئی مجھے۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: نہ وایم جی۔ جناب سپیکر، دہی لڑ غونڈی کنفیوژن راغلے وو دہی دغہ کبھی، ہغہ Unanimous دغہ چھپے قرارداد پیش

کھے وو، ہیچا نہ دے وئیلی نوزما ہغہ کنفیوژن راغلی دے ہغہ مہی واپس کرو
مانہ دی وئیلی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔ Unanimous آپ یہی کہتے ہیں نا، Unanimously۔

(شور)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج الحق صاحب، سراج الحق صاحب۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): سراج صاحب خہ خیر دے خہ سراج صاحب،
زہ نئے ہم پہ جرگہ رالیولے یم، خہ خیر دے، خیر دے (تھپتھے) زہ نئے ہم پہ
جرگہ رالیولے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Unanimously شو نو۔ یہ تھوڑی سی کنفیوژن ہے، میں اس ریزولوشن کو دوبارہ
ہاؤس کیلئے Put کرتا ہوں، ٹھیک ہے جی؟ ریزولوشن آپ دوبارہ پڑھیں، منور خان صاحب۔ جی منور خان
صاحب، پلیز۔

قرارداد

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے جس طرح سابقہ
ادوار میں چیف منسٹر ڈائریکٹوز ڈسٹرکٹ فنڈز اور تعمیر سرحد فنڈز پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے ہوتے تھے
اس ضمن میں پراجیکٹ کمیٹیوں کے طریقہ کار کو بحال کیا جائے تاکہ فنڈز کا صحیح اور شفاف طریقے سے
استعمال ہو اور عوامی مسائل فوری اور مؤثر طریقے سے حل ہو سکیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority.

(Applause)

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید جعفر شاہ، پلیز۔ میرا خیال ہے پہلے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سر جی! ہغہ لہ ور کړئ، او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عصمت اللہ صاحب، تاسو پلیز تشریف کیر دئ جی، هغوی
Already ولاړ دی چې دوئ خبره وکړئ۔

رسمی کارروائی

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آج یہاں چند اہم باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق متاثرین تربیلہ ڈیم سے ہے اور متاثرین تربیلہ ڈیم کی قربانیوں کے نتیجے میں آج پورا ملک روشن ہے اور اس کے بدلے میں جو ہمارے ساتھ ایم ایم اے دور میں جو رائلٹی کا فیصلہ کیا گیا تھا، وہ تمام اضلاع میں برابری کی بنیاد پر جوان کاشیئر بنتا ہے، اس کو تقسیم کیا گیا لیکن چند دنوں سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ کے انتخاب کے اندر ایک تو بہت زیادہ مداخلت کی جا رہی ہے، دوسرا جو ہمارا ڈیوٹیلیمنٹل فنڈ ہے، یہ 'نان' ڈیوٹیلیمنٹل فنڈ نہیں ہے جو رائلٹی میں دیا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر، اس کو انہوں نے اٹھا کر ہمارے بلدیہ ایم سی کھلا بٹ کے جو اخراجات ہیں، اس میں ضم کرنا چاہتے ہیں، یہ سراسر نا انصافی ہے اور یہ ڈیوٹیلیمنٹل فنڈ ہے اور یہ متاثرین تربیلہ ڈیم کا حق ہے، یہ حق ان کو ملنا چاہیے لیکن جو ذاتیات کی بنیاد پر یا جو بھی کیا جا رہا ہے، اس پر جناب سپیکر! آپ کو ایکشن لینا چاہیے، یہ میں آپ کے نوٹس میں اس لئے لے کر آ رہا ہوں کہ یہ اس کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سارے مسائل ہیں جو کہ حلقہ انتخاب کے اندر مداخلت کی جا رہی ہے، میں حکومت کو الزام تو نہیں دینا چاہتا لیکن چند لوگوں کی اپنی ذاتی رائے ہوگی، ان کی رائے کو بنیاد بنا کر میرے ذاتی حلقہ انتخاب کے اندر مداخلت کی جا رہی ہے، سیاسی ملازمین کے تبادلے کئے جا رہے ہیں۔ اگر آپ ہری پور کاریکار ڈاٹھا کر دیکھیں تو ہری پور میں اس وقت جو تبادلوں کا جکڑ چلا ہوا ہے، سرکاری ملازمین کے ساتھ جو انہوں جو ظلم برپا کیا ہوا ہے

(تالیاں) تو میرے خیال میں پورے صوبے میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ تو جناب سپیکر، یہ ایک ہری پور ہے جس کو اتنا ٹارگٹ کر کے یہاں پر متاثرین، ان متاثرین تربیلہ ڈیم کو پہلے در بدر کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑا گیا اور آج متاثرین تربیلہ ڈیم کو رائلٹی کی مد میں جو فنڈ دیا جا رہا ہے، ان کو پہلے نہ زمینیں دی گئیں، نہ ان کو پلاٹس دیئے گئے لیکن اب ان کو جو فنڈ دیا جا رہا ہے ڈیولپمنٹل، اس کو بھی بلدیہ کھلاٹ کے جو اخراجات ہیں، اس میں ضم کر کے ان لوگوں کے ساتھ ایک اور ظلم کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ظلم ہم نہیں مانتے اور ان شاء اللہ متاثرین تربیلہ ڈیم کے اس حق کو، اسمبلی فلور پر آپ سے بات کر کے آپ کے نوٹس میں لا کر کہہ رہے ہیں (تالیاں) کہ یہ حق ان کو ملنا چاہیے، متاثرین تربیلہ ڈیم کو اور دوسرا جو مسئلہ ہمارے پاس اس حکومت میں ہوا ہے، وہ میں آپ کو گوش گزار ضرور کرنا چاہوں گا، وہ یہ ہے کہ یہ تربیلہ ڈیم کے ساتھ تو جو آپ لوگوں نے کر دیا، وہ تو ہو گیا لیکن اب جو ملازمین کا جو حق مارا جا رہا ہے، جو ملازم فوت ہو جاتا ہے، اس کے بیٹے کو پندرہ سکیل تک کوئی بھی پوسٹ خالی ہو، اس پر اس کو بھرتی کیا جاتا تھا لیکن اس گورنمنٹ نے آکر اس کو سکیل دس تک کر دیا ہے، تو اس کا بھی مہربانی کر کے وہ پرانا جو سسٹم ہے، اس کو بحال کیا جائے اور جو یہاں کے ایس ایس ٹی، ایس ای ٹی ٹیچرز ہیں، ان کو دوسرے صوبوں کے مطابق جو ہمارا پنجاب، بلوچستان، سندھ اور جو فیڈرل میں ہو رہا ہے، ان کے برابر کیا جائے، تمام حقوق دیئے جائیں جن حقوق کی بنیاد پر یہ تحریک انصاف کی حکومت وجود میں آئی ہے، (تالیاں) جس کی بنیاد پر لوگوں نے ان کو ووٹ دیا تھا، ان مسائل کی طرف حکومت کو آنا چاہیے نہ کہ ان مسائل کی طرف جائیں جو کہ ذاتیات کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، یہ ذاتیات نہیں ہونی چاہئیں، یہ ریکارڈ پر آئی ہے بات، اس سے پہلے بھی کہ عمران خان صاحب نے ہر جگہ جلسوں میں کہا تھا کہ ہم آپ لوگوں کے حقوق کیلئے بات کریں گے، آپ لوگوں کو حق و انصاف دیں گے، یہ کیسا انصاف ہے کہ جہاں پر کوئی سیاسی مخالف بن کر اپنے ذاتی مفاد کیلئے حکومتوں کو استعمال کر کے ملازمین کا استحصال کرے؟ (تالیاں) تو جناب سپیکر، یہ روایت ہم نہیں چلنے دینگے، اس کیلئے ہم ہر فورم پر آواز اٹھائیں گے اور آپ سے بھی گزارش کرتے ہیں، آپ اس ہاؤس کے سربراہ ہیں تو جناب سپیکر، اس پر آپ نوٹس لیں اور ان لوگوں کا حق ان کو دلائیں، جو لوگ صرف ملازم ہیں، ملازم کو کبھی نوکری سے تو نہیں نکالا جاسکتا، اس کو ٹرانسفر کر کے اپنے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے،

اس بات پر آپ کو نوٹس لینا چاہیے اور ان لوگوں کو حق دینا چاہیے اور جو متاثرین تربیلہ ڈیم کی رائلٹی کی جو میں نے بات کی ہے جناب سپیکر، اس پر آپ کو بھرپور ایکشن لینا چاہیے اور متاثرینوں کا پیسہ متاثرینوں پر خرچ ہونا چاہیے۔ نہ ان کو زمینیں ملیں، نہ ان کو پلاٹس ملے، انہوں نے ملک کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی، ان کے آباؤ اجداد کی قبریں ہزاروں فٹ گہرے پانی کی نذر ہوئیں لیکن ان کے مسائل حل کرنے کی بجائے ان کو مزید در بدر کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑا جا رہا ہے اور آج ان کے فنڈز کو وہاں پر 'نان' ڈیویلمپمنٹل کے ذریعے ایم سی کھلاٹ میں ضم کیا جا رہا ہے، یہ بات نہیں ہونی چاہیے۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں تمام ایوان کا بھی کہ ہمیشہ ہمیں اچھائی کی طرف دیکھنا چاہیے نہ کہ کسی ذاتیات میں آ کر اور برائی پر فیصلے نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمارے اس ایوان کا تقدس بحال ہونا چاہیے، (تالیاں)

اس ایوان کی جو روایات رہی ہیں، یہ ہمارے ملک کا واحد ایوان ہے جہاں پر تمام معاملات خوش اسلوبی سے اس سے پہلے طے ہوتے رہے ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے جناب سپیکر! کہ یہاں پر جو بگاڑ پیدا کیا جا رہا ہے، جو نا سنجھی میں، ناتجربہ کاری میں یا ذاتی اناپر، تو اس پر میرا خیال ہے آپ کو نوٹس لینا چاہیے۔ (تالیاں)

آپ کا بہت شکریہ، بہت شکریہ، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): شکریہ جناب سپیکر۔ میرے بھائی نے جو نکات اٹھائے ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ یہ Proper طریقے سے یہ ساری ڈیپارٹمنٹس کو بھیجتے تو ہم Concerned Department سے ڈیپارٹمنٹ لیتے لیکن سرسری انہوں نے دو تین نکات پیش کئے ہیں، ایک یہ کیا ہے کہ متاثرین تربیلہ کا فنڈ دوسرے علاقوں میں خرچ ہو رہا ہے، تو یہ تو پتہ چلتا ہے کہ اے ڈی پی میں Direct by name یہ سکیمیں کہاں ہیں؟ اور اس نے دوسرا یہ کہا ہے کہ ہمارے ہری پور کے پیسے کھلاٹ میں لگتے ہیں تو 'نان' ڈیویلمپمنٹل ہیں، وہ تنخواہوں میں ہیں، وہ پیٹرول میں ہیں، یہ نان ڈیویلمپمنٹل اخراجات کا ڈیویلمپمنٹل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، تو ایک ضلع کا 'نان' ڈیویلمپمنٹل فنڈ یہ میری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔ جہاں تک کلاس فور کے 25% کوٹے کے متعلق ہے، کلاس فور کے جتنے ملازمین ہیں، پہلے والدین کی جگہ ان کے بچوں کو ملازمین دی جاتی ہیں، ابھی یہ طریقہ جاری ہے لیکن یہ 25% کوٹہ ہے، 75% آزاد ہیں اور

25% گورنمنٹ Bound ہے کہ ہر چوتھا ملازم، یہ ایکس سروس مین کے بچوں کا کوٹہ ہوگا لیکن اس کو چاہیے کہ Proper طریقے سے، Proper طریقے سے یہ اسمبلی کے نوٹس میں لائیں تو اس کے بعد ان شاء اللہ ہم پوری تحقیقات کر کے اس کو صحیح جواب دے سکیں گے اور سرسری میرے ذہن میں جو باتیں آئی ہیں تو اس لئے میں نے یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر سکندر شیر پاؤ۔

جناب سکندر حیات خان: ڀيره مهرباني جناب سپيڪر۔ جناب سپيڪر! دا كوم گوهر نواز خان چي دا ايشو وچت ڪرو دا ڀيره اهمه ايشو ده ڇڪه چي د تربيلي خلقو ڀيره لويه قرباني ور ڪري ده او د هغوى د قرباني په نتيجه ڪبني زمونڙ ڪه نن دلته ڪبني دا رنڙاگانې دغه ڪيري، دا دلته ڪبني د بجلي ڇه لڙ ڀير دا دغه بنڪاري يا زمونڙ صوبه چي هغي ته دا نيٽ هائيڊل پرافٽ ڪبني پيسې ملاويڙي نو هغي ڪبني د تربيلي يو ڀير لوءِ Role دے۔ جناب سپيڪر! زه په دي باندي دغه يم، وزير صاحب خو هغه لحاظ سره زما خيال دے ايشو باندي پوهه نه وو ڇڪه هغه شان جواب ئے را نه ڪرو خو Collective responsibility وي د ڪينٽ او د ڪينٽ هر ممبر دلته ڪبني پڪار دے چي هغوى دي ته تيار وي چي هغوى د هغي جواب ور ڪري۔ بنيادي طور باندي جناب سپيڪر! گوهر نواز خان چي كومه خبره و ڪره، يو هغوى خبره و ڪره چي دا كوم نيٽ هائيڊل پرافٽ چي دے، په دي ڪبني دا فيصله شوې وه چي ڇه Portion چي دے چي كومې ضلع نه هغه نيٽ هائيڊل پرافٽ جنريٽ ڪيري، هغي ڪبني به د هغي ڇه Portion لگي او هغه As a developmental fund هغلته دغه ڪيري، هغه دوي اوس Convert ڪوي لگيا دي چي ڀيره دا د ڪهلابت د'نان' ڀيولپمنٽ د پاره د استعمال شي نو دا زياتے دے ڇڪه چي نورې صوبې ڪبني، نورو ڇايونو ڪبني چي دے، هغه هم هغه ضلع ڪبني ڀيولپمنٽ د پاره استعمال ڪيري، دا خبره هغوى دغه و ڪره۔ دويم هغه وخت سره د تربيلي خلقو سره يو معاهدو شوې وه چي په هغي ڪبني دا دغه شوي وو چي ڀيره كوم ڪسان دي ڪبني Employees son ڪوٽي ڪبني چي ريتائڙ ڪيري نو هغوى ته به د سڪيل ون نه واخله سڪيل پندرہ په مينڇ ڪبني به ورته ملاويڙي، دا يو سپيشل د هغي ايريا د پاره خبره شوې وه، دوي د هغي خبره ڪوي چي هغه سڪيل

چي دې د پندرہ نہ دس تہ راوستلې کيږي لگيا دے چي کومہ Past کښې چي معاہدہ شوې وه، د هغې Negation دے نو جناب سپيکر! په دې باندي پکار دے چي دوي د نوټس واخلې ځکه چي د هغه ځانې خلقو قرباني ورکړې ده، د هغه ځانې خلقو د قرباني مونږه قدر کوو، د هغې ځانې د خلقو چي دا کوم د هغوي د وجې نه نن دلته کښې دا رنږا گانې چي لگي، دا د هغوي د وجې نه لگي لگيا دے۔ جناب سپيکر، دا مسئلہ Seriously اخستل پکار دي۔

(تالیاں)

جناب ڈپټي سپيکر: جی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: شکریہ جناب سپيکر۔ زه د سکندر شيرپاؤ خان انتہائي مشکوريم چي دوي Technically زما دغه دې طرفته راوارولو۔ يقيناً We have provided 750 million rupees net hydel profit Provision شته په دغه کښې۔ څومره چي د تربيلي د خلقو سره د وعدې تعلق دے، Legal که چرې فرض کړه دوي سره TOR وي، Terms of reference وي، دوي سره معاہدہ شوې وي نو بالکل زه د حکومت د طرف نه وایم چي بالکل چي کومہ معاہدہ شوې ده، د هغې مطابق به دوي مونږه Deal کوو، انشاء اللہ د دوي سره به هيڅ قسم زياتے نه کيږي۔ (تالیاں) څومره پورې چي ما دا جنرل خبره کړې وه، د دې وجې نه مطلب دا دے چي۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپيکر: شکریہ جی۔ سید جعفر شاہ، پلیز آئٹم نمبر 5۔

جناب جعفر شاہ: ورومبے جی مولانا صاحب ته موقع ورکړئ۔

صوبے میں سیاسی تقریروں پر بحث

جناب ڈپټي سپيکر: مولانا عصمت اللہ، پلیز۔ آئٹم نمبر 5 په صرف ڈسکس کریں۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ، جناب سپيکر۔ فارسي میں ایک شاعر کہتا ہے جناب سپيکر کہ:

مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

وگردم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر صوبے میں سیاسی تقریروں پر بحث میں حصہ لینے کیلئے اجازت فرمائی۔ جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے میرٹ اور انصاف کے نام پر معرض وجود میں آنے والی حکومت کی ایک انتہائی دردناک داستان سنانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ پشتو میں کہتے ہیں کہ "زہ د پوزہ غو خوم او تہ رانہ پیزوان غواہی"، (تھتھے) "زہ د پوزہ غو خوم او تہ رانہ پیزوان غواہی"۔۔۔۔۔

ایک رکن: واہ۔

(تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: یہ میرے ساتھی سیاسی تقریروں یعنی کسی کو ملازمت پر سیاسی طور پر بغیر میرٹ اور غیر منصفانہ طور پر لگانے پر بحث کرتے ہیں لیکن یہاں پہ جناب سپیکر! ہمارے اس صوبے میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور ان کا مونو گرام انصاف اور میرٹ ہے، یہاں پہ ضلع سیاسی بنیاد پہ بنائے جاتے ہیں جو سیاسی تقریروں کی ماں ہے، ماں، اصل ہے، تو جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ میں یہ بات اس ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کوہستان میں ایک ضلع بنا ہے لیکن جناب! اس سے پہلے میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جب بلدیاتی الیکشن کا دور آیا، یہاں پر یہ وِلج کو نسلیں بن رہی تھیں تو اس پر ہم مطمئن رہے کیونکہ وہاں ڈی سی صاحبان ہر ایک وِلج کی ایک پرانی یونین کو نسل کے لوگوں کو بلا کر، سب کی رائے کو معلوم کر کے کہ کیا یہ لوگ کہیں جغرافیائی طور پر حدود تو Cross نہیں کر رہے ہیں، کہ یہ قوم کس طرح راضی ہے، یہاں کے عوام کہ کس طرح ان کی مرضی کے مطابق (نظام) بنایا گیا اور پھر اس کے اوپر ہر ایک کمشنر کو بھی اپیل کا موقع دیا گیا کہ کہیں وِلج کو نسل بننے میں کسی وِلج کو نسل کے لوگوں کے ساتھ زیادتی تو نہیں ہوئی ہے، کئی دنوں تک ہم نے دیکھا کہ کمشنر صاحب کے دروازے ان لوگوں کی ایلیں سننے اور ان کی سماعت کیلئے کھلے رہے، یہاں تک کہ جہاں بھی کمشنر صاحب نے کوئی بات میرٹ اور انصاف کے خلاف پائی تو وہاں فیصلے کئے میرٹ اور انصاف کی بنیاد پر، لیکن جناب والا! یہاں کوہستان میں ایک ضلع جیسے یونٹ بن رہا ہے، ضلع جیسے یونٹ اور میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ لوگوں کے حقوق کے حوالے سے، روزگار کے حوالے سے صوبے کے بعد اگر کوئی یونٹ ہے جو لوگوں کے حقوق کا تعین کرتا ہے، وہ ضلع ہے لیکن یہاں پر ضلع بناتے ہوئے لوگ ضلع میں دو سب ڈویژنوں کو شامل کیا گیا، ایک پٹن سب ڈویژن ہے اور ایک پالس

سب ڈویژن ہے لیکن جناب والا! انتہائی افسوسناک بات یہ ہے کہ پالس سب ڈویژن جو ایک لاکھ پینسٹھ ہزار آبادی پر مشتمل ہے، پانچ سو گاؤں پر مشتمل ہے، تیرہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے، رقبے کے حوالے سے بھی پٹن سے زیادہ ہے، ان کے نہ صوبائی اسمبلی کے ممبر سے پوچھا گیا، نہ ایک لاکھ پینسٹھ ہزار وہاں کے باشندوں میں سے کسی سے پوچھا گیا، یہاں تک کہ وہاں کے پی ٹی آئی کے ذمہ داروں سے بھی نہیں پوچھا گیا، راتوں رات ضلع بنائے گئے۔ جناب والا! کسی ایک بادشاہ نے، انور نام تھا، ایک شاعر، اس کو ایک گھوڑا دیا تھا، وہ گھوڑا اس سے مر گیا، اب وہ ڈر رہا تھا کہ اگر بادشاہ سلامت کے پاس جا کر یہ پیغام دے دوں تو وہ مجھے سزا دیگا تو اس نے ایک شعر بنایا، بڑا عجیب اپنے شاعرانہ انداز میں اور فرمایا:

شاہ اسپہ بانوری با بخشید
 ایں چونیند تیز بد کہ شباشب باعاقبت بارسید

بادشاہ سلامت نے انور شاعر کو ایک گھوڑا تحفے میں دیا تھا لیکن وہ اتنا دوڑنے میں تیز تھا، تیز تھا کہ راتوں رات وہ آخرت تک پہنچ گیا۔ (تالیاں) تو جناب والا! یہ میرٹ اور انصاف کی حکومت میں راتوں رات چھپ کر ضلع بنائے جا رہے ہیں، اکثریتی عوام کی مرضی کے خلاف بنائے جا رہے ہیں اور پھر ہیڈ کوارٹر بھی سیاسی طور پر، اپنی ایک سیاسی وابستگی کیلئے اس کو دیا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں اس کو غیر فطری اور غیر قانونی اس لئے کہتا ہوں کہ جناب والا! یہاں پر بھی آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! قانون کے حوالے سے یہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالحق خان (معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ پتہ نہیں کیا۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، یہ بہت ضروری ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ بعد میں، بعد میں دے دیں جی، مشیر صاحب ہیں، یہ جواب دے دیں، اپنا تفصیلی جواب دے دیں۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: جناب سپیکر، یہ معاملہ، کل انہوں نے کورٹ میں کیس دائر کیا ہے، یہ اس پر بحث نہیں کر سکتا، یہ آرٹیکل 114 اور سیکشن 11 کے تحت اس پر بحث نہیں کر سکتا۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ اس طرح ہے جناب والا! یہ بعد میں بتائیں جی، ان کو کھلی اجازت ہے لیکن اب میں جو بات پوری کرنا چاہتا ہوں۔ بحث ہے، بحث کے درمیان نہ آجائیں تاکہ میں اپنی بات کو پورا کروں جناب سپیکر۔ یہاں جناب سپیکر! اب بات یہ ہے، یہاں پر بات یہ ہے۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: جناب سپیکر! یہ Contempt of Court میں آتا ہے، یہ اس پر بحث نہیں کر سکتا۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہاں، یہاں پر جناب سپیکر! یہ ہے، جو بات میں کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے جو میرٹ کی Violation ہوئی ہے، انصاف کو پامال کیا گیا ہے، وہ یہ ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خیر ہے پھر بعد میں، بعد میں جواب دے دیں، بعد میں۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد عصمت اللہ: آئین کا آرٹیکل، آئین کا آرٹیکل 246 بتاتا ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب محمد عصمت اللہ: آئین کا آرٹیکل 246 بتاتا ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا عصمت اللہ خان۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ یہ صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقے سے حسب ذیل مراد ہے، یہ دفعہ 247، حصہ (ب)۔ اس میں کہتے ہیں، چترال، دیر، سوات جس میں کلام شامل ہے، کے اضلاع اور ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ ملاکنڈ کا مخصوص علاقہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، مولانا صاحب، میں گزارش کرتا ہوں، ایجنڈے پہ آئیں۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: ایجنڈے پہ آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے سے ہٹ کر۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: صرف، صرف ایجنڈے پہ آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: ضلع مانسہرہ سے ملحقہ قبائلی علاقہ اور امب کی سابق ریاست، تو جناب والا! یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو میرٹ اور انصاف کی Violation ہو گئی ہے، وہ اس طرح کہ ضلع کو ہستان جو ہے، ضلع کو ہستان کا قبائلی علاقہ، آئین میں یہ بات Quote ہے، تو اس میں ضلع کو ہستان ہے، تحصیل پالس اور تحصیل داسو اور قبائلی علاقہ جو ہے وہ ہے پٹن اور کنڈیاں کا تحصیل، تو جناب والا! جب 1977 میں ہزارہ ضلع ہزارہ ڈویژن بن رہا تھا تو اس وقت ہزارہ ڈویژن کو تین اضلاع میں تقسیم کیا گیا، ایک ایبٹ آباد، ایک مانسہرہ اور ایک ڈسٹرکٹ کو ہستان، تو یہ پٹن اور کنڈیاں کا علاقہ، یہ سوات سے، PATA کے علاقے سے کاٹ کر ضلع کو ہستان کے ساتھ ملا یا گیا۔ اب یہاں پر بات یہ ہے جی کہ یہ کو ہستان کا قبائلی علاقہ ہے تو یہ تحصیل داسو اور پالس، یہ آئینی علاقے ہیں، آئینی علاقے ہیں اور پٹن اور یہ کنڈیاں یہ غیر آئینی علاقے ہیں جناب والا، اس لئے کہ اس اسمبلی کا کوئی ایکٹ اور وفاقی پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ پٹن اور کنڈیاں پر لاگو نہیں ہو سکتا ہے۔ پالس اور یہ داسو جو ہے، یہ آئینی علاقے ہیں۔ اب یہاں پہ اس طرح کیا جا رہا ہے جی کہ مشرق اور مغرب کو ملا یا جا رہا ہے، کیا یہ انصاف ہے جناب سپیکر؟ یہاں پر کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندو کش کو ملا یا جا رہا ہے، کیا یہ انصاف ہے سپیکر صاحب؟ اور پھر یہ دریائے سندھ سے آکر تربیلہ ڈیم تک کوئی ایک گاؤں نہ آر سے پار شامل ہے اور نہ پار سے آر شامل ہے کیونکہ پالس اور داسو کی قومیت ایک ہے جناب سپیکر! زبان ایک ہے جناب سپیکر! اور اسی طرح ان کا کلچر ایک ہے اور یہ سابقہ ضلع ہزارے کا حصہ رہا ہے، آئینی علاقہ ہے اور جناب والا! پھر اب اس ضلع کو ہستان کا قبائلی علاقہ، یہ عنوان، یہ الفاظ جب تک آئین میں موجود ہوں تو یہ کو ہستان دو ضلعوں میں کیسے تقسیم ہو سکتا ہے؟ سپیکر صاحب! کیا یہ آئین کی Violation نہیں ہے؟ اسی طرح جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بات بتانا ہوں کہ جب بنوں سے لگی مروت علیحدہ ہو گیا، مروت علیحدہ ہو گیا تو یہاں پر ایک پیرا گراف سوئم (الف) کو بڑھا دیا گیا، ضلع کی مروت کا ملحقہ قبائلی علاقہ جات ہیں، پھر جب ڈیرہ اسماعیل خان سے ٹانک علیحدہ ہو گیا تو چہارم کے ساتھ چہارم (الف) کو بڑھا کر ضلع ٹانک سے ملحقہ قبائلی علاقہ، تو جناب والا! یہ پاکستان میں کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ آئینی علاقے کو غیر آئینی کا تابع بنایا

گیا ہو اور یہاں پر یہ لوئر ضلع بنا کر پٹن کو جو غیر آئینی علاقہ ہے، ہیڈ کوارٹر بنا کر آئینی علاقہ پالس کو اس کے ساتھ شامل کیا جا رہا ہے، تو یہ ایسا نوکھا واقعہ ہو گا جو پورے پاکستان میں نہیں ملتا اور پھر جناب والا! میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، پھر متضاد بات یہ ہے کہ پالس آبادی کے لحاظ سے زیادہ ہے اور ہم کہتے ہیں کہ Majority is authority، اس کی بھی Violation کی گئی۔ کیا یہ میرٹ اور انصاف ہے جناب سپیکر؟ اور پھر وہاں کے عوام سے، کسی سے بھی پوچھا تک نہیں جناب والا! کیا یہ انسان نہیں ہیں، انکے کوئی تحفظات اور حقوق نہیں ہونگے؟ اور یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں سپیکر صاحب! یہاں پر یہ 247 (الف)، یہاں پر وہ کہتے ہیں، یہ 247 جز 2 میں۔ صدر وقتاً فوقتاً کسی صوبے میں شامل علاقہ جات کو یا ان کے کسی حصے سے متعلق اس صوبے کے گورنر کو ایسی ہدایات دے سکے گا جو وہ ضروری خیال کریں اور گورنر اس آرٹیکل کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مذکورہ ہدایات کی تعمیل کرے گا۔ تو یہاں نہ صدر سے پوچھا جاتا ہے، غیر آئینی علاقہ اور نہ گورنر سے پوچھا جاتا ہے اور راتوں رات ضلع بنائے جاتے ہیں، صرف اور صرف ایک ذات کو خوش کرنے کیلئے، تو میرے یہ ممبران کیا توقع رکھیں گے کہ ان اضلاع میں جب ڈی سی بھرتی ہو گا تو کیا میری مرضی سے یا میرٹ پر بھرتی ہو گا؟ جب وہاں پر ایس پی بھرتی ہو گا، لگایا جائے گا تو میری مرضی یا پالس کے عوام کی مرضی سے لگایا جائے گا؟ جب ماں کو کسی اور کی مرضی پر بنایا گیا ہے تو بیٹے بھی تو ان کی مرضی پر آئیں گے ناجی۔ تو جناب سپیکر! لہذا میں آخر میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے جناب سپیکر! اور وہاں پالس کے لوگ اس پر انتہائی تشویش میں ہیں، یہ لوگ جناب عمران خان بڑے خان صاحب کے Main Secretariat کے پاس جا کر انہوں نے وہاں پر دھرنا دیا ہے جناب سپیکر! لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ انصاف ان لوگوں کو نہ ملا، ان لوگوں کو اس طرح ڈکٹیٹر شپ کی بنیاد پر دبانے کی کوشش کی تو پانی کو تو کہیں سے نکالنا ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ بجٹ کی تقریر کے دوران میں نے بتایا تھا کہ خدا کیلئے کوہستان کو وزیرستان یا بلوچستان مت بناؤ، جناب والا! کچھ امن و امان کے مسائل اس صوبے میں تو ہماری غلط خارجہ پالیسی کی وجہ سے ہیں لیکن کچھ اگر امن و امان کے مسائل ہمارے وزیر اور مشیر کے غلط مشوروں کی وجہ سے بنیں گے تو کیا پھر یہ وزیر اور مشیر بری الذمہ ہو سکیں گے جناب سپیکر؟ لہذا ان کیلئے میں درخواست کرتا

ہوں جناب سپیکر! کہ اس صوبے کی حالت پر رحم کیجئے، یہاں پر از خود حکومتی وزیر اور مشیر امن وامان کو خراب کیوں کر رہے ہیں؟ وزیر اعلیٰ کو ایسے ایسے غلط مشورے کیوں دیتے رہے ہیں؟ ان کو غلط فہمی میں کیوں رکھ رہے ہیں؟ عوام کو ایسے ناخبر رکھ کر اتنا اہم یونٹ کیوں بنایا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر! میرے اس پر تحفظات ہیں، وہ یہ کہ بھاشا ڈیم اپر کوہستان میں رہتا ہے، داسو ڈیم اپر کوہستان میں رہے گا اور یہ دونوں ڈیم آٹھ ہزار آٹھ سو میگا واٹ بجلی پیدا کریں گے تو کیا اس کی رائلٹی کا، جب میں لوہے میں شامل ہوں تو میں حقدار بن سکوں گا؟ (تالیاں) یہ میرا محترم مشیر صاحب جو یہاں پر تشریف فرما ہے، یہ تو ڈی سی اور ایس پی کا پڑوسی بن کر وہ بھینس یا گائے ہے، اس سے تو دودھ نکال کر پی لے گا لیکن میں کیا کروں گا؟ (تھپتھپے اور تالیاں) جناب سپیکر! خدا کیلئے، خدا کیلئے میں آپ سے التجاء کرتا ہوں، آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے حلف نامے میں انصاف بھی خصوصی طور پر ذکر ہے، میں آپ کی چیز سے انصاف مانگتا ہوں۔ کیا اس قسم کے حوالے سے امن وامان کے مسائل نہیں بنیں گے؟ کل کیلئے یہ لوگ جا کر، اب تو بنی گا لاسب کو معلوم ہے، وہاں جا کر یہ لوگ خان صاحب کے گھر کے سامنے دھرنا دیدیں اور لیٹ جائیں تو پھر آپ کو کیا کرنا پڑے گا؟ لہذا خدا کیلئے ایسے فیصلے نہ کئے جائیں جس سے اس صوبے کے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو اور یہاں از خود، جناب والا، کسی نے پوچھا کہ آپ تحریک انصاف کی حکومت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! کوشش کریں، آپ بہت ٹائم لیتے ہیں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: آخری بات، آخری بات، آخری بات، تو مولانا صاحب نے کہا کہ نہیں ہم ختم کرنا نہیں چاہتے ہیں، یہ خود ایسے فیصلے کرتے ہیں کہ ختم ہو جائے گی، خود ایسے فیصلے کرتے ہیں جو امن وامان کے مسائل بنیں گے، (تالیاں) خود ایسے فیصلے کرتے ہیں کہ جو میرٹ کو پامال کریں گے، خود ایسے فیصلے کرتے ہیں جو میرٹ کو یہاں سے رخصت کریں گے تو یہ کونسا، خدا کی قسم جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ عربی کا ایک مقولہ ہے، کہتے ہیں "رحم الله النباش الاؤل"، اللہ پہلے کفن چور پر رحم فرمائے، وہ مقولہ ہے، اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک آدمی تھا، وہ مردوں سے کفن چرایا کرتا تھا۔ بیٹا اٹھا، اس نے کفن بھی چرایا شروع کیا اور ساتھ مردوں کو ایزار سانی بھی شروع کی، ایزار سانی بھی شروع کی تو لوگوں نے کہا،

رحم الله النباش الاؤل"، اللہ تعالیٰ پہلے کفن کش پر اپنا رحم فرمائے۔ تو کیا تحریک انصاف کی حکومت اس لئے معرض وجود میں آئی ہے کہ پہلے لوگوں کے گناہ، گناہگاروں کو لوگ دعائیں دیں، ایسے فیصلے کریں کہ جو انصاف اور میرٹ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دفن کریں؟ یہ تو میں نے ابھی تک نہیں سنا تھا، پہلی حکومتوں میں کہیں کسی کا، ڈی سی کا تبادلہ اور تقرری، ای ڈی او محکمہ تعلیم کا تبادلہ اور تقرری، محکمہ صحت میں تبادلہ اور تقرری، یہ تو سیاسی بنیادوں پر ہوتے تھے لیکن ایک ممبر کو خوش رکھنے کیلئے، ڈی سی اور ایس پی ان کے پڑوسی بنانے کیلئے کہیں یہ ضلع بنایا ہے جناب سپیکر؟ تو لہذا اہل کیلئے ایسی بات نہ کریں، ایسے فیصلے نہ کریں، میری آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست ہے کہ کل ان کیلئے اگر لوگ، کیونکہ جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ شرک کی حکومت کو برداشت کیا جاسکتا ہے، کفر کی حکومت کو برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن ظلم کی حکومت کو برداشت نہیں کیا جاسکتا ہے جناب سپیکر! (تالیاں) لہذا جناب سپیکر، میں آپ کی چیئر سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ جناب، شکر یہ مولانا صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: آپ کی چیئر سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت کو ہدایت کریں اور اس صوبے میں ہونے والے اس ظلم کو بند کر دیں اور اس قسم کے غیر قانونی تبادلوں پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس سے پھر امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو گا تو اس کی تمام تر ذمہ داری صوبائی حکومت پر ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا عبدالحق صاحب، عبدالحق صاحب سوری، عبدالحق صاحب۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ مولانا صاحب نے ایک ایسی جذباتی تقریر کی کہ دیکھنے اور سننے والوں کا دل مطلب اس طرح لرز جاتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مولانا صاحب نے جتنی بھی باتیں کی ہیں، یہ تو اس نے عدالت کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے چھ تاریخ پہ عدالت عالیہ میں کیس جمع کیا ہے، انہوں نے کیس جمع کیا ہے، اب عدالت کے رحم و کرم پر بیٹھے ہیں۔ یہ آرٹیکل 114 اور سیکشن 11 سی آر پی سی کے تحت یہ اس فورم پر بات بھی نہیں کر سکتا ہے، اس نے اتنی لمبی تقریر کی۔ (تالیاں) میں جناب والا سے گزارش کرتا ہوں کہ اس نے جو تقریر کی اور جو PATA اور جو اس کا بیان دیا ہے، یہ عدالت فیصلہ کرے گی، یہ اسمبلی، آپ بھی نہیں کر سکتے اور میں بھی نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ انہوں نے پٹیشن کو جمع کیا، فائل کیا ہے۔ لہذا میری

گزارش ہے کہ میں اس کی خاطر رولنگ مانگتا ہوں اور پی ٹی آئی والوں نے جو بھی کام کیا ہے، وہ میرٹ پر کیا ہے، اپوائنٹمنٹ کیا ہے، وہ بھی میرٹ پر ہے، (اوہو، اوہو، اوہو کی آوازیں) اور پوسٹنگ ٹرانسفر جو ہے، وہ بھی میرٹ پر کام کیا ہے، یہ نہیں ہے کہ یہ ادھر سے، اسمبلی سے (شور) خیر رہنے دو، رہنے دو، میں سپیکر صاحب سے اتنی لمبی چوڑی بات کرنا نہیں چاہتا ہوں، میں صرف رولنگ چاہتا ہوں، عدالت میں کیس Sub judice ہے، یہ اس پر رولنگ دی جائے، یہ عدالت کا فیصلہ آنے تک، اس کے بعد فیصلہ کیا جاسکتا ہے، یہ اس فورم پر بحث بھی نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ، شکر یہ، شکر یہ جناب۔

معاون خصوصی برائے بین الصوبائی رابطہ: مہربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر بخت بیدار خان، پلیز۔ جی بخت بیدار خان صاحب۔

جناب بخت بیدار: یرہ مہربانی سپیکر صاحب، یرہ زیاتہ شکر یہ سپیکر صاحب! چچی تا ما تہ پہ دہی ایجنڈی پہ پنخم نمبر باندی د خبری اجازت راکرو۔ زہ ہغہ خبرہ نہ کوم، زہ بہ ان شاء اللہ پہ ایجنڈا باندی خبرہ کوم۔ جناب سپیکر صاحب، قومی وطن پارٹی یوتائم کبھی داسی وہ چچی تحریک انصاف سرہ پہ اتحاد کبھی پہ وجود کبھی راغلہ او د ہغوی د برکتہ آزاد ممبران ہم ہغلته لارل او اوس پہ ذمہ وارو کرسو ناست دی۔ چونکہ دا حکومت تول پہ Status quo ولا پرو او ولا پردے، قومی وطن پارٹی سرہ داسی وزیران صاحبان، خان تہ خونہ وایو خو وزیران وو چچی ہغوی پہ Status quo نہ شو کبھیناستی، لکہ زہ بہ خپل مثال واخلم، زما سرہ لیبر دیپارٹمنٹ وو او نن د لیبر بورڈ سپیکر تریان د تحریک انصاف چچی مونر ترپی راغلی یو، د بورڈ سپیکر تری یو وی خونن د خدائے پاک فضل دے دوہ ناست دی، داد دوی ہغہ معاملی دی۔ جناب سپیکر صاحب! چچی کومہ ورخ زہ دوی پہ کرپشن باندی وویستلی یم، ہغہ خبرہ، ہغہ خبرہ ما عدالت تہ وری دہ، ہغی باندی بحث نہ کوم او ہلته کبھی بہ خبرہ کوڑ، فضل الہی د راشی، ما سرہ د پیش شی، ثبوت د پیش کری۔ زہ صرف خبرہ دومرہ کوم چچی ما تہ دا پتہ لکیدہ چچی پہ دہی ملک کبھی دامن وامن حالات چچی خراب دی، پہ دہی ملک کبھی د بہروزگاری یو اہم جز دے۔ بیا ہر چا سرہ دگریانی پہ لاس کبھی

دی، پی ایچ ڈی ډگری ورسره شته، گولډ میډلسټ ورسره شته، ما چې د خپلې محکمې نه بریفنگ واخستو، زما ټول بجهت چې کوم دے نو هغه د مرکز د لیبر ډیپارټمنټ نه راځی او ما ته دا اندازه وشوه چې زما نه مخکښې د بورډ میتنگ شوه و و په 2001ء کښې چې په هغې کښې ډیر کښې، چترال کښې، شانگله کښې، بتخیله کښې، مردان کښې، تخت بهائی کښې او په مختلفو اضلاع کښې د ویلفیئر بورډ سکولونو بورډ مرکزی بورډ اجازت ورکړه و و او دغه شان ما چې تپوس وکړو د خپل ډیپارټمنټ نه چې ستاسو سره د سکولونو د ستاف څه پوزیشن دے؟ نو هغوی ما ته بلها ویکنسی و و بنائیلې نو ما ورته وئیل چې اخبار کښې اشتهار ورکړی قانونی طور او دا پراپر اشتهار کړی او د هغې سره خپل ممبران لارل، انټرویو وشوه پراپر او هغه میرت په بنیاد باندې خلق بهرتی شو، په هغې کښې زما زیات د تحریک انصاف د ورونرو په مختلفو اضلاع کښې هم په هغه ضلعو کښې کسان بهرتی شوی دی خو په هغې کښې د بدقسمتی یا د خوش قسمتی نه زما په ضلع کښې هم سکول و و، هغه سکول ما په Rented building کښې کهلاؤ کړو او دغه شان اراده مو وه چې په نورو ضلعو کښې به هم کهلاؤ شی خو چې کله زه راغله یم، په کومه ورځ زه راوتے یم، د هغه ورځې نه تنخواگانې بندې دی د هغه ستاف او نن زه خبر شوه یم چې صرف په نوبنار کښې چې د وزیراعلیٰ صاحب په علاقه کوم خلق بهرتی شوی و و، هغوی ته تنخواگانې دریمه څلورمه ورځ ده ملاؤ دی او نوره صوبه کښې چې کومې بهرتیانې شوې وې، د هغوی تنخواگانې بند دی ځکه چې دا د انصاف حکومت دے۔ جناب سپیکر صاحب، نن په دې صوبه کښې چې کوم حالات دی، د تعلیم کوم حالات دی، د امن و امان کوم حالات دی او د بیروزگاری کوم حالات دی او زموږ او د مرکز سره چې کوم یوبل سره Confrontation روان دے، د هغې کوم حالات دی، دیکښې به زه دا اووایم چې ما د ډیره حده پورې خپل ډیپارټمنټ کښې د اصلاحاتو کوشش کړه و و، په هغې باندې به نه کوم، په هغې باندې بحث ځکه نه کوم چې په هغې باندې یو مناسب ټائم به زه ستاسو نه واخلم، په هغې به خبره وکړو۔ زه صرف دا خبره کوم چې دا وئیلې کیږی چې دا د انصاف حکومت دے نوزه تپوس کوم، فضل الهی ورور زما ډیر زیات د حکومت

ڊيفنس ڪوٽي، سڀا بلهه ورڃ ڪيڊي شى د فارسٽ منسٽر شى، خدائے د ڪري،
 (تالیاں) د ده په محڪمه ڪبني بلها انٽرويو ز او بلها دغه چي ڪوم دے دري
 اسسٽنٽ فارسٽ افسران بهرتي شوى دى او دا به زه اسمبلي ته راورم، په
 فارسٽ ڪارپوريشن ڪبني بهرتي شوى دى او دې فورم ته ما يو سوال راورے وو
 چي د نو سڪيل، ستره گريڊ باندې د نو سڪيل څنگه سرے نو ڪر ڪيڊے شى؟ هغه
 خولا پريز دوه، اوس په تيمرگره ڪبني چي ڪوم ڊي ايف او دے، فارسٽ ڊي ايف
 او دے، هغه 18 سڪيل والا دے، هغه ئے د گياره سڪيل لگولے دے، زما په خيال
 باندې، فضل الهى خان! دا ستا ڊيپارٽمنٽ دے، دا ڊير ميرٽ دے۔ دغه شان جي
 زه به په معذرت سره سينيئر منسٽر صاحب نه دا درخواست و ڪرم چي په ثمر باغ
 ڪبني د ٽاؤن ڪميٽي دفتر دے او د پانچ سڪيل ڊسپيچ بابو چي ڪوم دے،
 اڪاؤنٽنٽ دے، دا به زه يو درخواست و ڪرم۔ بل زما تعلق د لوئر ڊير سره دے،
 زما سوال به هم ان شاء الله راشي په ڊي اسمبلي ڪبني چي په ڊير ڪبني د ميل او
 د فيميل ڊي اي او يونارينه دے ڇڪه چي زبانه ڊي اي او زمونڙ سره په ڊي صوبه
 ڪبني نشته او ما بار بار دا ريكويست ڪرے دے چي ميل او فيميل چي ڪوم دے،
 ڇڪه زما سره چي ڪوم ممبران صاحبان راغلي دى، هغه زما ورونڙه دى خو ڪم
 از ڪم مطلب دا دے چي په ڊير ڪبني د پردي او د نه پردي ڊير لوئي احساس دے،
 لويه خبره ده او بيا هغه ڊي اي او چي د فيميل ٽرانسفر په ڪومه بدنيتي په بنياد
 باندې ڪوٽي، نارينه خو پريز دوه او ما بار بار ذڪر ڊي خپلو ورونڙو ته په طريقه او
 په درخواست ڪرے دے چي دا خپل ڊي اي او مو پوهه ڪري۔ دغه شان يو ڊي ايچ
 او صاحب دے، زما د حلقې دے، زما سره ئے ڪور دے خود دوي مدنظر، مدنظر
 ورته وايئ تاسو ڪه د دوي من پسند ورته وايئ، نن ڪه زمونڙ د هسپتالونو حال د
 وڪتونو ما ڊي وزير صحت صاحب ته يولس ڇله درخواست ڪرے دے چي وزير
 صاحب! د خدائے د پاره لڙ ته راشه د ڊير ڊي هسپتالونو ته، ته سوات ته په منڊه
 منڊه ورڃي، بل ڄاڻي ته ڄي، ته خو هم زما، تههڪ ده د پيسنور نه ڪامياب شوى
 ئے خود شانگلي د غرونوئي، لڙ راشه د ڊير لوئر د هسپتالونو حال وگوره چي په
 هغې ڪبني لکه زه د چڪدرې ڊي ايچ ڪيو هسپتال ته هغه بله ورڃ ورغلي يم نو ما
 دا د حاضري رجسٽر چي ڪتله دے نو ديارلس ٽيڪنيڪل خلق، هغه څوڪ د چا په

کور کبني نوکران دی، ڊیوتی کوی، څوک په یو هسپتال کبني کوی، څوک په بل هسپتال کبني کوی، څوک په بل هسپتال کبني کوی، حالانکه چکدره، ته چي سوات ته ځي نو Immediate ستاسو په لار کبني چکدره راځي، زما عرض دا دے جی د کلاس فور خبره کیری، زما سره اته یونین کونسله دی او په هغی کبني د کلاس فور یو یو پوست راغله دے نو دوه پوستونه پکبني زمونږ د بلې حلقي نه دوی ما ته بهرتی کړی دی، ایم پی اے پکبني هډو منی نه، نوزه دا وایم نن دوی په دې کرسو ناست دی، شاید چي سبا دا اپوزیشن دغه طرف ته وی خود ایم پی اے یو خپل مقام دے، عزت دے، زه که په هغه کرسو ناست ووم، هم دلته کبني دې طرف ته چي زما کوم اپوزیشن ورونږو ما ته خبره کړې ده، ما داسې اوریدلې ده لکه د حکومتی پارټی په شان، لهدا زه دا وایم یو طرف ته د انصاف چغه وهلي کیری، بل طرف ته د اسلام چغه وهلي کیری، پکار ده چي مونږ په دې خپلو اندازو سوچ وکړو او که دلته جواب نه شو ورکولے، پاس خدائے له به جواب ورکوؤ۔ دا دور اوس هغه دور نه دے چي ما او تا یو بل سره سیاسی انتقامی کارروائی وکړو، دا دور اوس د میډیا دور دے، دا نن د الیکټرانک میډیا دور دے، نن ډیر تیز دور دے، لهدا زما درخواست دے دې خپلو ورونږو ته چي پازیتیبو سیاست په دې صوبه کبني شروع کړی چي دا وطن او دا صوبه لږ په مخکبني په ترقی لاره شی او مونږ تاسو سره یو۔ ولې مونږ به کومې کمزوریانې چي تاسو کوئ، مونږ به هغه تاسو ته په گوته کوؤ، هغه تاسو دې ته مه گورئ چي دا چرته مونږ ذاتی تنقید نشاندهی، اول ئے مونږ تاسو ته پټي پټي په غوږ کبني او وایو چي وروره! دا کار مه کوه، وروره! دا کار مه کوه، وروره! دا کار مه کوه چي تانه او نشی نوبیا مونږ ئے اسمبلئ ته راوړو۔ نن زه د شهرام خان ولې صفت کوم؟ د هغه په دې بنیاد صفت کوم چي هغه کبني شرافت دے،

(تالیان) هغه کبني عزت دے، پته ده ورته چي څنگه زه منتخب راغله یم داسې بل هم منتخب راغله دے، کار کیدل نه کیدل په خپل ځاني دی۔ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یه جی۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈی نہ ہت کر جی، ڊیر۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زہ ایجنڈی نہ علاوہ یو خبرہ کوم، دلته کبني یو خبرہ ده او زہ تاسو ته ریکویسٹ کوم۔ دا خبرہ ڊیره اهم خبرہ ده او د میڈیا ورونرو سره تعلق لری، کوم چي دلته کبني مونږ سره ناست دی۔ دا مونږ سره زمونږ میڈیا والا دی، په اے آر وائی باندې به شاید ټولو ملگرو، زمونږ فلم بار بار په دا میڈیا باندې بنکارو، جناب! ڊیره د افسوس خبره ده۔ یقینی خبره ده، بعضې کسان، بعضې ملگری په داسې حال کبني وی، داسې په هغې کبني ناست وی او دا میڈیا والا مونږ باندې کیمرې نیولې دی سر، او زمونږ یو یو حرکت نوت کوی، نوزه Kindly دې میڈیا والا تا داریکویسٹ کوم چي لږ د دې فورم، د دې اسمبلی هغه خیال ساتی۔ بعضې ملگری، بعضې دوستان تههیک ده په خپل داسې ټائم کبني لکه یو په هغه کبني ناست وی نو داسې مه کوی چي تا زما فلم د جوړ کړی وی او بیا په میڈیا باندې ټول پاکستان ته بنکاره کوی۔ دا زما ورته یو ریکویسٹ دے چي آئنده د پاره د لږ کم از کم د دې اجلاس او د دغه خیال وساتی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زما خو هم خواهش دا وو، مولانا صاحب چي وو، مولانا عصمت الله صاحب، د هغه شاید چي ډیر زیات تحفظات وو، زما دا خیال وو، ما وئیل زما ټائم به هم تاسو هغوی له ورکړی وی خو بهر حال سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چي په ټوله صوبه کبني په تیرو اتو میاشتو کبني یا په نهه میاشتو کبني چي تر څومره حده پورې د اقرباء پروری او د میرټ خلاف ورزی په بنیاد باندې چي اپوائنمنټس شوی دی او حقیقت هم دا دے چي کوم ملگری د کومې ضلعې نه پاخی نو تههیک تههیک Calculated او Authentic figure پکبني وی، نو دا بیا ډیره زیاته د افسوس خبره شی۔ سراج الحق صاحب هم د فنانس منسټر دے، که مونږ وگورو په تیرو نهه میاشتو کبني تقریباً تقریباً په هر ډیپارټمنټ کبني دا په کوم شکل باندې، په کومه طریقه باندې چي اپوائنمنټس روان دی یا ترانسفرز روان دی او دا ډیره

زیاتہ د خفگان خبرہ دہ او سپیکر صاحب! ہر نوے حکومت چہ راشی، ظاہرہ خبرہ دہ د ہغوی خیلہ ایجنڈہ وی او بیا ظاہرہ خبرہ دہ ہغوی پہ الیکشن کبھی خیلہ وعدہ کرے وی او بیا ہغی تہ عملی جامہ ہم اغوستول وی او زہ بذات خود پہ دہ خبرہ دیر زیات خوشحالہ ووم، ما وئیل چہ د سیاسی خلقو خو ظاہرہ خبرہ دہ دیرے کمزورے وی، دیرے مجبورے وی او د ہغی وجہ د ہغوی شاتہ چہ کوم سپورٹرز دی یا ووٹرز دی، ہغہ خلق وی خکہ چہ ہغوی نہ میرت تہ گوری، ہغوی نہ انصاف تہ گوری خود دہ تہ گوری چہ ما لہ نوکری را کرہ او ما ترانسفر کرہ او چہ نوی حکومت کومے وعدہ و کرے یا کومے دعوی و کرے نو ما وئیل یرہ شاید چہ نوے حکومت چہ دے، دوئے یو داسی Political will سرہ، دا چہ کوم د شانہ پہ سیاسی عوامی نمائندگانو باندہ کوم پریشردے، ما وئیل چہ شاید دوئے دا Defuse کرے او خبرہ کہ خرابہ وہ چہ لڑ بنہ والی طرف تہ راشی۔ سپیکر صاحب، ماتہ ہغہ بلہ ورخ پتہ ولگیدہ چہ پہ دہ استیبلشمنٹ د پیار تمنٹ کبھی، دلته پہ سیکرٹریٹ کبھی چوبیس کسان نوکران شوی دی، چوبیس کسان۔ دا ڈرائیوران وو او دا کلاس فور وو او دا د دوہ کسانو پہ وینا باندہ یا د ہغوی پہ مرضی باندہ دا چہ دی، دا اپوائنٹ شوی دی۔ دا یو مشر چہ دے دا د نوبنار دے او دا بل مشر چہ دے، ہغہ د صوابی دے، بنہ خبرہ دہ، روزگار ورکول دیرہ زیاتہ بنہ خبرہ دہ او پکار دا دہ، فضل الہی لہ ئے پکبھی پوست نہ دے ورکے، ہغہ وائی چہ زما احتجاج پکبھی ہم ریکارڈ کرہ سپیکر صاحب! ہغہ درسرہ ہم ریکارڈ کوم۔ (تالیں اور تہقے) سپیکر صاحب! دا زما دہ سرہ اختلاف نشتہ، کلاس فور دے، ظاہرہ خبرہ دہ چہ د ہغہ د و میسائل، د ہغہ عمر یا ترخہ حدہ پورے د ہغہ کوالیفیکیشن، خود اختلاف زما دہ خبرے سرہ دے چہ دا خبرہ Repeatedly کیبری چہ دا مونر میرت کوؤ، دا مونر انصاف کوؤ، دا مونر ترانسپیرنسی کوؤ، دا بالکل یکسر د ہغی خلاف خبرہ دہ او دا مشر خبرہ و کرہ، بخت بیدار خان چہ روزانہ بنیاد باندہ، بیا عجیبہ خبرہ دا دہ چہ پہ تیرو وختونو کبھی خومرہ نوکری شوی دی پکار دا دہ چہ ہغی لہ انکوائری کمیٹیز جوڑے شی، ہغہ خیزونہ Scrutinize شی، ہغہ انکوائری د ہغی وشی، یوتھیک تہاک طریقہ کار دے د ہغی، ہغسی نشتہ، بس Simple directives وشی، وائی

چي بس دا کسان Fake دی، د دوی د Removal from the services وشی۔

سپیکر صاحب! که زه درته د بونیر خبره وکرم، که زه درته د دې پینځویشته وارو ضلعو که د کومو ضلعو خبره هم کوم او ان شاء الله په دې باندې به Specifically سوالونه به د دې ټولو ممبرانو راځی او هغه ریکارډ چې دے، هغه به په دې اسمبلی کښې پخپله په ډاگه کپړی چې یو طرف ته دا خبره کپړی چې دا د Individual که دا ایم پی اے دے یا دا منسټر دے یا دا پارلیمانی سیکرټری دے یا دا ایډوائزر دے یا دا اسسټنټ دے، د هغه Discretion نه دے او بل طرف ته هم هغسې کپړی چې د هغه خلقو په وینا باند د دوه لویه اقرباء پروری کپړی۔

سوال دا دے سپیکر صاحب! چې زه که په ایجوکیشن کښې خبره وکرم یا که زه په هیلتھ کښې خبره وکرم، دا څومره ایم پی ایز چې دی، زه دا گنرم چې دا د خپلو مسائلو وکالت کوی، وکالت، دا وکیلان دی او دا بیا د خپلو وسائلو محافظ دی، پکار خودا ده چې که دا کار د یو طرف نه کپړی او په بل طرف په ټول باندې عدم اعتماد کپړی، دا ډیره لویه جانبداری ده، دا ډیر لوڼې انتقام دے، دا د جمهوریت د اصولو منافی ده او دا د دې صوبې د روایاتو او د اخلاقیاتو هم خلاف ورزی ده، نه ده پکار۔ سپیکر صاحب! زه خواهش کولے شم او زه تجویز ورکولے شم او بیا زه توقع کولې شم د حکومت نه، اول خو زما یقین دا دے په 67 کسانو کښې ماته لگی دا چې خفه کپړئ به نه، چې ټوټل زما یقین دا دے چې تیره چوده ملگری چې دی، هغه ناست دی او سراج الحق صاحب وائی چې دا یو یو د سلو برابر دے، مونږ ته خو سراج الحق صاحب په زرو برابر دے، سراج الحق صاحب په سلو نه، (تالیان) خودا هغه سراج الحق صاحب چې هغه به انصاف کوی، هغه به عمر فاروق، د هغه د خلافت تسلسل چې دے هغه به عملی کوی نو بیا به زه دلته اعلان کوم چې ماته سراج الحق صاحب په سلو نه دوی به ماته په زرو باندې منظور وی (تالیان) ان شاء الله که خیر وی سپیکر صاحب! زموږ به حکومت ته دا خواست وی، حقیقت هم دا دے چې دا د دې حکومت ابتداء ده، دا ورومبې 'ترم' دے او د دې سره د دوی هم اتفاق دے او زما ورسره هم اتفاق دے چې دابجټ چې دوی کوم پیش کړے دے بیا مونږ ټولو پاس کړے دے، دابجټ تیار بجټ وو او بیا په هغه بجټ کښې هم مونږ

دومره تجویزونه ورکړی وو چې سپیکر صاحب! که ستاسو خیال وی چې مونږ څه وخت کښې بجهت پاس کولو نو په هغې د پاسه ئه لیکلی وو چې دا Proposed دے ، Proposed اومونږ ډیر په ایماندارئ باندې تجویزونه هم ورکړل، سراج الحق صاحب مونږ له بڼې خوږې خوږې گولئ هم را کړې، زمونږ هم دا خیال وو، مونږ وئیل چې یره دا سکیمونه چې دی، دا به پکښې سراج الحق صاحب ایډیشن کوی، تاسو یقین وکړئ چې هغه کاپی د Passing stage راغله، هغه Proposed Sticker چې وو، هغه ترینه لرې شو، هم هغه کاپی وه چې هغه بیا ټولو، اوس به هم ټولو سره زما یقین دا دے چې پرته وی، هغه کاپی زمونږ د ټولو سره پرته ده۔ زمونږ دا گزارش دے چې دا صوبه چې ده، دا د ډیرو سختو حالاتو نه تیریری، اوس هم خدائے شته چې زه ټی بریک له لارم نو ما ته میسج راغے چې په هنگو کښې، ما وئیلې لا ټی وی ته نه یم ناست شوه، د بارودو نه ډک گاډے چې وو هغه سیکورټی فورسز نیولے دے، ما ته دا خبره 'کنفرم' نه ده خو که دا 'کنفرم' وی نو زه هغه فورسز هم Appreciate کوم، زه ئے ستاننه کوم، زه ورته شا باش وایم چې په روزانه بنیاد باندې په دې پینځویشته واړو ضلعو کښې د امن و امان صورت حال چې کوم دے، هغه بیا د حکومت د طرف نه د دې روپې گنجائش په هغې کښې ما ته نه بنکاریری چې دا کومه روپه چې حکومت خپله کړې ده او سپیکر صاحب! زه د ایجنډې نه اخوا نه ځم خودا نن دا روان اجلاس چې دے، دا مونږ اپوزیشن ریکوزیشن کړے وو، اته پوائنټس مونږ ورکړی وو، ستا سو ډیره زیاته مهربانی، ډیره زیاته شکریه تاسو ډیر کهلاؤ وخت مونږ ټولو له را کړو، مونږ خپل تحفظات چې دی، هغه بیان کړل خو سپیکر صاحب! دا دومره لوئې اجلاس چې وشو، دا دومره لوئې ډسکشن چې وشو، دا دومره لوئې اخراجات چې راغلل، زه به غواړم هم دا، زما اندازه دا ده چې مونږ ته تاسو ایجنډا نه ده را کړې نو زما یقین دا دے چې ستاسو خواهش دا دے چې نن وائډاپ کوئ، نن دلته منسټر فنانس ناست دے، داسې په زکواة باندې مونږه خبره کړې ده، داسې په لوکل گورنمنټ فنډ باندې مونږه خبره کړې ده، داسې په سالانه ترقیاتی فنډ باندې مونږه خبره کړې ده، دا که مونږ په ایجوکیشن باندې خبره کړې ده یا دا که مونږه په اپوائنټمنټس باندې خبره کړې ده، د بجلئ په لوډ شیدنگ باندې مونږ

خبره کړې ده، زما به غوښتنه د سراج الحق صاحب نه دا وی چې هغه نن سپیچ وائډاپ کوی، پکار دا ده چې دوی اپوزیشن ته یو تهپیک تهاک ایشورنس داسې ورکړی، مونږ هرگز تاسو ته دا خبره نه کوو چې هغه د حکومت چې کوم ملگری دی او یا دا د اپوزیشن ملگری دی، دا د اپوزیشن ملگری تاسو داسې Treat کړئ Hundred percent څنگه چې تاسو هغه Treat کوئ، په هغې مونږه پوهیږو خو داسې د دیوال سره لگول چې دی سپیکر صاحب! دا د دې صوبې په مفاد کښې بالکل نه ده او زه دهمکې هم نه ورکوم او زه تنبییه هم نه کوم خو دا ضرور وایم چې دا دومره اخراجات مونږ د حکومت وکړل او دا دومره محنت زمونږ دې ټولو ممبرانو وکړو او د دې حاصل خدائے مه کړه خدائے مه کړه د حکومت د طرف نه رانغی نوزه بیا حکومت ته د ریکویسټ کوم چې دا اجلاس د ډیر سنجیده واخلی او زما طمع ده ان شاء الله چې دا اجلاس چې دے، دا به دوی سنجیده اخلی خو زه بیا دا خبره کوم چې که خدائے مه کړه خدائے مه کړه حکومت د تیرو نهه میاشتو په شان د غیر سنجیدگي مظاهره کوی نو بیا به دا اپوزیشن په دې خبره مجبوره وی چې مونږ به یا خو لگو په دې بهر لان کښې به خپل اجلاس منعقد کوو او یا مونږ سره بله لار دا ده چې عدالت ته به خو، زما به حکومت ته گزارش دا وی، (تالیان) زما به حکومت ته گزارش دا وی چې دا ډیر مهذبه فورم دے، پکار دا ده چې نوبت چې دے هغه ځانې ته لار نشی او ډیر په خوش اسلوبی سره او ډیر په فراخ دلئ سره، گوره دا سراج الحق صاحب ئے چې کوی، دوی ئے کولے شی، تاسو وایئ سپیکر صاحب! هغه څنگه؟ سراج الحق صاحب په دې صوبه کښې ټول ایکس فنانس منسټرز چې وو، د هغوی اجلاس ئے رااوغوښتو او د هغوی نه ئے تجاویز واخستل او د هغوی سره ئے مشاورت وکړو، زه ئے Appreciate کوم، سراج الحق صاحب نن د فنانس ډیپارټمنټ زیر سایه، څومره پارلیماني لیډرز چې وو، دا دوی راغونډ کړل او Financial matters چې څومره وو، دا که نټ هائیډل پرافټ وو، دا که د آئل اینډ گیس مسئلې وې، دا که د تمباکو مسئلې وې، دا که لوکل زمونږ د ریونیو جنریشن وو یا زمونږ Expenditures دی یا مونږ څومره Subsidized rate باندې یا سبسډی ورکوو د بجه نه، دا ټول ایشوز چې وو، په هغې باندې نن ډیر

Thorough briefing و شو، ڊير Threadbare discussion په هغې باندې و شو، تنجاويز هم راغلل، زما به د سراج الحق نه دا غوښتنه وي، خدائے شته چې مونږ له دا مزه نه راكوي چې روزانه بنياد باندې مونږ دلته په داسې Tone كښې، په داسې لهجه كښې، په داسې الفاظو كښې حكومت ته مخاطب يو كوم چې مونږ سره هم نه بنائى خو بد قسمتى دا ده، مجبوري دا ده چې دا 53 اركان چې دى، دا د دې صوبې نيمه ده، دا د نيمې نه سيوا دى سپيكر صاحب! اوس----

ايك ركن: 54-

جناب سردار حسين: او 54، نه الله به ئے ډير كړى ان شاء الله كه خير وي۔ سپيكر صاحب! كه چرې دا نيمه صوبه بيا د حكومت د روپې د طرف نه ديوال سره لگي نو بيا به هم دغه طريقه چې ده، هغه به خپليزى او بيا د پوائنټ په حواله باندې به دا وايم چې سپيكر صاحب! حكومت پكار دا دى چې په دې باندې بالكل نظرثانى و كړي، په دې حلقو كښې مداخلت چې په كوم شكل باندې روان دے، زه دا گنډم چې دا د دې ټولو ممبرانو استحقاق چې دے، دا ډير د ممبرانو د طرف نه مجروحه كيږي، كه مونږ سول سرونټس نه دا گيله و كړو، په بعضې وخت كښې زمونږ استحقاق چې دے هغه مجروحه شى، زه دا گنډم چې هغه هم نه ده پكار خو بيا كه دې 'اليكټډ' خلقو د طرف نه، د اليكټډ خلقو استحقاق چې دے چې هغه مجروحه كيږي سپيكر صاحب! زما يقين دا دے چې دا ډيره زياته نامناسب خبره ده او ستاسو ډيره مهربانى چې ما له مو تائم را كړو۔

جناب ډيپټي سپيكر: شكر يه جى۔ محترمہ عظمى خان، پليز۔

محترمہ عظمى خان: شكر يه، مسٽر سپيكر۔ جناب سپيكر، پوليو كى مهم كه بارے ميں آج ايجنڊے په بحث تھي، ميں نے سپيكر سے اسي بارے ميں ٹائم ليا ہے۔

جناب ډيپټي سپيكر: ټھيك هے جى، ټھيك هے بوليس۔ ميڊم! ميرے خيال ميں بهي هے كه آپ پوليو په بات كرنا چاهتي هين، ياپا نچواں آئيم۔

محترمہ عظمى خان: سر، ميں، ايڪ ٽو پوليو كه حوالے سے ايڪ فيميل كى ايڪ كمپلينٽ آئي هے، وه آپ كه سامنے ركهنا چاهتي هون۔

جناب ڈیٹی سپیکر: چلو کوشش کریں کہ جلدی آپ وائٹڈ اپ کریں۔

محترمہ عظمیٰ خان: وائٹڈ اپ کرنا چاہتی ہوں، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جب پولیو کی مہم سٹارٹ کی جا رہی تھی تو آل ٹیچرز کو آرڈینیشن کونسل کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی تھی، چیف سیکرٹری اور کنسرنڈ، ایڈمنسٹریشن کی، جس میں Decide کیا گیا تھا کہ پشاور میں آٹھ سرکلز ہیں ایجوکیشن کے، جس میں چار کو پولیو مہم سے Exclude کیا گیا اور باقی چار میں پولیو مہم چلانے کیلئے انہوں نے کہا کہ فیملیل جو ٹیچرز ہونگی، پرائمری ٹیچرز، صرف یہ مہم چلائیں گی اور جو فیملیل Willingly جائیں گی تو وہ ٹھیک ہے Otherwise ان کو Force نہیں کیا جائے گا جناب سپیکر! لیکن آج جب میں دیکھتی ہوں اور وہ میرے پاس آئیں اور یہی کمپلینٹ کر رہی تھیں کہ ان کی جو ڈی ای او ز ہیں، وہ ان کو ہراساں کر رہی ہیں کہ اگر آپ نہیں گئیں پولیو مہم پر تو ہم آپ کو Terminate بھی کر سکتے ہیں، آپ کے خلاف کارروائیاں بھی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، ٹیچنگ ایک واحد شعبہ ہے ہمارے صوبے میں Specially کہ جہاں پہ کوئی بھی اپنی بیٹی کو جانے سے نہیں روکتا کیونکہ یہ چار دیواری کے اندر کا ایک پیشہ ہے اور انتہائی معزز پیشہ ہے، آپ ان کو پکڑ کر پولیو مہم کیلئے گھروں میں پھرا رہے ہیں تو اگر کوئی نہیں جانا چاہتا تو آپ ان کو کیسے Force کر سکتے ہیں جناب سپیکر؟ پولیو کی مد میں آپ کے پاس اربوں روپے کا فنڈ ہے، آپ کہتے ہیں کہ کنسلٹنٹس آپ کے پاس بہت ہیں، کوئی اور پلان بنائیں جناب سپیکر، بیروزگاری صوبے میں بہت زیادہ ہے، کسی اور کو Hire کریں، ان کے Through یہ مہم چلائیں لیکن آپ ان کو Force نہ کریں کہ وہ چار دیواری سے نکل کر گھر گھر میں پھریں۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! اگر یہ صحت کے انصاف کی مہم چل رہی ہے جناب سپیکر تو پھر یہ صحت کے محکمے کو ہی Run کرنی چاہیے، آپ اس میں ایجوکیشن کو کیوں Involve کر رہے ہیں؟ Already آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ تعلیمی ایمر جنسی نافذ کر رہے ہیں اور آپ اتنی تعداد میں ٹیچرز کو سکولوں سے نکال کر سڑکوں پر پھرا رہے ہیں جناب سپیکر، کم از کم اس کیلئے اگر آپ کے پاس کنسلٹنٹ، آپ خود Accept کر رہے ہیں کہ آپ کے پاس کنسلٹنٹس بہت زیادہ ہیں اور ایک لمبی لسٹ ہے، ان سے کہیں، کوئی دوسرا پلان

بنائیں، اس فنڈ کو Utilize کریں، Volunteers لیں، کسی اور کو Hire کریں جناب سپیکر، میں یہ چاہوں گی، اگر منسٹر مجھے ایثورنس دیں کہ وہ یہ Direction ان کو ضرور دیں ڈی ای او کو کہ وہ Force نہ کریں کسی فیملی کو، اگر Willingly وہ جانا چاہتی ہے، ٹھیک ہے لیکن ان کے خلاف اس طرح کارروائی کے آرڈرز جاری نہ کئے جائیں۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے، چونکہ آج یہ اجلاس تقریباً Prorogue ہونے والا ہے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اپوزیشن کی ریکوزیشن پہ یہ اجلاس طلب کیا گیا تھا اور جس طرح آپ نے اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران کو موقع دیا، اپنی اپنی تجاویز اور اپنے تحفظات سے آگاہ کرنے کیلئے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب! اپوزیشن نے اس اجلاس کیلئے چند پوائنٹس رکھے تھے، اس میں امن وامان کے مسئلے پہ تو حکومت نے بریفنگ دی اور ہمارے پارلیمانی لیڈران کو اور دوسرا جو ہمارا اہم پوائنٹ تھا، وہ فنڈز کی غیر منصفانہ تقسیم جو صوبائی اے ڈی پی سے یا ڈسٹرکٹ لوکل گورنمنٹ کے فنڈ سے، تو حکومت کی طرف سے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں آیا بلکہ ہماری باتوں کو مذاق سمجھ کر ٹالنے کی کوشش کی گئی اور زکوٰۃ کے چیئرمینوں کے جو اپنے ضلعوں کے تحفظات تھے، جب ہم نے آگاہ کیا تو منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی ہمیں ٹال مٹول میں دیا اور کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا اور اس طریقے سے یہ جتنے ہمارے پوائنٹس تھے جی، ان کے اوپر حکومت نے کوئی سیریس ایکشن نہیں لیا اور بڑے افسوس کی بات ہے جناب سپیکر صاحب! جو ابھی بابک صاحب بات کر رہے تھے تو اجلاس سے پہلے اپوزیشن کی تمام پارٹیوں نے متفقہ اجلاس سے پہلے اجلاس بلایا تھا جس میں اپوزیشن لیڈر صاحب بھی موجود تھے اور ہم تمام ممبران نے چونکہ ہمیں اپنے اپنے حلقوں سے لوگوں نے منتخب کر کے مسائل حل کرنے کیلئے یہاں پہنچا ہے تو ہم نے یہ متفقہ فیصلہ کر لیا تھا کہ آج حکومت کی طرف سے جو نا انصافی اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ ہوئی ہے، جس طرح ایک کروڑاگر کسی اپوزیشن کے ممبر کو روڈ کیلئے ملے ہیں تو تین کروڑ روپے حکومت کے ممبر کو ملے ہیں اور اسی طریقے سے سات کروڑا نہیں دیئے ہیں اور تین کروڑ روپے ہمیں دیئے گئے ہیں اور سیکیموں میں بھی ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے اور اس دن شاہ فرمان صاحب کا میں

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک کروڑ روپے کا ہمیں لالچ دے کر اپوزیشن کو اس طرح ٹر خایا ہے، ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے جناب سپیکر صاحب! اب تو ٹیوب ویل، ٹیوب ویل کی اگر آپ کھدائی کریں تو ایک کروڑ روپیہ اس کے اوپر لگتا ہے اور واٹر سپلائی سکیم مکمل کرنے کیلئے چار اور پانچ کروڑ روپے لگتے ہیں جبکہ صوبے کی اے ڈی پی میں سو واٹر سپلائی سکیمز ہیں اور اسی طریقے سے Rehabilitation کی سو سکیمز ہیں اور سینی ٹیشن کی سو سکیمز ہیں تو جس وقت تک ہمیں ہمارا حصہ بحیثیت ممبر پورا نہ دیا گیا تو یقیناً یہ ہم انتہائی اقدام کے اوپر مجبور ہوں گے اور آج اپوزیشن لیڈر صاحب نے ہم سب کی بات سننے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی ہوئی ہے، وہ انصاف کے تقاضے پوری کریں گے اور اگر انہوں نے انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے تو پھر مجبوراً ایسا نہ ہو کہ صوبے کی پوری کی پوری اے ڈی پی Stay ہو جائے یا کوئی ایسی چیز ہو جو ہم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب! میں ایجنڈے کے اوپر آتا ہوں کہ جو آج کے آئٹم نمبر 5 صوبے میں سیاسی تقرریوں پر بحث تو میں ایک ہی بات کروں گا، سب دوستوں نے اپنی اپنی بات کر لی ہے، جناب سپیکر صاحب! اس صوبے کے اندر ایک ایسے شخص کو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا ڈپٹی سیکرٹری لگایا گیا ہے جو نادر میں کنٹریکٹ کے اوپر بھرتی ہوا تھا اور اٹھارہویں سکیل میں تھا، اس کو اس صوبے کے اندر ڈپٹی سیکرٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لگایا گیا ہے جبکہ جو آفیسر یا جو ملازم کنٹریکٹ کے اوپر بھرتی ہوتا ہے تو وہ اسی جگہ جس پوسٹ کے کیلئے بھرتی کیا جاتا ہے، اسے دوسری جگہ پہ نہیں لگایا جاسکتا، قانونی طور پر اسے نہیں لگایا جاسکتا اور یہی وجہ ہے جناب سپیکر صاحب! اگر حکومت اس کے اوپر نوٹس نہیں لے گی، آج میں صوبے کے اندر کھڑا ہوں، صوبے کے سارے ادارے تباہ ہو چکے ہیں سراج الحق صاحب! اسی لئے آپ کنسلٹنٹس بلا رہے ہیں، آپ کو اپنے اداروں کے اوپر اعتماد نہیں ہے، سی اینڈ ڈبلیو کے اوپر اعتماد نہیں ہے، بلکہ ہیلتھ کے اوپر اعتماد نہیں ہے اور صحت میں ابھی بات ہوگی، ہیلتھ میں پی پی ایچ آئی کو لایا گیا ہے۔ تو جناب! یہ جب ہم سیاست کو اپنے اداروں سے ختم نہیں کریں گے، سیاسی تقرریاں ہم کرتے رہیں گے تو کس طرح یہ ادارے مضبوط ہوں گے سر؟ تو براہ مہربانی قانون اور آئین کے مطابق تقرریاں کی جائیں اور جو اس سے پہلے ہو گیا ہے، اگر یہ حکومت بھی اس کو دہرائے گی تو پھر چیئنج اور چیئنج اور چیئنج یہ باتیں کرنا میرے خیال کے مطابق یہ چیئنج ان کے ساتھ ایک مذاق بن جائے گا۔ اس لئے یہ غیر

قانونی تقرریاں جو ہم آپ کے نوٹس میں لارہے ہیں اور آپ ہماری باتوں کے اوپر نہ توجہ دیتے ہیں جناب سپیکر صاحب، جتنے دن اجلاس رہا ہے، حکومت کی حاضری آپ دیکھیں، منسٹر صاحبان کی حاضری کو آپ دیکھیں اور بالکل یہ ہماری باتوں کو مذاق سمجھتے ہیں جبکہ یہ اجلاس جو ہم نے بلایا ہے، کسی ذاتی مفاد کیلئے ہم نے نہیں بلوایا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت کے نوٹس میں لائیں، جہاں جہاں یہ غلطیاں ہیں، آپ نے ایک وعدہ کیا تھا، اس الیکشن میں آپ نے وعدہ کیا تھا تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس وعدے کے اوپر، ہم آپ کے سامنے جو خامیاں لائیں، آپ اپنے اس وعدے کے مطابق ان خامیوں کو دور کریں تاکہ آپ کی اچھی حکومت ہو۔ جناب سپیکر صاحب، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے، جو بھی اپوزیشن کا ممبر اٹھتا ہے، ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے بھی کہا، لیڈر آف اپوزیشن نے بھی کہا کہ ہم حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے اور حکومت کو موقع فراہم کریں گے، حکومت ہماری اس بات کو کمزوری سمجھتی ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن ہمارے ساتھ تعاون کر رہی ہے، یہ ہمارے کسی معاملے میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے، ہم جو چاہیں کریں، تو براہ مہربانی آپ اس غلط فہمی کو دور کریں اور سراج الحق صاحب، چونکہ بار بار ہم سب سراج الحق صاحب کا نام اسلئے لیتے ہیں کہ ذمہ دار اور پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور اس حکومت کے بھی ذمہ دار آدمی ہیں، سارے وزراء صاحبان ذمہ دار ہیں، تو جناب عالی! آپ ہماری ان تجویزوں کے اوپر غور کریں اور پھر یہ نا انصافی کو ختم کریں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے اس دن بھی بات کی تھی اسمبلی کے اندر اور یقیناً پچھلے پانچ سال بھی میں نے اپوزیشن میں گزارے ہیں، عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور فنڈز کے حوالے سے کم از کم اتنی زیادتی ہمارے ساتھ نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہو رہی ہے اور نظر اس طرح آ رہا ہے کہ یہ حکومت کوئی سال کیلئے یا نو مہینوں کیلئے، نو مہینے تو ہونے والے ہیں، سال کیلئے تقریباً پروگرام لے کر آئی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ آپ پانچ سال پورے کریں اور اس طرح پورے کریں، اس پورے ہاؤس کو ساتھ چلائیں، یہ آپ کی ذمہ داری ہے ورنہ اگر ہم میں انتقام آیا تو پھر نقصان ہو جائے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں اور یہ 53 ممبران اسمبلی ہیں، ان کی حق تلفی نہ کی جائے۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محمود احمد خان بیٹنی صاحب! پلیز کوشش کریں جی کہ ٹائم ذرا مختصر کریں کیونکہ ایک ہی پارٹی سے دو دو تین تین لوگوں نے سپیچز کر لی ہیں اور بعض پارٹیاں، ابھی پیپلز پارٹی کی طرف سے ہماری میڈم بیٹھی ہوئی ہیں، اس نے بھی دو چار باتیں کرنی ہیں۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ دے نورو تولو ملگرو خبری و کپری، مونر خالی دوہ درے خبری درتہ کوؤ، ڊیری خبری نہ کوؤ سپیکر صاحب، ان شاء اللہ ڊیر تائم به نہ اخلو۔ سپیکر صاحب! زما په حلقه کبني، زه وزیر صحت صاحب ته وایم، شوکت صاحب د توجه وکری چې زه خالی خو خبری شوکت صاحب ته وکرم۔ دے یو ملگری او وئیل چې دلته ټول ډی پی تی آئی کوم حکومت دے، دا په انصاف باندې دے، زه خالی د هغوی د خبرو دغه دوئی ته انصاف په دے فلور باندې وربنکاره کوم۔ زما په حلقه کبني ډی ایچ او ټانک په میرٹ، دا د دوئی میرٹ دے، ستور کیپر دے چه سکیل دے، هغه ئے اپوائنٹمنٹ کرو، هغه آرڈر ئے وکرو بغیر اشتہار، بغیر انٹرویو او پکبني لیکلی دی، د آرڈر کاپی زه تاسو ته دربنکاره کولے شم، په هغه آرڈر کاپی کبني لیکلی دی Offer of appointment او پکبني لیکلی دی On the direction / recommendation of MNA, NA-25, Tank دا آرڈر کاپی کبني لیکلی دی، آیا زه دا منسٹر صاحب نه دا پتہ کوم چې دا انصاف دے او دا په دغی انصاف باندې تاسو مونر سره داسی رویه کوئی او زه یو ایم پی اے یم، بل ایم پی اے ما سره نشته، ډیڈک چیئرمین هم یم، ما د منسٹر صاحب په نوټس کبني دا خبره راوستله چې منسٹر صاحب! دا مسئلہ ده، ډی ایچ او ما ته وائی چې میں نے منسٹر سے پوچھا ہے۔ کیا پوچھا ہے میں نے کہا؟ کہتا ہے کہ آپ آرڈر کر دیں بغیر اشتہار، بغیر اخبار کے جو کچھ بھی کریں، آپ کریں۔ سپیکر صاحب، مونر د منسٹر صاحب نه دا خواست کوؤ آن دی فلور آف دی هاؤس دوئی د آرڈر کینسل کری او د دغه ډی ایچ او خلاف د انکوائری کیبندی، که نه وی دا آرڈر کاپی زه تا ته درلیرم، که دا تا ته انصاف بنکاری او د هغوی ملگری ته وایم چې داسی مخامخ ناست دے چې پی تی آئی حکومت انصاف کوی، که دا انصاف دے خو دا میڈیا حضرات د ټول دا آرڈر وگوری۔ دویمه خبره ڊیر په معذرت سره او ڊیر ادب سره، عنایت اللہ صاحب زمونر منسٹر دے د

بلديات، هغه زما په ڪميٽي ڪنبي پوسٽونه وو، دوه هيلپران، دوه ڊرائيورن،
 اشتهار ولگيدو، د دوي امير دے سجاد، ٽول اشتهار ئے خان سره ڪينودلو،
 اشتهار مشتهار ئے چا ته نه وو ڪرے چي ٽيسٽ دے او انٽرويو ده او دري
 آرڊرونه ئے پري وڪرل، دوه ڊرائيورن او يو هيلپر او زما يو هيلپر لگيدلے دے،
 هغه د عنایت صاحب پي اے دے، مصطفىٰ، هغه ٽيليفون ورتھ وڪرو چي دا
 آرڊرونه ڪوه گوري اے سي آر د خرابوم، اخر مونڙ چا ته لار شو، چا ته فرياد
 وڪرو؟ سپيڪر صاحب! د دي نه بعد اول ما دا خبره ڪري وه چي په دسترڪٽ
 ڪونسل ڪنبي دا مسئله شوې ده، سجاد تلے دے سي ايم او ته ئے دهمڪي
 ورڪري ده چي ستا خلاف به زه انڪوائري ڪيردم، تا به زه ترانسفر ڪرم، اخر دا
 ڪوم انصاف دے، مونڙ چا ته فرياد وڪرو، چا ته لار شو؟ دغسي د پبلڪ هيلٿه
 ايڪسيشن خپل هغه شان ڊرائيورئ پوسٽ باندي آرڊر وڪرو، نه پښتنه، نه ايڙنه
 آرڊر ئے وڪرو چي دا زما سالادے۔ (تھڙي) اوس دا خنگه رنگ
 دے، ڇوڪ سالادے، ڇوڪ ڇه شے دي، ڇوڪ ڇه شے دي؟ مونڙ په دي نه
 پوهيرو سپيڪر صاحب! چي مونڙ چا ته فرياد وڪرو، چا ته ورشو؟ زه يو شعر سراج
 الحق صاحب ته وايم وائي چي:

ڪله چي وخت د خنديدو وو هلته تا نه خندل
 اوس په تير ساعت باندي خاندي دغه زه نه منم
 (نعره هائے تحسين اور تالیاں)

او داسي مضبوط ٿيڙ به درته او وائي چي تا سره به بي انصافي نه ڪيري
 او هلته درزرا ڪري۔ (تھڙي) اخر مونڙ چا ته فرياد وڪرو سپيڪر
 صاحب! چا ته لار شو؟ دا ته مهرباني وڪره چي ڪوم دا انتقامي ڪارروائي مونڙ
 سره روانه ده او ڪوم ظلم روان دے، دا زه تاسو ته په دي فلور باندي وايم چي ان
 شاء الله داسي وخت به راشي چي دا تاسو ڪوم ظلم شروع ڪرے دے، مونڙ به د
 دي جواب تاسو ته په صلہ ڪنبي درڪوؤ (تالیاں) او دا وخت لري نه دے۔ زه
 وزير صحت صاحب ته دا ريكويست ڪوم چي دا آرڊر ڪاپي زه به دوي ته وليبرم،

دوئ د آن دی فلور آف دی هاؤس وگوری، که دوئ ته جائز بئنکاری، بالکل د دوئ اووائی دا جائز دے، که دا نا جائز وی نو دا د کینسل کری۔ ډیره مهربانی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔ زه تاسو ته ٲائم درکوم، پلیز۔ مسٲر شوکت یوسفزئی، پلیز۔ (شور) تاسو ایجنډې نه بیا بل طرف ته روان شئ جی، زه دا وایم۔۔۔۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، شکریه۔ زما دې خور چې خبره وکړه، ٲولو نه وړومبے د پولیو حوالې سره دوئ خبره کړې وه، اوس لاره، عظمیٰ خان چې کومه خبره وکړه چې د ٲیچرز Harassment شروع دے، زه دا یقین دهانی ورکوم جناب سپیکر! چې د پولیو Campaign حوالې سره دا بالکل زه یقین دهانی ورکوم چې کله د ٲیچرانو هغه خبره راغله، بعضې ٲیچرانو کښې دا خوف وو چې یره که مونږ د پولیو په دغه کښې اووځو نو دا اٲیک کپری نو هغوی چې کله ماته ٲته ولگیده نو ما ورته اووٲل چې یره بالکل تاسو به ٲیچر نه مجبوره کوئ، چې تاسو به ٲیچر نه مجبوره کوئ که هغوی دې Campaign کښې حصه نه اخستل غواړی نو مونږ په هغوی بانډې زور نه کوؤ ځکه چې دا یو Voluntarily Program دے او هغې کښې مونږ، په هغه چرته کښې داسې څه کیس وی، عظمیٰ خان زه بالکل دغه کوم ورته چې ماته د اوښائی کوم ځائې کښې چې چا Harassment کړے وی، کوم ای ډی او دغه کړے وی، زه بالکل هغې ته تیار یم چې زه به د هغه کیس ته گورم ځکه چې هم زمونږ د طرف نه، د گورنمنٲ طرف نه داسې هیڅ قسم دغه نشته۔ زما دې ورور چې کوم د ٲانک خبره وکړه، دا ما سره دے، د ائے بیا واپس واخستله Anyhow دا گوره سفارش لیکل چې دی، زه چې دلته ناست یم نو تقریباً هر ایم پی اے راځی، زه ورته لیکم According the rules یا دا ورته خامخا، یا As per merit یا رولز، دې نه علاوه ما بل څه نه دی لیکلی۔ که دوئ ته مې هم لیکلی وی نو هم داسې به مې لیکلی وی، که هغه ایم این اے دے، که ایم پی اے دے خو دا یو خبره زه بالکل کلیئر کوم چې دې بانډې زه ٲولو نه زیات تنقید نشانه هم جوړیږم پخپلې پارٲی

کبھی چہی زہ د میرٹ Violation ہیخ صورت نہ منم خکہ تاسو دا کوم ایشو را اوچتہ کرہی دہ، زہ بالکل تیاریم، ہر قسمہ انکوائری تہ تیاریم۔ کہ تاسو وائی زہ بہ ئے دلته راغبنتے شم، کہ تاسو وائی چہی کمیٹی جو روئی، زہ ہغہی تہ ہم تیاریم خکہ چہ د میرٹ Violation ما خپل د حلقہی یو کس اوسہ پورہی د ٹیلیفون آپریتر نہ دے بھرتی کرے، ما اوسہ پورہی د کمپیوٹر آپریتر یونہ دے بھرتی کرے، زہ دا چیلنج ورکوم او پہ تہلہ صوبہ کبھی دا چیلنج ورکوم، کہ چا کرے وی، ماتہ ئے کیس را وری، بالکل زہ دہی تہ تیاریم خکہ چہ د میرٹ Violation کہ مونہ وکرو نوبیا بہ دا ډیر زیاتے وی جناب سپیکر، زہ بالکل دہی تہ تیاریم، دہی کیس تہ، سپیشل دہی کیس تہ، زہ دا یقین دہانی ورکوم کہ ما بانڈی اعتبار کوئی زہ بہ د خپل ډیپارٹمنٹ کمیٹی جوہہ کریم، کہ پہ ما اعتبار نہ کوئی دہی ایوان کمیٹی جوہہ کرہی خودا تاسو تہ زہ یقین درکوم، کہ دا د میرٹ Violation شوہی وی جناب سپیکر! نوان شاء اللہ تعالیٰ دا ډی ایچ او بہ زما تر وزارت پورہی بنہ عہدہ وانخلی ان شاء اللہ، (تالیاں) دا زہ تاسو تہ وایم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر فریڈرک عظیم صاحب۔

جناب فریڈرک عظیم: شکر یہ سپیکر صاحب، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، میں نے ستمبر میں پانچ
 پرسنٹ کوٹہ ملازمتوں میں اور پروفیشنل کالج میں، اس کی قرارداد موؤ کی تھی۔ بار بار میں نے اس کو
 Renew کیا لیکن اس کو ٹیبل پر نہیں لایا گیا۔ اب میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت کے لاء
 منسٹر، جناب اسرار اللہ گنڈاپور (شہید) خداوند انکوا چھی جگہ دے، انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی تھی کہ
 آپ اس پر Stress نہ کریں کہ ہم اس کو کریں گے۔ میں نے انہیں Supporting documents بھی
 دیے، اب دیکھیں، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور مرکز میں پانچ پرسنٹ کوٹہ ہے تو کیا کے پی کے پاکستان سے
 باہر ہے کہ یہاں پر Violation کی جارہی ہے؟ ابھی آزیبل چیف منسٹر صاحب نے تین پرسنٹ کوٹہ کیا
 ہے لیکن جب دوسرے پرائونسز میں پانچ ہے یا تو یہاں پر کیوں تین کیا گیا ہے اور اس پر بھی عملدرآمد نہیں
 ہو رہا، تین پرسنٹ تو نوٹیفیکیشن ہو گیا لیکن اس پر عمل درآمد جو ہے نہیں ہو رہا، تو میری آپ سے یہ گزارش
 ہے کہ اس کو پانچ پرسنٹ کیا جائے۔ ابھی حال ہی میں پشاور ہائی کورٹ نے ایک ڈائریکشن بھجوائی سیکرٹری

اسٹیبلشمنٹ کو کہ پرو فیشنل کالج، خصوصی (طور پر) میڈیکل کالجز میں اس کوٹے کو چھ پر سنٹ کیا جائے لیکن اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بھی ابھی اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا۔ اب جب حکومت ہائی کورٹ کا آرڈر نہیں مانتی، ہائی کورٹ کا حکم نہیں مانتی تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ برائے مہربانی انہیں یہ انسٹرکشنز دیں کہ وہ اسے پانچ پر سنٹ کریں Otherwise میں اس فلور سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پانچ پر سنٹ نہ ہوا تو میں روڈ پھ آؤں گا، اگر روڈ پر بھی نہ ہوا تو پھر میں اس کو کورٹ میں لیکر جاؤں گا۔ شکر یہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر خالد خان، پلیز۔

جناب خالد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ خنگہ چھی منسٹر صاحب او وئیل چھی ما کله ہم د میرٹ Violation نہ دے کرے خوزه منسٹر صاحب تہ دا یقین دہانی ور کوم او دا ہغوی تہ یاد دہانی ور کوم، ولہی چھی ہغوی پہ دہی خیل فلور باندہی دا ہغوی وئیلہی وو چھی کله ہم پہ ہرہ ضلع کنبہی د کلاس فور اپوائنٹمنٹس کبیری نو دا بہ دا ایم پی اے پہ Consensus باندہی کبیری او یو طرف تہ اوس دوئی دا بیا ئے ہم او وئیلہی چھی ما د میرٹ Violation ہم نہ دے کرے نو دا ہیرہ بنہ خبرہ ہم دہ او مونر۔ تولو د پارہ دا ہیرہ لوہ او دوئی تہ د دغہ پیرز وینہی ورناندہی کوؤ خو زہ د دوئی پہ نوٹس کنبہی دا یوہ خبرہ راولم، دا زمونر پہ دسترکت چارسدہ کنبہی چھی مختلف بی ایچ یوز دی، آر ایچ سیز دی، دا اسپنسر یا نہی دی، تقریباً پہ دغہ کنبہی 84 د کلاس فور سیتونہ وو چھی پہ ہغہی کنبہی وارڈ اردلی ہم شامل وو، ہغہی کنبہی لیب اتینڈنٹ ہم شامل وو، ہغہی کنبہی ہینٹل اتینڈنٹ ہم وو، ہغہ د بغیر د میرٹ نہ، بغیر د ایڈورٹائزمنٹ نہ ہغہ سیتونہ چھی کوم دی، ہغہ دی ایچ او پہ خیلہ مرضی باندہی یا ہغہ سرہ چھی کوم ستیاف دے، د کلرکانو ہغوی پہ خیلہی مرضی باندہی ہغہ Fill کری دی۔ چھی کله مونر د ہغوی نہ متعلقہ دہی بارہ کنبہی تپوس وکرو نو ہغوی کلیئر دا جواب وکرو چھی بھئی! دا زما مجبوری دہ، یا بہ دا اپوائنٹمنٹس کوم یا بہ زہ دا سیت پریردم۔ نوزہ سپیکر صاحب! وایم چھی کم از کم یو طرف تہ چھی یو دی ایچ او چھی کوم وی، د ہغہ اپوائنٹمنٹ پہ داسی دغہ باندہی وشی، پہ سیاسی طور باندہی چھی ہغہ د دغہ سیت قابل نہ دے، ہغہ دغہ سیت باندہی کم از کم د ایڈمنسٹریشن کیڈر والا یو کس پکار دے، ہغہ د ایڈمنسٹریشن کیڈر والا دے ہم نہ، نو چھی ہغہ د ایڈمنسٹریشن کیڈر والا دے ہم

نه او د هغه اپوائنټمنټ په سياسي دغه باندې وشي نو د هغه نه مونږ دغه شان توقع ساتو كوم چې هغه په دې کلاس فور اپوائنټمنټ کښې وکړله او بله د حيران توب خبره دا ده سپيکر صاحب! چې کم از کم تحصیل هيد کوارټر شبقدر هسپتال کښې هلته دوه د مينارتي سيټونه دي چې کم از کم هغې باندې چې کوم کسان اپوائنټ شوي دي نو هغه د سيالکوټ سره تعلق ساتي، د هغوی شناختي کارډ هم د سيالکوټ دے، د هغوی ډوميسائل چې کوم دے، دغه هم د سيالکوټ دے (او هو او هو کی آوازيں)

نو کم از کم دا دومره 84 اپوائنټمنټس چې کوم شوي دي او بيا چې پکښې دوه کسان د سيالکوټ نه دي نو دا د انصاف هغه دغه دے چې کوم دوي به دلته وعدې کولې چې بهي مونږ ټول شے چې کوم دے، دا به په Consensus باندې کوؤ، مونږ به ئے په انصاف باندې کوؤ نو جناب سپيکر صاحب! دا دغه چې کوم دې لکه مثلاً ديکښې د انکوائري مقرر شي يا دا کوم اپوائنټمنټس شوي دي يا کوم آرډرونه چې کوم دې ډي ايچ او کړي دي نو کم از کم دا د منسوخ کړې شي او کم از کم په دې باندې د بيا فريش اپوائنټمنټس وکړې شي او جناب سپيکر صاحب! دا دغه چې کوم دے دا کوم چې ما تاسو ته او وئيل بهي! لکه د دې پوستنگز چې کوم دے، دا Already د سياسي په Basis باندې شوي دي، دا دلته په دې پلاننگ باندې راوستلې شوي وو چې هغه په ايډمنسټريشن کيډر کښې راځي نه، او هم د دغې اپوائنټمنټ د پاره صرف دا دلته رااغوښتلې شوي دي، نو مهرباني د وکړي چې کم از کم دغې سيټ د پاره چې، مونږ کله منسټر صاحب سره په دې باندې رابطه هم کړې وه چې بهي! دا دغه دے د ډي ايچ او، مونږ ورته ریکويست کړے دے يو دغه د پاره نو دوي وئيل چې دا په ايډمنسټريشن کيډر کښې نه راځي، نو زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې هغه خو ايډمنسټريشن کيډر کښې نه راتلو نو دا ولې په ايډمنسټريشن کيډر کښې هم دا نه راځي نو بيا دا ولې بحیثیت ډي ايچ او دلته د چارسډې باندې د دوي اپوائنټمنټ شوے دے؟ نو مهرباني د وشي جي د د هغې Explanation د منسټر صاحب وکړي۔

جناب ڈپټي سپيکر: مفتي سيد جانان، پليز۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زہ جی د وخت مدنظر ڊیرې اوږدې خبرې نه کوم، زہ جی صرف هغه خبرې کوم چې کومې ما په سترگو باندي لیدلې او یا دلته ما سره موجود دی۔ جناب سپیکر صاحب! شاہ فرمان صاحب کله کله پاڅیری، داسې خبرې وکړی لکه دغه صوبې کبني د پینو او د شہدو نہرو نہ جاری دی، مطلب دا دے چې خوشحالی خوشحالی دی او ہیڅ څه تکلیف نشته دے، حالانکہ جناب سپیکر صاحب! زہ صرف د ایجوکیشن متعلق تاسو ته یو دوه درې حوالې صرف پیش کوم چې هغې کبني اخبارونہ څه لیکي او دا دلته کبني حکومت مونږ ته څه جواب راکوی؟ دا جی 'مشرق' اخبار دے 9 دسمبر "پی ٹی آئی کے کارکنوں کی محکمہ تعلیم میں مداخلت، خواتین اساتذہ سے بدتمیزی"، دا زما د حلقې نہ ما ته څو استاذانو ٹیلیفونونہ وکړل چې دلته کسان راشی (وائی) چې ته مونږ ته رجسټري او بنایہ، داخل و خارج او بنایہ، (تقیہ) جناب سپیکر صاحب! ما ای دی او صاحب ته او وئیل چې ای دی او صاحب! برائے مہربانی، ته لار شہ مطلب دا دے چې دا څوک خلق دی او مطلب دا دے چې داسې دا استاذان بی عزتہ کوی او داسې دفترو ته ورځی او داسې مطلب دا دے بدتمیزی کوی۔ جناب سپیکر صاحب، هغه چې کله لارو، هغه د حکمران جماعت، د پی تی آئی د هغه یونین کونسل امراء، نظما او ملگری، د هغوی د هغه تنظیم ملگری دغه استاذانو ته ورغلی دی۔ جناب سپیکر! دویم اخبار دے د 26 نومبر "خاتون ای ڈی او کی قواعد کے برعکس اسٹنٹ پروگرام کی آسامی پر تعیناتی"، جناب سپیکر صاحب! مینجمنٹ کیڈر کبني "گریڈ سولہ کی خاتون افسر کو کمپیوٹر شعبہ کی نئی پیدا کی گئی آسامی پر اسٹنٹ پروگرام تعینات" جناب سپیکر صاحب! زہ نہ پوهیږم چې دا حکومت په خبرې ځان نہ پوهه کوی او کہ د حالاتو نہ نہ خبریږی؟ پکار دا ده چې دغه حالاتو نہ خبر وے او خاصکر د اطلاعاتو منسټر څو دغه ټولو خبرو نہ روزانہ خبر وے چې څه مونږ پسې لیکلې کیږی، آیا دا حقیقت دے او کہ دا د حقیقت خلاف ورزی ده؟ جناب سپیکر صاحب! بله عجیبہ خبرہ درتہ دا کوم، دا جی اخبار دے، یکم مارچ "ایم پی اے کی سفارش پر بھرتی، ایک سو سے زائد اساتذہ کو فارغ کرنے کا فیصلہ" جناب سپیکر صاحب! "محکمہ تعلیم نے فنڈز نہ ہونے کے

باعث اساتذہ کو تنخواہ دینے سے معذرت کر لی ہے۔" جناب سپیکر صاحب! د دوی کوم تفصیل دے، بقایا دہ، ہغہ تفصیل او بقایا کبھی دا دی چي د حکومتی پارٹی یو ایم پی اے لگیدلے دے، ہغہ د قانونی تقاضی پورا کولو نہ بغیر پہ خپل آرڈر بانڈی سو کسان بھرتی کړی دی۔ جناب سپیکر صاحب، بیا لږې مودې بعد ہغہ کسان مطلب دا دے چي بیا ویستلې شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب! ہم دغه شان----

ایک رکن: نوم ئے واخلہ----

مفتی سید جانان: نوم ئے تاسو، زہ بہ نوم نہ اخلم، نوم نہ کوی خوند۔ ہم دغه شان جی، دا جی 23 جنوری۔ محکمہ تعلیم نوشہرہ میں بوگس بھرتی، سکینڈلز کی تحقیقات مکمل، سلیم خان کو شوکاژ نوٹس جاری۔ ہم دغه شان جی 6 مارچ جی، پرائمری سکول کا اسٹاڈنٹس کمیٹی میں لیگل ایڈوائزر کی آسامی پر تعینات۔ (تہہہ) وائی چي یو سرے د مٹھائی دکان، زہ خبرہ جی ختموم، ډیرې خبرې نہ کوم، وائی چي یو سرے د مٹھائی دکان بانڈی ناست وو او چرتہ یو بانڈی نہ سرے راغے او ہغہ تہ ئے او وئیل چي حاجی صاحب! دا مٹھائیانی تہ ولې نہ خورې، گورې نہ کہ مطلب دا دے چي خوند درتہ نہ درکوی؟ جناب سپیکر صاحب، زہ حکومت تہ گزارش کوم چي دغه حکومت مونہ تہ ډیرې د انصاف خبرې کولې او دغه خبرې بہ ئے کولې چي دلته بہ ان شاء اللہ العظیم انصاف بہ وی او عدل بہ وی او دا خبرې بہ وی۔ جناب سپیکر صاحب! اوس دا انصاف او عدل تاسو پخپلہ ولیدلو۔ جناب سپیکر صاحب! دویمہ خبرہ زہ کوم د انجینئرنگ کونسل، دا جی 'ایکسپریس' اخبار دے۔ انجینئرنگ کونسل میں اعلیٰ افسر کا پیٹا گریڈ 17 میں بھرتی۔ د دې جی ٲول تفصیل دا دے چي د دې اشتہار نہ دے شوے، قانونی تقاضی نہ دی پورا شوی او بیا دغه کس نہ تپوس کوی چي دا د ولې کہے دے؟ ہغہ وائی چي زہ د دې پابند نہ یم چي زہ اشتہار اولگوم، دا زما خپلہ مرضی دہ۔ جناب سپیکر صاحب، دې نہ عجیبہ خبرہ جی بلہ، دا جی 27 فروری والا اخبار دے جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مارچ نہ بیا تاسو فروری تہ راغلی۔ (تہہہہ)

مفتی سید جانان: جی محکمہ معدنیات، یو منٽ جی، محکمہ معدنیات نوشہرہ میں کرپشن اور بے قاعدگیوں کا انکشاف، محکمہ کے ایک افسر نے بیرون ملک مقیم اپنے بیٹے کو جو نیئر کلرک کی آسامی پر تعینات کر رکھا ہے، نو ماہ سے خود تنخواہ وصول کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! چہ زہ د دہی خبرو نہ خبریم، زہ خود ا امید لرم چہی حکومت بہ د دغہ خبرو نہ خبروی، حکومت تہ بہ د دغہ تہ لو خبرو معلومات وی او جناب سپیکر صاحب! دا بہ زہ درتہ او وایم، زہ بہ درتہ د خپلی ضلعی خبرہ و کرم، سیاسی مداخلت د وچہی نہ باعزتہ خلق، ہغہ خلق چہی ہغہ خپل عزت محفوظ ساتی، ہغوی د وخت نہ مخکبني ریتا ئرمنٽ اخلی، ہغوی د دغہ محکمو نہ ٺی۔ مردان کبني ہم داسی یو د وہ ٺایونو کبني شوی دی او زما د ضلعی مثال دا دے، زما ضلع کبني دی ایچ او صاحب لار دے، ما ورتہ او وئیل چہی ولہی لارہی؟ ہغہ او وئیل چہی زہ نشم چلیدی دغہ خلقو سرہ، زما بہ دا گزارش وی، حکومت د پہ دغہ خبرو باندي ٺان پوہہ کری او کہ نہ وی نور اتلونکی وخت کبني بہ دغہ حکومت تہ پخپلہ دا مشکلات جو پروی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعظم خان درانی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہغہ ہم ستا ورور دے، ستا نہ وروستو ڊیر، تاسو تہ پہ نظر نہ راخی، ہغہ ستاسو نہ زیات اصرار کوی کنہ جی۔

جناب اعظم خان درانی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ د انصاف او د تمدن خبری خو جی تاسو واوریدی تہ لو ایم پی ایز نہ او د حق تلفی، زہ ہم جی یوہ خبرہ کوم چہی بنوں تاون شپ تہ یو کس تلے دے گریڈ 7، پہ بی پی ایس 14 کبني پہ ڊیپوٹیشن باندي ہیڈ ڊرافٹسمین ناست دے، ما مخکبني ہم دا توجہ دلاؤ نوٹس راوړے وو نو ما تہ ٺے Reject کرو چہی دا بہ تاسو پہ دہی باندي خبرہ وکړئ نو جناب سپیکر صاحب! دا ڊیپوٹیشن پالیسی ٺہ دہ؟ د ہغی بہ ٺہ پالیسی وی، د ہغی لاندي بہ کس ٺی نو د ہغہ ڊیپارٹمنٽ نہ اتہ کسان جی اویستلی شول۔ ما سرہ دا دے ہغہ نن راغلی وو چہی دہی حکومت د روزگار ورکولو دعویٰ کری وی او مونږ ٺے د روزگار نہ محرومہ کرو۔ مونږہ جی پہ دہی فلور باندي احتجاج ریکارڈ کروو، 72 کسان ٺے ویستلی وو او 65 ٺے کری وو، د

هغې متعلق هغه کوم 65 کسان چي دي لوکل آډټ، هغوی ليکي سيکرتري صاحب ته او خپل ايم سي ته چي مونږ دوي ته تنخواه نه شو ورکولې، دا غير ضروري دي، دا جي دا انصاف دے؟ او دا زياتے دے، دا جي ما سره شته جي تاسو ته به ئے زه درليږم۔ بل جي، يو بل انصاف دے، زما په ضلع کبني فارست دفتر دے، په هغې کبني رينجر افسر دے، نو هغې نه خپل اختيار اخستے شوي دے، يو کبني هم جونيئر فارست افسر دے، فارستېر دے او په بل کبني، لکي ضلع کبني هم فارستېر دے، نو چي کله زمونږ سيکرتري صاحب هغه رينجر افسر ته د بنون چارج ورکړو نو د High ups نه بيا هغه ته اطلاع لاره چي دا کينسل کره او Specially په څلورو کسانو کبني د يو کس آرډر کينسل شو، نو جناب سپيکر صاحب! که دا انصاف وي نو چي ايم پي اے ته فنډ هم نه ملاويږي، کلاس فور هم نه شي کولې، ترانسفر هم نه شي کولې نو د ايم پي اے څه حيثيت دے؟ لوکل کونسل کبني چي کومې پيسې ملاو شوې دي، زما خلاف 2 کروړ 67 لاکه روپي، زه کورټ ته لارم نو ډپټي کمشنر صاحب وائي چي د سپيکر، د اسمبلي څه قيمت نشته زما د پاره، ما ته د High ups نه په ديکبني Direction دے، زه به پيسې ورکوم۔ نو جناب سپيکر صاحب! ما تحريک استحقاق راوړو، تر اوسه پورې هغه Call شوي نه دے نو د دي اسمبلي هغه وقار څه شو، هغه اسمبلي څه شوه؟ دا خو ډير معزز فورم دے، دلته فيصلې کيږي، قانون جوړيږي نو جناب سپيکر صاحب! دا ټول زمونږ د صوبې افسران کرپټ دي ځکه چي يا خو دوي پيسې نه دي لگولې، دوي پيسې نه دي لگولې، دوي جي کرپټ کرل، يو کال به دوي ورکړے وو دوي ته، پيسې به ئے لگولې وې، که چرته يو افسر کرپشن کړے وے نو هغه سره به ئے حساب کړے وو، يا به ئے ويستلے ووي يا به ئے Punishment ورکړے وے خو جناب سپيکر صاحب! دا الزام لگول، اصلي گورنمنټ زمونږ بيوروکريسي ده، په دي باندې الزام لگول، په پوليس الزام لگول، نو دا ډير زياتے دے۔ نو جناب سپيکر صاحب! دي گورنمنټ نه چي کوم زمونږ توقعات وو او يا د اليکشن نه مخکې دوي کومې وعدي کړې وې، هغه ټولې 'زيرو' دي خو که دا حالات راروان وي نو د دي صوبې به څه جوړيږي؟ نو مونږ دا تاسو ته خواست کوؤ چي زمونږ منسټر صاحب شته نه بلديات، هغه چي

کوم کسان ویستلې دی، اته کسان، هغه به بیا Reinstated کری، د هغوی آتھ آتھ
سال سروس دے۔ شکریه، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! کوشش کریں کہ بہت کم ٹائم لیں، پھر اس کے بعد آپ کو ٹائم
دیتا ہوں ان شاء اللہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ زہ به ایجنڈا باندې مختصر خبره کوم خو
د هغې نه مخکینې منور خان صاحب خبره فلور باندې وکړله، ما خو وئیل چې دا
خو کول نه دی پکار، بهر حال جناب سپیکر! سوشل میڈیا، سوشل نیټ ورکس چې
خومره دی، دا د Quick information د هغې یو Sources دی۔ ما خپل ضرورت
باندې پرون خپل اکاؤنټ کهلاؤ کړو، هغې کبني اچانک زما یو عنوان باندې
نظر پریتو چې 'اللہ کی قدرت کا عجیب کرشمہ'، ما دغه کهلاؤ کړو، هغې کبني یو باډی
وه، هغې د پاسه دوه سرونه وو او هغه مکمل دواړه چهرې وې، مکمل دواړه بڼه
بنائسته او باډی یوه وه۔ زه هغې حیران کړم او بیا د هغوی یو بل سره خبرې اترې
او بیا د هغوی خوراک خبناک، زه دې سوچ واخستلم، چونکه هر سرے په خپل
فیلډ کبني سوچ کوی، بحیثیت د یو عالم دین، دا باډی د یو زانانه وه، ما وئیل که
فرض کړه دا مسلمانہ وی نو د دې د نکاح به څه کیږی؟ زه دې سوچ کبني ووم
چې دیکبني ما ته یو میسج راغلو چې پټی چلیږی اے آروائی باندې، بهر حال زما
په خیال باندې تحقیق او د هغې بیا مختلف موضوعات او مختلف دغه، هغه بیا
دومره هائی لائٹ کول زما په خیال دا مناسب نه وو۔ جناب سپیکر، تر کومې
پورې چې د ایجنډې خبره ده نو دا پانچ نمبر آټم باندې لیکي۔ صوبے میں سیاسی
تقریروں پر بحث۔ جناب سپیکر، مونږ خو ډیره بڼه توقع ساتله چې دا کوم نوم
حکومت راغلی دے په نوې جذبې سره په هر ځای کبني به انصاف کیږی او هر
چا ته به خپل حق ورکولے کیږی او بیا جناب سپیکر، دا اسمبلی ہمیش د پارہ یو
Traditionally اسمبلی ده، په روایاتو باندې مبنی او منحصره اسمبلی ده،
جناب سپیکر! دلته سی ایم صاحب په خپلو خبرو کبني فرمائیلی وو چې هر ایم پی
اے د خپلې حلقې چیف منسټر دے او دا وزیر اعلیٰ دے نو پکار دا وه چې د
هغوی Opinion ته، د هغوی رائی ته د هغوی په حلقو کبني احترام ورکړے شوے

وے خو زه ډير په افسوس سره دا خبره كوم چې زما په حلقه كښې په ډسټرڪټ كونسل كښې جناب سپيكر! په جولائى كښې شپږ كلاس فور كسان بهرتى شوى وو چې په هغې كښې څلور كسان دا سينټرى وركرز وو او يو پكښې ډرائيور وو، يو په هغې كښې چوكيدار وو او د هغوى لسټ جناب سپيكر! ما سره دا دے موجود دے او په دغه شپږو واړو كسانو كښې په هغې كښې بالكل ايډورټائزمنټ، اشتهار وغيره هم نه وو شوي او نه پكښې زمونږ نه رائيټپوس كړې شوې وه، پكار دا وه چې د لوكل ايم پي اے، كنسرني ايم پي اے هغه On board اخستلې شوي وے او بيا جناب سپيكر! د هغې نه وروستو اوس په دې فروري 2014 كښې څلور كسان بيا زمونږ په لوكل گورنمنټ ډيپارټمنټ كښې زما په حلقه كښې جناب سپيكر! دا كلاس فور بهرتى شول او په هغې كښې ټول كسان چې كوم دى نو هغه زمونږ د رائيټپي هغې كښې هيڅ قسم څه خيال اونه ساتلے شو. لس كسان جناب سپيكر! په دې نهه مياشتو كښې زما حلقه كښې په لوكل گورنمنټ ډيپارټمنټ كښې بهرتى شوى دى، زه خوانتھائي په دې باندي د افسوس اظهار كوم، حالانكه ما پخپله باندي د جرگې په توگه باندي د لوكل گورنمنټ چې كوم منسټر صاحب دے، عنايت الله خان صاحب، هغوى ته د جرگې په توگه زه ورغلم او ما ورته اووئيل چې As a concerned MPA پكار دا ده چې تاسو په ديكښې زما د رائيټپي احترام وساتئ خو بهرحال هغوى ټولې خبرې بله وز كړلې نو دا مناسبه خبره نه ده او بيا جناب سپيكر! دا خو كم از كم كه مونږ ورته يو آئيني حق اونه وايو خوروايتي حق ضرور دے ځكه چې د بل چا حلقه وى او دغې كښې څوك مداخلت كوي او څوك پكښې پخپله مرضي باندي داسې اپوائنټمنټس كوي نو زما په خيال باندي هغه به هم دا برداشت نه كړي شي، نو لهذا په ديكښې دا وسعت ظرفي نه كار اخستل پكار دى او زه به دا اووايم چې دا حق تلفى ده جناب سپيكر، دا حق وركول نه دى. زما مشر بخت بيدار خان خبره وكړله جناب سپيكر! چې دلته په ترانسفرز كښې او په اپوائنټمنټس كښې Political interference ډيرزيات دے، زه خو به دا اووايم د خپلې ضلعي تر حده پورې جناب سپيكر! چې څومره هيډز آف ډيپارټمنټس دى بلكه چې د هغوى سره چې څومره هم ستياف دے، زما په خيال باندي هغه Totally

په Political interference باندې په دغه ځانې کښې راوستلې شوی دی او هغه ترانسفر شوی دی۔ دوی او وئیل چې زمونږ دې ضلعي د پاره په ټوله صوبه کښې چرته دی ای او فیمل نشته دے ، زه وایم بونیر هغه بدقسمته ضلع ده چې هغلته دی ای او فیمل وه خو هغه د هغې د پاره منسټر حبیب الرحمان صاحب سی ایم صاحب سره په 17-12-2013 باندې ملاؤ شو او هغه لیټر د هغې کاپی ما سره ده او دوی پکښې ریکویسټ وکړو چې *Zaib-un-Nisa, DEO (Female) may be transferred and charge may be given to DEO (Male), Buner.* په خیال باندې دا مناسبه خبره نه ده ځکه چې *Already DEO (Female)* وه، د زنانؤ سره، د هغوی سره تگ را تگ وغیره، مناسب به دا وه او بیا جناب سپیکر، مونږ دلته وایو چې کلاس فور چې کوم دے د هغوی د پاره میرټ نه کیږی، ما سره یو کاغذ دے جناب سپیکر! چې په هغې کښې ستره سکيل د هغې د اپوائنټمنټ د پاره باقاعدہ *Written* په هغې کښې دغه شومے دے چې دا فلانکې کس چې کوم دے نو دا د په فلانکې ډیپارټمنټ کښې سی ایم صاحب ته وئیلې شوی دی چې دا اپوائنټمنټس د وکړلی شی، زما په خیال باندې داسې قسم که سیاسی مداخلتونه روان وی په اپوائنټمنټس کښې، دا به د دغې صوبې د دغې سسټم د تباھې ذریعه وی او زه خو دې ته وایم چې دا انصاف نه دے جناب سپیکر، دا ظلم دے او که دې ته څوک انصاف وائی نو بیا به مونږ وایو چې دا انصاف به بیا څه ته وائی؟ جناب سپیکر، زه خپلې خبرې خلاصوم او دا به او وایم چې:

ظلم کا نام رکھ دیا ہے انصاف، انصاف کا ظلم
 پروہ تبدیلی ڈکشنری میں آگئی کیا
 شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسټر شاه محمد، ډپلیر۔

جناب شاه محمد خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب! چې تاسو ماته تائم را کړو۔ دې معزز ورور ځنې گیلې وکړې ولې چې زما تعلق هم د بنوں سره دے۔ ځنې گیلې خو زما سره تعلق نشته، هغه خو خپل منسټر دے خو د دوی خبرې وشوې چې یو د فارسټ خبره ئے وکړه، د سینيټر او د جونیئر خبره وشوه خو زه دا

وايم چي دا زمونڊ وروڊ بنون ڊسٽرڪٽ نه ناظم اعليٰ پاتپي شوعے دے او د دوي
 د تره ڄوئي هم معزز اکرم خان دراني چيف منسٽر وو او دوي يو سي تي ماسٽر په
 بنون بورڊ ڪمپني اسسٽنٽ سيڪريٽري ڪمپنيولے وو د ستره په پوست باندې، نو
 پخپله د انصاف يو خبره ڪوڙ او بل ته انصاف ورنبايو او بله خبره د ڊپٽي ڪمشنر
 وڪره زما وروڊ چي ڊپٽي ڪمشنر ما ته او وئيل چي زه سپيڪر صاحب نه منم، ڊي
 سي صاحب ما ته ٽيلفون ڪرے دے چي ماته چيف ايگزيڪٽيو صاحب يو آرڊر
 راڪوي او سپيڪر صاحب بل راڪوي، دا خدائے د پاره دواڙه سره زور آوردي ما
 خلاص ڪرھ ولي چي ڊي وروڊ په اسمبلي ڪمپني د هغې خلاف تقرير ڪرے وو نو
 ڊي جي صاحب ما ته ريكويسٽ ڪوي، هغه خپله فيصله نه شي ڪولي نو دا دو
 ڪروڙ 67 لاکھ روپي چي ڪوم ڪيس دے هغه په هائي ڪورٽ ڪمپني ڪيس چليڀري،
 ده په هائي ڪورٽ ڪمپني Writ ڪرے دے چي په هغې ڪمپني As DDAC
 Chairman زه هم فريق جوڙ ڪرے يم او چي ڪله هائي ڪورٽ ته يو ڪيس راشي نو
 زه دا مناسب نه ڪنم چي هغه بيا د اسمبلي په فلور باندې ڊسڪس ڪيڙي ولي چي
 هغه يو ڪورٽ ته تله دے، چي ڪومه فيصله وڪرھ ان شاء الله هغه به مونڊ ته
 منظورھ وي، مونڊ د ده قدر ڪوڙ او ان شاء الله بي انصافي به په ڊي خبره نه
 ڪيڙي چي ڪومې سره زمونڊه تعلق دے او نورې چي د چا سره تعلق لري، د لوڪل
 گورنمنٽ د منسٽر سره، هغه ده ته خپل جواب وركوي، د هغې سره زما تعلق
 نشته دے۔ ستا سو ڊيره شڪريه جي۔

جناب صالح محمد: جناب سپيڪر!

جناب ڏيڻي سپيڪر: بهت مجبوري هے، آپ مهرباني ڪرڪ ناراض نهين هونا، سراج صاحب ڪو موقع ڏيتے هين، مسٽر
 سراج الحق، پليز۔

جناب صالح محمد: جناب سپيڪر، ايڪ بات ڪرنا تھی۔

سينيئر وزير (خزانہ): جي فرمائين، آپ۔

جناب ڏيڻي سپيڪر: جي صالح محمد صاحب۔

جناب صالح محمد: شڪريه جناب سپيڪر۔ جناب سپيڪر! 11 مئي 2013 ڪو جو انتخابات هونے، صوبے ڪے عوام
 نے اڪثريت طور پر پي ٽي آئي ڪي حڪومت ڪو، پي ٽي آئي ڪي پارٽي ڪو ووٽ ڏيے اور يه ايڪ چينج ڪے نام پر، ايڪ

تبدیلی کے نام پر اور ایک انصاف کے نام پر، لیکن مجھے بہت افسوس ہے جناب سپیکر، تقریباً نو دس مہینے ہو گئے، نو مہینے ہو گئے ہیں کہ آج تک جو کلاس فور، نئی نوکریاں دینا تو الگ بات ہے لیکن جو کلاس فور ریٹائرڈ ہوئے، ان کی جگہ آج تک نئے کلاس فور تعینات نہیں ہو سکے، میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں، شوکت یوسفزئی صاحب کے پاس آتے ہیں، کہتے ہیں جی میں نے ڈی ایچ او کو بتا دیا ہے لیکن وہاں جب جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی ہمیں آرڈر نہیں ملا ہے۔ تو مجھے اس کا بہت افسوس ہے، لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا تھا، نئی نوکریاں تو الگ بات ہے لیکن جو پرانے لوگ جس کا والد ریٹائرڈ ہوا ہے، بیٹا اس طرح پریشان ہے، ابھی تک اس کا آرڈر نہیں ہو چکا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر طارق صاحب شنکیاری میں میرے حلقے کے ایک ڈاکٹر صاحب تھے، پبلک کمیونٹی کی طرف ایک بہت بڑی Written Complaints میں منسٹر صاحب کو دیں، سیکرٹری صاحب کو دیں، چار مہینے ہو گئے ہیں اس کا آرڈر بھی ہو چکا ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ ابھی تک اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہاں سے نہیں جاسکا۔ جناب سپیکر! اسی کے ساتھ میرے حلقے میں بلکہ پورے ضلع میں غیر منتخب لوگوں کی جو مداخلت ہے، ڈی ایچ او مانسہرہ کو کل ہی تبدیل کیا گیا، ایم ایس کو کل تبدیل کیا گیا، جہاں پر پانچ ایم پی ایز، پانچ ایم پی ایز ان کے Favour میں ہیں اور وہاں پر افسر غیر منتخب لوگوں کے کہنے پر تبدیلی انکی ہو جاتی ہے، یہ بہت افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، اسی کے ساتھ میرے حلقے میں ایک ہاسپٹل ہے، بفر میں جس میں 32 پوسٹیں تقریباً چار مہینے ہو گئے ہیں کہ سینکشن ہو چکی ہیں لیکن آج افسوس ہے کہ وہ ہسپتال اسی طرح ایک منظر پیش کر رہا ہے کہ خالی پڑا ہوا ہے، وہاں پر ایک یادو ڈاکٹر تعینات ہیں، وہ چار مہینے ہونے کے باوجود وہاں پر کچھ نہیں ہو سکا، وہاں پر کوئی سٹاف نہیں گیا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے آج تک کسی آپریٹر کو بھی بھرتی نہیں کیا، میں مانتا ہوں، یہ بات صحیح کہہ رہے ہیں، آپریٹر انہوں نے بھرتی نہیں کیا ہو گا لیکن یہ ہے کہ آج مانسہرہ میں بھی کئی لوگ بھرتی ہوئے ہیں، سردار ظہور صاحب کے حلقے میں بھی ہوئے ہیں، میرے حلقے میں بھی ہوئے ہیں لیکن یہ پتہ نہیں کہ کیسے ہو گئے ہیں؟ جب آپ ڈی ایچ او سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی پشاور سے آرڈر آیا ہے، تو یہ نہ معلوم یہ کیسے آرڈر ہو جاتے ہیں؟ وزیر اعلیٰ صاحب نے تو یہاں پر یہ کہا تھا کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہو گا لیکن آج افسوس کی بات ہے، بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج وہ

وزیر اعلیٰ جو حلقے کا وزیر اعلیٰ ہے، اپنا ایک کلاس فور تعینات نہیں کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ کی طرف میں آ رہا ہوں کہ پبلک ہیلتھ کی سکیمیں اس دفعہ جو کہ اور نگرہیب نلوٹھا صاحب نے تفصیل سے بات کر لی ہے، یہ بھی اپوزیشن کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے، ہم سراج الحق صاحب سے گزارش کرتے ہیں اور یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے اور ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، یہ اپوزیشن آپ کا ساتھ دے رہی ہے لیکن یہ ہے کہ جو ظلم ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، جو اپوزیشن کے ساتھ ہو رہا ہے کہ یہ نہ ہو، جو تبدیلی کی باتیں ہو رہی ہیں، آج تک کوئی تبدیلی ہمیں نظر نہیں آرہی ہے، صوبے میں کوئی تبدیلی، نو مہینے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوئی تبدیلی نہیں آرہی ہے، یہ نہ ہو کسی اور تبدیلی پر ہمیں مجبور نہ کیا جائے۔ تو جناب سپیکر، آپ سے درخواست کرتے ہیں، سراج الحق صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ گزارہ کریں اور ہم بھی آپ کے ساتھ گزارہ کر رہے ہیں، تو باقی جو پبلک ہیلتھ کی سکیمیں جو کاٹی گئی ہیں، اس پر بھی غور کریں جی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سینیئر وزیر (خزانہ): چلو یہ آخری بھی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے یہی افسوس ہے کہ ایک ایک بندہ جو ہے، کوئی بھی بندہ رہا نہیں ہے، میں نے سب کو موقع دیا ہے لیکن ایک بندہ اٹھتا ہے، پیچھے سے دو اور اٹھ جاتے ہیں تو مجھے افسوس ہوتا ہے۔ شیراز صاحب! بات کر لیں، جلدی کی کوشش کریں۔

سردار ظہور احمد: ایک منٹ کیلئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، بولیں۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر صاحب! میں اپنی بات کو شارٹ کرتا ہوں، زیادہ اسکی تمہید میں نہیں جاتا، To the point آ رہا ہوں۔ میرے حلقے میں میری میونسپل کمیٹی اور وہاں پر آج سے چار مہینے، پانچ مہینے پہلے کی بات ہے، پانچ بندوں کو ایک ہی دن میں بھرتی کیا گیا، وہ میری Constituency سے ان کا تعلق بھی نہیں تھا اور میں نے متعلقہ منسٹر صاحب سے بات کی تو انہوں نے بات کی کہ جی ہماری مجبوری ہے، اس

کے بعد چار بندے، دو سیلپر تھے اور اس میں دو ڈرائیور تھے، چار بندوں کی تقرری ہوئی، میونسپل کمیٹی مانسہرہ میں ایک بندہ، کہا گیا کہ جی یہ آپ کا ہے اور باقی بندوں کے آرڈرز جو ہیں منسٹر صاحب کے ہاتھ میں دیئے گئے جب وہ مانسہرہ گئے۔ جناب سپیکر! کیا یہ انصاف ہے کہ ہمیں کلاس فور بھی بھرتی کرنے کا حق نہیں؟ اور اسی طرح ہیلٹھ کے حوالے سے بات کرونگا، منسٹر صاحب سے بھی بات کرتے رہے، میرے حلقے میں ہیلٹھ کی دو تین ویکنسیز تھیں کلاس فور کی، ایک سوپر کی اور دو وارڈار دلی تھے۔ اس میں سے ایک پر، ایک پر ہمارے ایم ایس نے ایک بندہ بھرتی کیا، تو اس سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے منسٹر صاحب نے کہا ہے اور اس نے مجھے وہ آرڈرز بھی دکھائے اور وہ لیٹر بھی دکھایا کہ اس بندے کا تعلق میری Constituency سے نہیں تھا اور کہا گیا کہ میں مجبور ہوں اور مجھ پر دباؤ ہے اور میں نے معلوم کیا کہ یہ بندہ کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ وہ ڈاکٹر اظہر جدون صاحب کے ڈرائیور کا بھائی ہے، ان کا آرڈر ہو سکتا ہے تو میرے ایک کلاس فور کے بندے کا آرڈر کیوں نہیں ہو سکتا اور اس کو آرڈر زدے دیئے گئے اور آج تک ایک بندے کیلئے، میرے ہی ایک بندے کیلئے آرڈر نہیں ہو سکا۔ بس یہ میری چند باتیں تھیں، باقی باتیں سب نے تفصیل سے کر دیں ہیں۔ بہت شکریہ جی۔ یہ انصاف ہے تو بہت اچھا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمنہ سردار صاحبہ! ایک منٹ لیں گی، ایک منٹ۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، اس کو اب آپ تو صیغی کلمات سمجھیں یا تنقیدی سمجھیں، یہ آپ کی سمجھ پر منحصر ہے۔ سر، چیئنج آئی بالکل آئی، بڑے زور سے آئی اور نظر بھی آئی کہ پہلے ایڈورٹائزمنٹ ہوتا تھا اور پھر تقرریاں ہوتی تھیں، اب تقرریاں ہو جاتی ہیں اور پھر ایڈورٹائزمنٹس آتے ہیں جی اخباروں میں اور:

لفظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو شب کا سفر ہے کچھ تو اجالے خرید لو

بہت شکریہ۔ ایک منٹ پورا نہیں ہوا، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی، تھینک یو جی۔ اب میں سراج الحق صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ وقت کا بھی لحاظ رکھیں، کوشش کریں کہ ٹائم پر۔ سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب! شکریہ، اور یہ اٹھارہ دنوں کا یہ سیشن میں کلاس فور کے نام کرتا ہوں (تالیاں) اس لئے کہ سب سے زیادہ بحث بھی کلاس فور پر ہوئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، گزشتہ دنوں ایک استاد میرے پاس آیا کہ میرا ٹرانسفر ہوا ہے، آپ بھی اس پر دستخط کر لیں۔ میں نے کہا ہے کہ میرے اختیارات میں بھی نہیں ہے، میرے فرائض میں نہیں ہے کہ میں آپ کے ٹرانسفر کی اجازت میں دے دوں یا نہ دوں، یہ کام ای ڈی او کا ہے اور ہم نے ویسے اپنے اوپر ایک بوجھ ڈالا ہے کہ میرے ضلع میں جو بھی سرکاری ملازمین کے تبادلے ہونگے، اس میں ضرور ایم پی اے یا وہاں کا منسٹر Involve ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ رولز میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں، فرائض میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے اور پتہ نہیں کب سے یہ کلچر شروع ہوا ہے، یہاں بابک صاحب موجود ہیں، ان کے علم میں ہے کہ سب سے زیادہ ملازمین اساتذہ ہیں اور سب سے زیادہ جو ایم پی ایز ہیں، انکے ساتھ واسطہ بھی انہی کا ہے، ممکن ہے ہم سے غلطی ہوئی ہو، ہم اس پر پورا نہیں اتر رہے ہوں لیکن پھر بھی ہمارا عزم، ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کم از کم وہ ڈیپارٹمنٹس، ہم ان ڈیپارٹمنٹس کو آزاد کر لیں تاکہ وہ میرٹ کے مطابق فیصلے کر لیں۔ اگرچہ میں یہ بات کہہ رہا ہوں، اس پر ہم پوری طرح عمل نہیں کر رہے ہیں لیکن کرنے کی کوشش کریں گے اور ایک وقت آئیگا کہ ہم اسمیں کامیاب ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جو ممبران اسمبلی ہیں بشمول مجھے، اگر ہم اداروں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں، Suppose آپ کے ہاں سکولز ہیں، آپ کے ہاسپٹلز ہیں اور آپ کے آفسز ہیں اور یہ رولز میں لکھا ہے کہ ہر ملازم آٹھ بجے دفتر میں حاضر ہو، ہمیں جانا چاہیے تمام ایم پی ایز کو کہ سکول کو استاد پہنچا ہے آٹھ بجے یا نہیں، ہسپتال میں ڈاکٹر پہنچا ہے یا نہیں؟ سکول کے ریزلٹ کو چیک کرنا چاہیے کہ اس کا ریزلٹ اچھا ہے یا بہتر، میں سمجھتا ہوں یہ حکومت کا بلکہ ہر ایم پی اے جو عوامی نمائندہ ہے، اس کا حق بھی ہے اور اس کا فرض بھی ہے، اگر ہم سب اس کی طرف توجہ دے دیں، اس میں بڑی کامیابی ہو گی۔ مجھے ماضی کا زیادہ علم نہیں ہے لیکن اب تو یہ شروع ہوا ہے کہ ملازمین کیلئے کلاس فور کے علاوہ کوشش یہی ہے، ایک تو پراجیکٹس ہیں، خصوصی طور پر سکولز میں کہ این ٹی ایس سسٹم شروع ہو گیا اور وہ ایک ایسا نظام ہے کہ میں اپنے ضلع کی بات کروں کہ ہم ایک بہت بڑے پریشر سے آزاد ہو گئے اور جناب! ہر کوئی ٹیسٹ دیتا ہے، اس کا جو نمبر آتا ہے، سکور ہوتا ہے، اس کے مطابق اس کو سروس ملے گی، جو پیچھے ہے وہ رہ

جائیگا۔ گزشتہ دنوں، میرٹ کی بات کروں، نرسنگ کیلئے لوگ لیے گئے، 45 سیٹس پر، میرے چھوٹے بھائی نے امتحان دیا تھا اور جناب شوکت صاحب کے رشتہ دار نے بھی، لیکن ریزلٹ نکلا تو میرا بھائی بھی نہیں ہوا، ان کا رشتہ دار بھی نہیں ہوا لیکن اس سے ہمیں فائدہ یہ ہوا کہ خود میرے حلقے میں کوئی تیس سے زیادہ لوگوں نے Apply کیا تھا، تو اگر میرا بھائی بغیر میرٹ کے ہوتا تو کم از کم وہ اپنے لوگ مجھے پکڑتے کہ آپ کا بھائی ہو سکتا تھا نو دا زما ورور ولپی نہ شو کیدے؟ تو سب لوگوں نے کہا کہ جناب! اس کا اپنا بھائی رہ گیا ہے تو آپ کیوں گلہ کرتے ہیں؟ اس لیے میں مانتا ہوں کہ ہم سو فیصد ٹھیک نہیں ہیں لیکن بہتری کی طرف جو سفر شروع کیا ہے، اس میں تعاون کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو اپوزیشن ہے اور یہ حکومت، اس میں بہت کم فاصلہ ہے، چند قدم کا فاصلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک دوسرے کیلئے لازم اور ملزوم ہیں اور اپوزیشن کی مثال تو بالکل میں ایک آئینہ سمجھتا ہوں، جس گھر میں آئینہ نہ ہو، وہاں کے لوگوں کی شکلیں کیسے ہونگی، وہ کبھی خوبصورت نظر نہیں آئیں گے۔ اس لیے اس کا احترام کرنا، اس کو Weight دینا، اس کو اہمیت دینا، یہ ان کے اوپر ہمارا احسان نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اپنی ایک ضرورت ہے اور جہاں اپوزیشن نہ ہو تو وہاں تو امریت ہوتی ہے، اس لئے اس کا وجود بھی جمہوری نظام کیلئے بہت ضروری ہے۔ میں نے ان کی جو تقاریر ہیں، وہ سارے نوٹس لیے لیکن کچھ نہیں لیے تو آپ کے ذریعے آپ کے سٹاف سے درخواست کرونگا کہ تمام ایم پی ایز نے ان اٹھارہ دنوں میں جو بھی تجاویز دی ہیں، وہ ہمیں دے دیں اور ہماری کوشش ہوگی کہ ہم اس کو جمع کریں گے، جہاں جہاں شکایت ہے، جس افسر سے شکایت ہے، جس وزیر سے شکایت ہے، جس ملازم سے شکایت ہے، ہم ان کو بھی بھیجیں گے اور ان کا ایک مجموعی جو خلاصہ بنتا ہے اپنی کیبنٹ کے اجلاس میں بھی پیش کریں گے، ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ ہمارا جب اجلاس ہو تو اس میں یہ گلے شکوے، یہ اگر ختم نہ ہوں تو کم از کم نہ ہونے کے برابر ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب نے یہ جو بہت سارے اخبارات پیش کئے، مجھے خوشی ہوئی لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ سچی بات یہ ہے کہ یہ اس حکومت کا وہ کارنامہ ہے کہ Right to Information قانون جو آپ لوگوں نے پاس کیا ہے، یہ اس کا نتیجہ ہے کہ خود اپنے اوپر ہم نے ریڈار لگائے ہیں، کوئی اچھائی کا کام کرے، کوئی برائی کرے، وہ اخبارات کے ذریعے، میڈیا کے ذریعے ساری قوم کے سامنے ہے اور اس سے ہماری اصلاح کا ذریعہ بھی ممکن

ہے اور اس سے آپ کے معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں، جہاں جہاں کوئی ایسی باتیں ہیں، دو کروڑ عوام ہیں اور ایک ایسا نظام ہے جو شاید وراثت میں بھی یہ سسٹم ملا ہے، ویسے ایک محترم تقریر کر رہے تھے تو مجھے وہ شعر یاد آیا کہ:

اتنی نہ بڑھاپا کی دامن کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قباء دیکھ

سارے پینسٹھ سال کی ایک ہسٹری ہے، اس کی اصلاح کرنے میں ہم سب کو مل کر تعاون کرنا چاہیے۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ کرپشن جو ہے، یہ ہم سب کا ایک مشترکہ دشمن ہے، وہ سرکاری اداروں میں ہو، وہ غیر سرکاری طور پر، لیکن ہم سب نے مل کر اس کے خلاف ایک جدوجہد، ایک مہم اور صحیح معنوں میں جہاد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس کا خاتمہ کر لیں، اس کے نتیجے میں آپ کو بھی ایک صاف ستھری حکومت ملے گی، ہمیں بھی ایک صاف ستھرا معاشرہ ملے گا۔ جناب سپیکر صاحب! آخری بات یہ ہے کہ جناب مولانا عصمت اللہ صاحب نے بات کی کوہستان کے حوالے سے اور قرآن اور حدیث کی روشنی میں ثابت کرنے کی بڑی کوشش کی ہے کہ یہ جو ہیڈ کوارٹر بن رہا ہے، یہ جائز ہے ناجائز نہیں ہے، میری تجویز یہ ہے کہ ایک طرف تو کوہستان بھاشا ڈیم کے مسئلے میں الجھا ہوا ہے، اس سے بھی عوام میں بہت زیادہ مایوسی ہے، پھر یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ تو اب یہ ہماری رہنمائی کریں کہ ایک طرف تو وہ عدالت میں گئے ہیں، تو اگر وہ عدالت کا اعتماد کرتے ہیں یا عدالت کا انتظار کرتے ہیں تو وہ بالکل ٹھیک بات ہے، انہوں نے یہاں بات کی اور درد دل کے ساتھ بات کی، ظاہر ہے ایک عالم ہے، ایک ممبر ہے، عوام کا نمائندہ ہے، اس کو ضرور ہم اہمیت دیں گے، تو پھر وہاں سے اپنا کیس Withdraw کر کے اسمبلی فلور پہ آجائیں تو ہم یہاں سے اسمبلی ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں گے، انہوں نے جس طرح فیصلہ کیا، اس میں اپوزیشن کے لوگ بھی ہونگے، اس میں سرکار کے لوگ بھی ہونگے اور آپ نے جس طرح پھر مناسب سمجھا، اس کمیٹی نے، تو یہ آپ پہ میں چھوڑتا ہوں، ضروری نہیں ہے کہ یہاں ابھی آپ جواب دے دیں، بعد میں آپ جس طرح دونوں مل کر مناسب سمجھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا جواب دیں گے۔ محترم سپیکر صاحب! ہماری کوشش ہوگی کہ جو توجہ آپ لوگوں نے دی ہے، فنڈ کے حوالے سے بھی بات کی ہے، سچی بات یہ ہے کہ جو فنڈ ملا ہے، اس میں مزید اضافے کی ضرورت ہے، ایک ایک کروڑ اگر ملا بھی ہے تو اب

ایک کروڑ کی جو قیمت ہے، کرنسی گرنے کی وجہ سے کوئی نہیں رہی اور ایک سکیم بھی اس سے مکمل نہیں ہوتی ہے اور ہمیں تو احساس ہے کہ آپ لوگ جو پیسہ حکومت سے مانگ رہے ہیں، اپنے عوام کیلئے مانگ رہے ہیں اور آپ جہاں سے نمائندے ہیں، وہ ہمارے لوگ ہیں، آپ بھی ہمارے ہیں، اس پر ضرور ہم مشاورت کریں گے، محترم وزیر اعلیٰ کے ساتھ اپنی کیمینٹ کے ساتھ اور مجھے تو یہ خوشی ہے کہ کم از کم، یہاں نلوٹھا صاحب ہیں کہ مرکزی حکومت سے میرے خیال میں ہم بہت ہیں، انہوں نے جو نہیں دیا ہے، ہم نے پھر بھی کچھ نہ کچھ دیا ہے اور دینے کا ایک سفر ہم نے شروع کیا ہے۔ (تالیاں) لیکن اس کا مطلب

یہ ----

سردار اور نگزیب خان نلوٹھا: کچھ بھی نہیں دیا ہے۔

سینیئر وزیر (خزانہ): کچھ بھی نہیں دیا ہے، مرکزی حکومت نے کچھ نہیں دیا ہے، ٹھیک ہے لیکن بہر حال یہاں سکول دیئے گئے، یہاں سکولز دیئے گئے ہیں، یہ جو خصوصی طور پر پبلک ہیلتھ کی جو سکیمز بند ہیں، یہاں محکمے کے لوگ بیٹھے ہیں، میں اسمبلی کی طرف سے حکومت کی طرف سے ان کو Advice کرتا ہوں، ہدایت دیتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ کی جو سکیم ہے، وہ پانی سے متعلق ہوتی ہے اور سکیم کا بند ہونا یہ باعث شرم ہے اور باعث تکلیف بھی ہے اس لئے نئی سکیم ہو یا نہ ہو، Priority کے طور پر آپ ان سکیمز کو بغیر کسی تخصیص کے کہ یہ اپوزیشن کے حلقے میں ہیں، بھی! اپوزیشن اور حکومت کا نام لینا ویسے ہے، ایک آدمی آج حکومت میں ہے، آج ادھر ہوتا ہے اور کل ادھر ہے، آج ادھر ہے، کل ادھر ہے، یہ ویسی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پورا صوبہ ہمارے لیے یکساں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے خوشی ہے کہ ہمارے ہاسپٹلز کا بہت بڑا مسئلہ تھا ڈاکٹروں کا، لیکن وزیر صحت نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ اب تک انہوں نے کوئی ایک سو تیرہ ڈاکٹر لیے ہیں اور ہم نے ان کو ایک مہینے کا ہدف دیا ہے کہ تمام ہاسپٹلز کو ڈاکٹر مہیا کر لیں۔ اس طرح جو باقی سٹاف ہے، اس کیلئے بھی انہوں نے Exercise شروع کی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اس سال جناب سپیکر صاحب! ہم نئی عمارت نہ بھی بنا سکیں لیکن اس سال ہمارا ہدف یہ ہے کہ ڈاکٹرز کی کمی پورا کر لیں اور جو Equipments ہیں، ان کی کمی پورا کر لیں اور دوائیوں کی کمی پوری کر لیں تاکہ جو ہاسپٹلز ہیں، وہ صحیح طریقے سے چلیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اب تک چھ سو ترسٹھ ڈاکٹرز بھرتی کئے گئے ہیں، اس طرح چودہ ہزار،

سولہ ہزار اساتذہ لینے کا ارادہ ہے۔ ان میں سے پہلی کیپ مکمل ہوئی ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔ محترم سپیکر صاحب! مجھے احساس ہے کہ میں نے ممبران اسمبلی کے تمام سوالات کا جواب نہیں دیا اور اگر دیا بھی ہے تو شاید قابل اطمینان نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی تجاویز کو ہم یعنی لکیر بر آب نہیں بنانا چاہتے ہیں، ان کو اہمیت دینا چاہتے ہیں، آئندہ اجلاس میں ہماری کوشش ہوگی کہ جو توجیہات آپ نے دی ہیں، آپ اس پر ہمیں شاباش دیں، میں نے آج جس طرح سردار حسین بابک صاحب نے فرمایا ہے، تمام پارلیمانی لیڈرز کو جناب سپیکر صاحب! اپنے آفس بلا یا تھا، مجھے خوشی ہے کہ وہ تشریف لائے تھے اور ہم نے صوبے کے حقوق کیلئے ایک مشترکہ جد جہد کرنے کا عزم کیا ہے اور ہمارا ارادہ ہے ان شاء اللہ کہ سیاست اپنی جگہ پر لیکن اس سے بالاتر ہو کر ہم تمام پارلیمانی لیڈر مرکز سے بھی بات کریں گے، صوبے میں بھی وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کیلئے کوشش کریں گے اور یہ صوبہ جو جنگ زدہ صوبہ ہے، مصیبت زدہ صوبہ ہے، سیلاب زدہ، زلزلہ زدہ صوبہ ہے، اس کیلئے بہت زیادہ ایک پیکیج کی ہم ضرورت محسوس کرتے ہیں اور آخری بات اگر میں کروں آپ کی اجازت سے کہ جس طرح مرکزی حکومت نے ماضی میں بلوچستان کیلئے ایک "آغاز حقوق بلوچستان" پیکیج کا اعلان کیا تھا جس پر ایک اطمینان ہوا تھا بلوچ قوم کو، تو ہم نے بھی مرکزی پالیسی کے نتیجے میں جو صعوبتیں برداشت کی ہیں، جو تباہی اور بربادی دیکھی ہیں اور بستیاں برباد اور جس طرح قبرستان یہاں پر آباد ہو گئے ہیں، خاص کر ہماری پولیس نے، ہماری فوج نے، ہمارے سولین نے اور ہمارے ہر آدمی نے جو مشکلات برداشت کی ہیں اور جس کی وجہ سے سپیکر صاحب! ہماری معاشی حالت بری طرح خراب ہو گئی، پرسوں یہاں صنعت پر بات ہو رہی تھی، جناب! صنعتکار نہیں آ رہا، ان حالات کی وجہ سے بھاگ رہا ہے تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا مرکزی حکومت سے کہ "آغاز حقوق بلوچستان" کی طرح خیبر پختونخوا کو بھی ایک پیکیج دے دیں اور وہ ظاہر ہے حکومت کیلئے نہیں عوام کیلئے دے دیں۔ (تالیاں)

اور میں تو تجویز دوں گا کہ بے شک یہاں جو وہ دینا چاہتے ہیں، ہمارے ذریعے خرچ بھی نہ کریں، وہ آکر خود خرچ کر لیں، یہاں سکول بنائیں، یہاں کالج بنائیں، یہاں پل بنائیں، یہاں سڑکیں بنائیں ہمیں بالکل ٹچ بھی نہ کریں لیکن پیسہ لاکر ادھر لگائیں تاکہ ہماری قوم کو ایک پیغام پہنچے کہ خیبر پختونخوا کے عوام نے جو قربانی دی

ہے پاکستان کیلئے، پاکستان کی مرکزی حکومت نے اس کا احترام کیا اور اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت بہت شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ ایک بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ تمام محکموں کے سربراہوں کو جو ہم کارڈ ایشو کرتے ہیں، وہ اس مقصد کیلئے کہ وہ اسمبلی میں آئیں اور محکموں کے حوالے سے تمام Notes لیں اور حکومت محکمے کو پیش کریں، لہذا حکومت اپنے افسران سے ریکارڈ حاصل کرے اور اگر اسمبلی کی مدد کی ضرورت ہو تو اسمبلی سیکریٹریٹ حاضر ہے۔ (تالیاں) اب میں، سردار حسین صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ دو دو منٹ کوشش کر لیں کہ شارٹ اگر کوئی تجویز دے سکتے ہیں کیونکہ کورم کا پھر مسئلہ ہو رہا ہے جی۔ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: کورم کا ادھر سے مسئلہ نہ ہو، ادھر سے مسئلہ نہیں ہوگا۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔
سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دا د دوئی Notes واخلم نو بیا بہ ہم جواب کوم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ نہ نہ، نہ نہ نہ، بس دوئی خو بہ خپل تجاویز پیش کری شاید او بیا خپلہ خبرہ ختموی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! سراج الحق صاحب جس طرح جواب دیتے ہیں، میرے خیال میں وہ تو کبھی بھی اس طرح جواب نہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ انتہائی اہم پوائنٹ چونکہ آپ بھی تھک گئے ہیں اور سارے جو ہمارے Colleagues ہیں، وہ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں اور گیلریز میں جب ہم دیکھتے ہیں تو سیکرٹری لاء کے علاوہ ہمیں، وہ بھی میرے خیال میں تھک گئے ہونگے حالانکہ تھکنا تو سیکرٹری لاء کو ہونا چاہیے، عمر کے لحاظ سے اور اس کی محنت کے لحاظ سے اس کو Appreciate کرتے ہیں۔ سپیکر صاحب! جس طرح، اور میں اردو میں اسی لئے بات کرتا ہوں کہ جب میں بات کرنا شروع کر دوں تو ہمارے بعض Colleagues جو ہیں، وہ مائیک اٹھا لیتے ہیں تو ان کی سہولت کیلئے ذرا آج میں اردو میں بات کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن جو ہیں، وہ انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹس ہیں اور صوبے کے

حوالے سے جب ہم دیکھتے ہیں، میں یہی سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ جو ہیں، ہر وقت میں انتہائی توجہ کے مستحق رہے ہیں۔ میں یہ بھی بتانا چلوں کہ ہر حکومت نے اپنی Strategy کے حوالے سے، اپنی پالیسیوں کے حوالے سے، اپنے فیصلوں کے حوالے سے کافی توجہ دی ہے، فنڈنگ کی ہے، محنت بھی کی ہوگی لیکن ہر وقت اس میں اتنے مسائل رہتے ہیں کہ پھر بھی فوکس ہونا پڑتا ہے، توجہ دینا پڑتی ہے۔ سپیکر صاحب! مجھے پتہ ہے کہ میرا بھائی منسٹر ہیلتھ جو ہے، وہ اپنی کوشش، پوری کوشش بھی کر رہا ہے اور محنت بھی کر رہا ہے لیکن جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ نئی حکومت آنے کی بعد جو ہمارے ینگ ڈاکٹرز ہیں یا ہمارے سینئر ڈاکٹرز ہیں، وہ بھی وقتاً فوقتاً احتجاج کرتے ہیں، سٹرائیکس کرتے ہیں، جس سے غریب مریضوں کو انتہائی تکلیف اٹھانا پڑ رہی ہے اور جب ہم نے ان سے دریافت کیا تو ان کا جو بنیادی ایشو ہے، وہ سروس سٹرکچر ہے اور وہ ان کا مینجمنٹ کیڈر ہے اور میرے خیال میں یہ انتہائی زیادتی ہے کہ مختلف سکیل میں جب ڈاکٹرز بھرتی ہوتے ہیں، ان کا سروس سٹرکچر نہ ہونا یہ ان کے ساتھ نا انصافی ہے۔ ساتھ ساتھ یہ جو مسائل پھر Colleagues نے Raise کئے، مینجمنٹ کیڈر کا نہ ہونا، یہ بھی بہت مسئلہ ہے، حکومت کے نوٹس میں یہ لانا چاہ رہے ہیں کہ ہو سکے تو سروس سٹرکچر اور جو مینجمنٹ کیڈر ہے، ان کا بنیادی ایشو ہے، اس پہ ذرا غور ہو۔ دوسری بات، حکومت میں آنے کے بعد ہم نے یہاں پہ سنا تھا کہ صوبے میں جتنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز ہیں، ان کو ٹیچنگ ہاسپٹلز میں Convert کریں گے، ان کا صورتحال اگر منسٹر صاحب بتانا پسند کریں تو بھی ہمارے لئے آسانی ہوگی۔ ڈینگی کا یہاں پہ بہت بڑا مسئلہ رہا، خاص کر سوات میں سپیکر صاحب، ہم نے دیکھا، وزٹ بھی کیا، لوگوں سے بھی سنا، سوات کے یہاں پہ ہمارے ساتھی بھی بیٹھے ہیں، غریب لوگوں نے خود سے وہاں پہ ٹیسٹ کروائے، حالانکہ شاید حکومت نے کوشش کی ہوگی، وہ مسئلہ جو ہے، وہ تاحال ابھی تک پڑا ہوا ہے، وہ مسئلہ جو ہے وہ خاصا توجہ طلب ہے۔ اسی طرح صوبے میں جتنے پرائیوٹ میڈیکل کالج ہیں، سپیکر صاحب! یہ ایک عجیب المیہ ہے کہ سٹوڈنٹس جو ہیں، وہ ایڈمیشن لے لیتے ہیں، اب سٹوڈنٹس کی ذمہ داری ہے، ان کے Parents کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی کالج PMDC سے رجسٹرڈ نہیں ہے، وہ تھرڈ ایئر میں پہنچ جاتے ہیں، وہ فور تھ ایئر میں پہنچ جاتے ہیں، وہ سیکنڈ ایئر میں پہنچ جاتے ہیں تب جا کے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ جو کالج ہے، وہ تو رجسٹرڈ ہی نہیں ہے اور بہت بڑا ایشو کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو سٹوڈنٹس ہوتے ہیں، ان کو پھر جو

Recognized colleges ہیں، ادھر کھپانا پڑتا ہے، فیس کا مسئلہ ہوتا ہے، ان کی سٹڈیز کا مسئلہ ہوتا ہے، ان کی عمر کا بھی مسئلہ ہوتا ہے، یہ بھی توجہ طلب مسئلہ ہے۔ دو ایٹوز ایسے ہیں جس میں مجھے منسٹر ہیلتھ کی توجہ ذرا چاہیے، وہ ذرا فارغ ہو جائیں منی اسمبلی سے، ایک جو مسئلہ ہے، وہ "صحت کا انصاف"، یہاں پہ پروگرام نئی حکومت نے آغاز کیا "صحت کا انصاف"، میں نے خود پتہ کیا کہ ذرا پوچھ لوں کہ یہ صحت کا جو انصاف ہے، یہ پرو نیشنل گورنمنٹ کا Funded ہے یا Foreign funded scheme ہے؟ مجھے یہ بتایا گیا کہ یہ یونیسیف کی Funded scheme ہے، ابھی یہ نہیں معلوم کہ اتنی زیادہ Advocacy اتنا زیادہ Propagation یا میڈیا کیلئے اتنا زیادہ ایلوکیشن، میں نے ایسے ایسے اخبارات میں بھی اشتہارات پڑھے جن اخبارات کا عوام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں، میں نے ہولڈنگز، بینرز، وال چانگ، الیکٹرانک میڈیا پر، پرنٹ میڈیا پر، پھر مجھے عجیب لگا، پشاور میں جو ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ لوگ ہیں، اب جو مرض ہے یا جو امراض ہیں، اگر ہم اسکے تدارک کیلئے یا اسکے، کیا کہہ سکتے ہیں، پرہیز کیلئے یا اسکے خاتمے کیلئے اگر ہم نے اتنی بڑی تشہیر کرنا ہوتی ہے تو میں یہ تو سمجھتا ہوں کہ وہ تو جو Hilly areas ہیں، جو Far-flung areas ہیں، وہاں تو انتہائی ضروری ہے، میں نے یہاں پر یہ محسوس کیا کہ ایک طرف سے جو پولیو کے ڈراپس ہیں، ڈراپس، وہ جن لوگوں سے پلائے جا رہے ہیں، ان لوگوں نے، ان بچوں نے، ان ورکرز نے تحریک انصاف کی ٹوپیاں پہنی ہیں، جھنڈے لہرائے ہیں، مجھے تو ایسا لگا کہ یہ جو Foreign funded scheme ہے یہاں پر مہلک امراض کے خاتمے کیلئے ہے، ٹھیک ٹھاک طرح سے استعمال ہونا چاہیے لیکن میں نے یہ محسوس کیا، شاید میں نے غلط محسوس کیا ہو کہ وہ تو ایک پولیٹیکل سکورنگ کیلئے اور پولیٹیکل پارٹی کی تشہیر کیلئے اور اس کے Propagation کیلئے زیادہ استعمال ہوا، ایسا تو سپیکر صاحب! نہیں ہونا چاہیے اور ایسا نہیں ہونا چاہیے، جس طرح سراج الحق صاحب نے کہا کہ ہمارا غریب صوبہ ہے، اسمیں کوئی شک نہیں ہے، ہمارے بڑے محدود وسائل ہیں اور ہمارے جو Foreign funded schemes ہیں، انکا اعتماد اگر ہم بحال کریں گے تو اس کیلئے تو یہ بات Ensure کرنا لازمی ہے کہ جو فنڈ ہمیں مل رہا ہے، ٹھیک ٹھاک اس مقصد پر صرف ہونا چاہیے، خرچ ہونا چاہیے جس مقصد کیلئے وہ فنڈ ہمیں ملا ہے۔ ساتھ ساتھ سپیکر صاحب! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ آخر اگر یونیسیف کا فنڈ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بابک صاحب! ریکویسٹ کرتا ہوں، ٹائم بہت کم ہے، کوشش کریں کہ ذرا کم۔
جناب سردار حسین: سرجی، یہ دو الیشوز جو ہیں، وہ انتہائی اہم ہیں، یہ میں منسٹر صاحب کے۔۔۔۔
محترمہ ملیحہ تنویر: سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔
جناب سردار حسین: نہیں کورم برابر ہے، اگر یہ یونیسف کانفرنس ہے۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے۔
جناب سردار حسین: تو چلو Count کروالیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: Counting کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو شروع سے یہی رونا رو رہا تھا، اب میں جناب سپیکر کا فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

“In exercise of powers conferred on me, by Clause 3 of Article 54, read with 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Asad Qaiser, Speaker, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Thursday, 6th March, 2014, on the completion of its business fixed for the day till such date as may hereafter be fixed”. Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)